U24833 27-11-09

Title — Deewan Salaam Maroof Nasam Tareekh Sargham.

Creator — Islam Fakhir

Publisher — Matba Bustaan Murtaza.

Date — 1305 H

Pages — 156

Subjects — Urdu Shayari — Majmua Kalaam; Tazkira Ba Shohdaye Karbala — Manzoom.
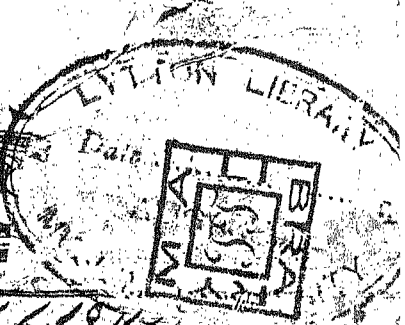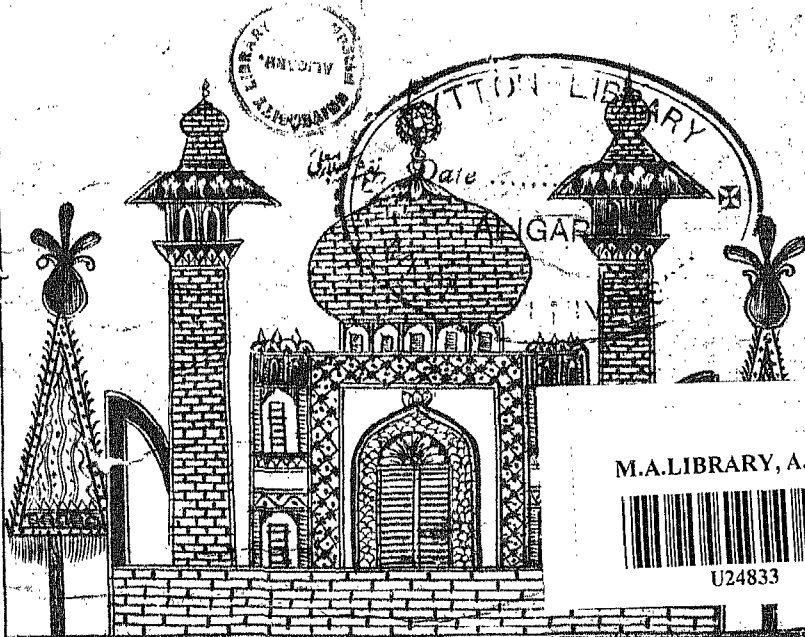
M.A.LIBRARY, A.M.U.
U24833

بسم اللہ الرحمن الرحیم

عدد سلام ۱

تعداد اشعار ۱۵

صحرا مین روے شاہ جو پرتو فگن ہوا
ذرہ ہر ایک کوکب چرخ کہن ہوا

کھینچی جو یاد گیسوے مشکین مین آہ
دود جگر سواد دیار ختن ہوا

فرزند مہ لقا کا نہ بار الم اٹھا
مثل ہلال خم قد شاہ زمن ہوا

ہاتف کی بعد قتل صدا تھی کہ یا حسینؑ
تو فخر خاندان رسول زمن ہوا

کیونکر نہ شش جہات مین حشر صبح قتل
یہ دن وہ تھا کہ خاتمہ پنجتن ہوا

بیرنگ گل یہ پیش گل فاطمہ ہوے — عنقا چمن مین طائر رنگ چمن ہوا

تب حال آب بندی شہ سب پہ کھلگیا — دریا بھی دست موج سے سینہ زن ہوا

ہم جامہ درہین یاد ہین اُس جسم پاک کے — چالیس دن جسے نہ میسر کفن ہوا

ہر عضو تن سے شاہ کو تھی شکر حق کی یاد — پیکان زبان تو زخم بھی اک دہن ہوا

پیری ہین ساکنان عدم کا نشان بلا — موے سفید شمع رہ انجمن ہوا

اکبر کا حسن دیکھ کے یوسف سا خوشجمال — مستغرق محبت چاہ ذقن ہوا

دہشت ہوئی یہ ساقی کوثر کے لال کی — دریا سمٹ کے دانہ در عدن ہوا

اصغر کو مارا تیر شہ دین کی گود مین — دم توڑ کر تمام وہ غنچہ دہن ہوا

حضرت کے بعد قتل یہ کہتے تھے اہلبیت — برباد خاندان رسول زمن ہوا

۱۹	فاخر ثنائے مصحف ناطق کے فیض سے جائے کلام جسمین نہین وہ سخن ہوا	۲

کیا اوج ہی سواری شہ کے غبار کا
عنقا ہی نام گردش راہوار کا

اللہ رے اوج حسن شہ ذی وقار کا
پروانہ ماہتاب ہی شمع عذار کا

گیسو نہین ہین چہرۂ پر نور شاہ پہ
دامن پڑا ہی مہر پہ ابر بہار کا

گرمی سے سرخ تھا جو رخ اکبر حسین
عارض کھلا ہی تھی سمان لالہ زار کا

دیکھی ہی جب سے تیزی رفتار اسپ شاہ
خون خشک ہو گیا ہی غزال تتار کا

اللہ ری صفائی حسن شہ زمان
آئینہ حلب ہی نمونہ عذار کا

زلفین جو آئین آئینہ روی شاہ پر
شہر حلب پہ ہو گیا دھوکا تتار کا

زلفین کھلی تھین شب دیجور کا سمان
عالم تھا روی شاہ پہ صبح بہار کا

جان دی ہی ماتم حسن سبز فام مین
گنبد زمردی ہو ہمارے مزار کا

دندان دہن مین دیکھ کے شہ کے ہوا یقین
معدن یمن مین ہی گہر آبدار کا

صحرای حشر ہو غم شبیر مین چمن
ہی صور کی صدا مجھے نالہ ہزار کا

جب سے کیا ہے وصف گلوے امام کا ۔ ہے ذائقہ زبان پہ خنجر کی دھار کا

کھینچی جو آہ سرد دل داغدار نے ۔ جھونکا چلا چمن میں نسیم بہار کا

اللہ رے تجلی حسن شہ زمان ۔ پرتو چراغ طور ہے شمع عذار کا

دندان شہ کا عکس جو پھیلا تھا دشت میں ۔ دریا رواں تھا آب در شاہوار کا

رہتا ہے شہ کے ابروے خمدار کا خیال ۔ پیراک ہوں میں آب دم ذوالفقار کا

ہے صاحبان سوز کو قدر اہل سوز کی ۔ بجلی سے پوچھو حال دل بیقرار کا

ڈوبا ہوں عشق گوہر دندان شاہ میں ۔ غواص ہوں میں آپ در شاہوار کا

اشعار ١٤

فاخر رخ حسین ہے باغ جنان کا پھول ۔ صدقے ہے جس کی زلف پہ نافہ تتار کا

سلام

اس وقت کیوں نہ خلق میں محشر بپا ہوا ۔ سید کا تیغ کند سے جب سر جدا ہوا

رنج و ملال شاہ میں جو مبتلا ہوا ۔ دنیا کی وہ اسیری غم سے رہا ہوا

اے چرخ کیوں نہ دفتر عالم اُلٹ گیا
حضرت کا تن سے فرق مبارک جدا ہوا

پوچھا جو ابن سعد نے یہ پیک نے کہا
اب شہ کا لال عازم دشت وغا ہوا

اصغر تمام ہوگیا گود میں شاہ کی
آخر کو تیر ظلم بھی تیر قضا ہوا

سب ملکے دیکھیں صبر حسین غریب کا
گردوں پہ قدسیوں کو یہ حکم خدا ہوا

برچھی جو کھائی دل پہ شبیہ رسول نے
پہلوے شہ سے قلب تڑپ کر جدا ہوا

یوں آئیں پیش حق پے فریاد فاطمہ
محشر میں جسکے حال سے محشر بپا ہوا

بہ بہ کے خون عدو کا گیا ہے جو نہر میں
کیا کیا ہے زور شور یہ دریا چڑھا ہوا

دنیا میں کب حسین سا عابد ہوا کوئی
محراب تیغ تیز میں سجدہ ادا ہوا

صغرا کو شاہ دین کی یہ قاصد نے دی خبر
امت پہ تین روز کا پیاسا فدا ہوا

ڈوبا جو خون میں کشتی امت کا ناخدا
رونے سے اہلبیت کے طوفان بپا ہوا

اکبر ہٹے جو قتل تو اعدا نے یہ کہا
لو اب شہید سبط رسول خدا ہوا

مجبور ہو کے آپ نے لی تیغ میان سے | اصغر بھی جب نشانہ تیر جفا ہوا
فرمایا زیر زانو سے قاتل حسینؑ نے | صد شکر آج وعدہ طفلی وفا ہوا

اشعار ۱۸

فاخر کہا جو فضل خدا سے بنا کہا
نوحہ ہوا سلام ہوا مرثیہ ہوا

سلام

قاسم کے بعد قتل عجب ماجرا ہوا | شادی کا جو مکان تھا وہ ماتم سرا ہوا
اکبر کے بعد قتل جو اصغر فدا ہوا | بیبیوں میں اور تلاطم سوا ہوا
اصغر کو لائے شاہ تو اعدا نے یہ کہا | بہرِ امان ہے ہاتھ میں قرآن کھلا ہوا
مظلوم و بیکسا کی شہادت کے واسطے | لشکر میں ہر کمان کا ہے چلہ چڑھا ہوا
زینبؑ کو بعد شہ جو اٹھانی تھی قید ظلم | تھا ساتویں سے فاطمہ کا سر کھلا ہوا
بانو نے پوچھا آئے جو اصغر کو کھو کے شاہ | کیوں بے حواس آتے ہو صاحب کیا ہوا
کہتی تھی ہند دیکھ کے رانڈوں کو دور سے | آتا ہے کس کا قافلہ لوگو لٹا ہوا

زوار مر کے جاتین کیونکر بہشت مین
ہی کربلا سے خلد کا ڈانڈا ملا ہوا

اُٹھتے ہین آکے خیمے کے باہر امام دین
خالی کراتے ہین مقتل مضطر بھرا ہوا

رو کر سکینہ دوڑ کے شمر سے لپٹ گئی
کوتل جو دیکھا در پہ فرس کو کھڑا ہوا

یہان دوپہر کی دھوپ مین تنہا کھڑے تھے شاہ
وہان چتر زر تھا سر پہ عمر کے کھنچا ہوا

تا حشر فرق شاہ بدن سے جدا رہا
کیون چرخ کیا جہان مین یہ تفرقا ہوا

شہ سے علم ملا تو یہ عباس نے کہا
مدت کے بعد نخل تمنا ہرا ہوا

بیٹھی ہین بین سے پیچھے شاہ مشرقین
جیسے دھرا ہو رحل پہ قرآن کھلا ہوا

قاسم کی مان کہتی تھی لوگو دعا کرو
جاتا ہی لاڈلا میرا دولھا بنا ہوا

آیا جو ہی یزید کو مدت کے بعد رحم
اسباب مل رہا ہی حرم کو لٹا ہوا

کہتی ہین اتنے تیر پڑے تھے حسین پہ
غربال کی طرح تھا کلیجا چھنا ہوا

ہی ناز کی پسند جو طبع بلند کو

اشعار ۱۸	فاخر نہ باندھنا کبھی مضمون کہا ہوا	سلام ۵

اُسدن بہشت قابل مدح و ثنا ہوا
جسدن ورود قافلۂ کربلا ہوا

مدِ نظر جو آپ کو کس دیکھنا ہوا
قبضے سے ذوالفقار کا سر تھا ملا ہوا

جب قطع تیغ شاہ نے رشتونکو کردیا
بیٹے سے باپ باپ سے بیٹا جُدا ہوا

اشکون کے آگے اسکی بھلا کیا ہو آبرو
گوہر تو خود ہی چشم صدف سے گرا ہوا

آنسو جو پی گیا ہون غم شاہ دین مین
دل کا کنول ہی آگ کی صورت بجھا ہوا

بالون سے مُنھ چھپالیا ناموس شاہ نے
دربار مین یزید کا جب سامنا ہوا

اُمت کو تو بھی بخشدے کہتا تھا فرق شاہ
یارب تجھے حسینؑ سے وعدہ وفا ہوا

بیمارئ گناہ نہ ہوتی لحد مین دور
باعث شفا کا صرہ خاک شفا ہوا

ماں نے کہا پسر سے ملی کسطرح رضا
اکبر کہو تو کچھ کہ یہ کیا ماجرا ہوا

جلتا ہی گھر حسینؑ کا مضطر ہیں اہلبیت
بچہ کوئی چھپاتا ہی کرتا جلا ہوا

دو دن کی بھوک پیاس مین ایسا کیا جہاد — ابتک ہی حضرت شاہ کا جھنڈا گڑا ہوا

بیکس کا سر جو تن سے کیا تھا کبھی جدا — خنجر کا سر ہی شرم سے ابتک جھکا ہوا

خنجر سے سر جدا ہوا ذکر الٰہی مین — وقت قضا بھی شاہ سے سجدہ ادا ہوا

عباس باوفا شاہ پہ یہ کہہ کے مر گیے — مولا غلام حق نمک سے ادا ہوا

یون قید ہوکے شام کو جاتے ہین اہلبیت — ہر ایک دوسرے کے رسن مین بندھا ہوا

کھولا قبا کا جلد گریبان حسین نے — ہنگام ذبح شمر کا جب سامنا ہوا

پیری مین لاش اٹھاکے جوانکی یہ بولے شاہ — کیا سوچتے تھے دل مین خدایا یہ کیا ہوا

اشعار ۱۷

لیجائیگی جنان مین تجھے خود امام دین
فاخر گناہگار جو تو ہے تو کیا ہوا

سلام ۴

غل تھا فرس پہ دیکھ کے شہ کو یہ کیا ہوا — بیٹھے جو زین پہ آپ تو گھوڑا ہوا ہوا

کیا ذوالفقار شاہ کی تیزی بیان کرون — سن سے چلی جو سر پہ تو محشر بپا ہوا

فرمایا شہ نے فوج سے اسکا پسر ہین ہین — نازل فلک سے جسکے لیے لافتا ہوا

چہرے چڑہ نہ کیون ہون ہے ضرب حسین کے — ابتک ہے قلب ماہ مین سکہ پڑا ہوا

سینے مین یون ہے داغ غم شاہ رنگ پہ — گویا ہے اک گلاب کا تختہ کھلا ہوا

بولے حبیب فوج سے سنکر لڑینگے ہم — پیری سے گو کہ قد ہے ہمارا جھکا ہوا

رونے مین اشک جو صدف چشم سے گرا — مردم کی وہ نظر مین در بے بہا ہوا

دیکر جھپکائی شہ نے لگائی جو ہتھکٹی — شانے سے ہاتھ ہاتھ سے شانہ جدا ہوا

لبریز جام دل ہے ولاے حسین سے — ہے مے سے ساقیا مرا شیشہ بھرا ہوا

یون سوز غم نے قلب و جگر کو کیا کباب — گرتا ہے میری آنکھ سے آنسو جلا ہوا

بکھرے ہین کشتے ہین جو ریاض نبی کے پھول — ہے منتشر یون ہی دامن صحرا لبا ہوا

آغوش چشم مین اسے رکھون نہ کسطرح — ہے طفل اشک ناز و نعم سے پلا ہوا

تنکے چنون حسین کے غم مین نہ کسطرح — زردی سے جسم ہمہ تن کہربا ہوا

مشتاق جنگ مین جو شہنشاہ مشرقین
در پہ عقاب خاص کھڑا ہی کھنچا ہوا

ای کلک جسکو دیکھ کی مانی بھی سر جھکائے
دکھلا وہ جنگ شاہ کا نقشہ کھنچا ہوا

مثل حباب بحر جہان مین تھی زندگی
دم کی ہوا سے آپ مرا دم فنا ہوا

اشعار ۱۹

فاخر محبتون پہ کسی کی نہ جائیو
بحر جہان مین کسکا کوئی آشنا ہوا

سلام

عنبرین گیسوی شہ کا جو نظارا ہوتا
ڈھیلا آنکھون کا سیہ عنبر سارا ہوتا

وسعت داغ جگر کا جو نظارا ہوتا
گھٹ کے خورشید جہانتاب بھی تارا ہوتا

رخ پر نور شہ دین کی جو کرتا تعریف
نون ہوتا مہ نو نقطہ ستارا ہوتا

روک لیتی نہ اگر جنگ مین تلوار حسینؑ
لال پھر خون سے دریا کا کنارا ہوتا

شہ کو ہوتی نہ اگر امت مرحومہ عزیز
تیر کھانا علی اصغرؑ کا گوارا ہوتا

شام مین جا کی الٹ دیتا ہر اک تخت یزید
جان نثارون کو اگر شہ کا اشارا ہوتا

ہونٹھ سوکھے ہوے دیکھے تھے شہ عالم کے
کہ سطح خشک نہ دریا کا کنارا ہوتا

ہوتا ننھا سا گلا تو نہ ہدف اصغر کا
کاش پانی کی طلب مین نہ اشارا ہوتا

ڈبڈبائے ہوئے آنکھون مین جو آنسو رہتے
گوشہ چشم سمندر کا کنارا ہوتا

پاس زینب کو یہ تھا امت جد کا ورنہ
ہجر خواہر کو برادر کا گوارا ہوتا

قبر عباس کی ساحل پہ نہ کیونکر ہوتی
مسکن شیر نہ دریا کا کنارا ہوتا

ہوتے پابند نہ گر راہ خدا مین عابد
طوق و زنجیر پہننا نہ گوارا ہوتا

غرق پھر بحر تظلم مین نہ ہوتے شبیر
ایک تنکے کا جو بیکس کو سہارا ہوتا

بُندے ہی لینے تھے تو اے کاش شقی لے لیتا
پر سکینہ کو طمانچہ تو نہ مارا ہوتا

بے ردائی حرم پر جو بہاتا آنسو
گوشہ چادر زہرا کا سہارا ہوتا

شہ نے قاسم سے کہا تم کو پلاتے پانی
جان عم آب پہ قابو جو ہمارا ہوتا

شاہ کہتے تھے فرس سے کہ ہے مجبور حسینؑ
پانی دیتا مین تجھے گر کوئی چارہ ہوتا

لاش پائی نہ سکینہ نے تو زینب نے کہا	بھائی کو آیئن ابی کہکے پکارا ہوتا

اشعار ۲۱	ہوتی بخشش نہ پھر امت کی کبھی اے فاخر سر کٹانا نہ اگر شہ کو گوارا ہوتا	سلام ۸

جو کہ داغ غم شہ کل ہمیں بہر ہوگا	دل کہ سب داغون مین وہ نیر اکبر ہوگا
دم مین انبوہ رہی دردم کا اثر ہوگا	حملہ ور رن مین جو ایک ایک دلاور ہوگا
دیکھیگا رخ تابندہ شبیر اگر	صورت آئینہ حیران سکندر ہوگا
چوم کر رو کے یہ کہتی تھی نواسے سے نبی	حلق ہوگا ترا اور شمر کا خنجر ہوگا
ہوگی گر ایک فلک اور ترقی اسکو	گھٹ کے خورشید بھی مہتاب سا اختر ہوگا
کہا بانو نے کہ اسدم مجھے کیا ہوگی خوشی	دودھ بڑھنے کے جو قابل علی اصغر ہوگا
صدف چشم دکھائیگی جو نیسان کا اثر	گر کے آنکھوں سے ہر آنسو مرا گوہر ہوگا
جائیگی مر کے وفا بھی نہ وفادارون سے	ساتھ نیزون پہ شہدا کے ہر سر ہوگا

آئینگے گیسوے شبیر کے جب دیوانے
دھجیاں دھجیاں سب قبا ہین محشر ہوگا

چشم گریان کے مقابل ہین جو چہرہ آئیگا
پانی پانی ابھی خجالت سے سمندر ہوگا

سر بکف آئینگے فریاد کو جب سبط نبی
عرصۂ حشر مین ایک اور بھی محشر ہوگا

شاہ کہتے تھے کہ پانی کے لیے اے بانو
ہدف تیر سہ پہلو علی اصغر ہوگا

اشک شوریدہ بہینگے جو غم سرور مین
نام پھر دیدۂ گریان کا سمندر ہوگا

تیغ کھینچینگے جو عباس دلاور دم جنگ
حشر ہر وار پہ ہر ضرب پہ محشر ہوگا

پیاسے دو دن کی جو ہونگے شہدا نہ مین شہید
غول سب تشنہ لبون کا لب کوثر ہوگا

آتشین داغ کے ہونگے پر و بال اگر
نام پھر اسکا زمانے مین سمندر ہوگا

فاطمہ بھیجینگی خط فخر سلیمان کو اگر
نامہ لیجانے پہ ہما ر کبوتر ہوگا

رن مین الٹینگے جو شبیر دم جنگ نقاب
دشت عکس رخ انور سے منور ہوگا

سرخ رونے سے جو ہوگا لب شہ کی غم مین
دیدۂ تر مرا جام مے کوثر ہوگا

کہا بانو نے پھلے پھولے گا تب نخل مراد
سبزہ آغاز جو میرا علی اکبر ہوگا

اشعار ۱۹

خوف کیا تیر گیے قبر سے تجکو فاخر
دل مین داغ غم شہ مہر منور ہوگا

سلام ۹

ردیف بائے موحدہ

نور عین اسد حق ہی جو رن مین بیتاب
شیر جنگل مین ہین آہوی ختن مین بیتاب

سر شہ بہر حرم یون ہی لگن مین بیتاب
جسطرح ہوتا ہی مہتاب گگن مین بیتاب

جنگ اعدا مین گو ٹی دم مین کھچا جاتی ہی
تیغ کیون ہی کمر شاہ زمن مین بیتاب

ایک رسی سی جو اٹھارہ بندھی ہین بازو
ہین غزالان حرم آج رسن مین بیتاب

ہی گل گلشن زہرہ جو خزان ای بلبل
جسکو دیکھو نظر آتا ہی چمن مین بیتاب

شمر کھینچے ہوئے خنجر جو چلا آتا ہی
روح زہرا ہی تہ خاک کفن مین بیتاب

سر برہنہ حرم آئے ہین جو پیش حاکم
شاہ کا ہی سر پر نور لگن مین بیتاب

تڑپی جب کھا کی سنان شہ مین ہمشکل نبی
پھر نہ کیون روح محمد ہو کفن مین بیتاب

دہشت برش شمشیر شہ عالم سے
روح رستم ہی تہ خاک کفن مین بیتاب

بلبل گلشن زہرا جو نہین عالم مین
ساتھ گلچین کے ہی صیاد چمن مین بیتاب

صدر مین کب دل روشن ہی غم شہ مین طپان
شمع ہی صورت پروانہ لگن مین بیتاب

بحر و بر مین ہی عیان فخر سلیمان کا الم
مچھلیان نہر مین بلبل ہین چمن مین بیتاب

دل پر داغ ہی کب سینہ زخمی مین مرے
صورت برق ہی طاوس چمن مین بیتاب

شاہ مضطر ہین ادھر دید کو زیر خنجر
ہی ادھر فاطمہ بیمار وطن مین بیتاب

ہونٹھونکو چاٹتا پھرتا ہی میان لشکر
حر ہی کیا عشق شہنشاہ زمن مین بیتاب

جوش پر تشنہ لبونکا ہی جو دریای عطش
مثل ماہی ہی زبان سبکی دہن مین بیتاب

کیا گذرتی ہی دم ذبح شہ عالم پہ
روح حسنی کہ نبی کی ہی کفن مین بیتاب

تیر کھا کر جو تڑپتا ہی عطش سے وہ شیر
مچھلیان خلد کی ہین نہر لبن مین بیتاب

سلام	شوق دیدار لحد تک مجھے لے آیا ہے یا علی آئیے فاخر ہے کفن میں بیتاب	اشعار
۱۰		۲۵

ردیف تائے مثنات فوقانی

پھر جہاد شیر جو آیا لب فرات
منہ سر کا اپنے تیغ سے ہے رسا لب فرات

اک شور تھا کہ لاشۂ عباس کے لیے
آتا ہے مصطفی کا نواسا لب فرات

سقائے اہلبیت کی جرأت ہو کیا بیان
لاکھوں سے لڑکے مر گیا تنہا لب فرات

کہتے ہیں جبکہ ہاتھ جدا تن سے ہو گئے
عباس کا علم ہوا ٹھنڈا لب فرات

پیاسا عمر پیک سر کے حسینؑ سے
عباس قتل ہو گیا پیاسا لب فرات

فرمایا شہ نے خاک ہو پانی کی مجکو چاہ
پیاسے جوان مر گئے کیا کیا لب فرات

خیرہ نگاہیں مردم آبی کی ہو گئیں
پنجہ نشان شہ کا جو چمکا لب فرات

فوجوں کا ذکر کیا ہے کہ موجیں پلٹ گئیں
منہ پر نہ کوئی شیر کے آیا لب فرات

عاشور کو حرارت خورشید یہ بڑھی | اک اک حباب ہوگیا چھالا لب فرات
عین حباب ہوگئی عباسؑ کو حیات | آنکھون مین دم سمٹ کے جو آیا لب فرات
دل ڈر سے چاک پنجۂ مرجان کا ہوگیا | عباس نے علم کو جو گاڑا لب فرات
دل بزدلون کے ہوگئے پانی سپاہ مین | شیر خدا کا شیر جو گونجا لب فرات
الیاس بھولے کوثر و طوبیٰ بہم ہوئے | عکس نشان سبز جو چمکا لب فرات
یون رن پڑا تھا گھاٹ پہ سقائے شاہ سے | لہرا رہا تھا خون کا دریا لب فرات
اک ذوالفقار شاہ سے دوچار تھا فلک | آفت تھی رن مین حشر تھا برپا لب فرات
آتش زنی خیمہ شہ کیون نہو قریب | عکس شفق حباب تک آیا لب فرات
عباس شہ سے کہتے اٹھے رہنے کی ہے یہ جا | دل چسپ کیا ہی دیکھی سبزہ لب فرات
کیا آبدار تیغ علمدار شاہ تھی | ڈوبا سپاہ شام کا بیڑا لب فرات
چمکی مثال برق علمدار کی حسام | بادل جو فوج شام کا چھایا لب فرات

عباس کے جو دوش پہ احمد کا ہو علم
گڑ جائے کیون نہ دین کا جھنڈا لبِ فرات

کچھ فکر مین کھڑے ہین جو عباس گھاٹ پر
موجین دکھا رہی ہین تماشا لبِ فرات

بسمل جو مثلِ ماہیِ بے آب ہین طپان
عباس دیکھتے ہین تماشا لبِ فرات

عباس آب لیکے جو آتے خیام مین
لاشہ نہ مثلِ موج تڑپتا لبِ فرات

چھپٹے ہین تیغ کھینچ کے اس فکر مین حسین
پامال ہو نہ شیر کا لاشا لبِ فرات

اشعار ۱۶

دریائے اشک دیدۂ **فاخر** سے بہ گئے
عباس کا خیال جو آیا لبِ فرات

سلام ۱۱

خوب ڈھونڈا نہ کوئی پایا دوست
ایک خالق ہے بس ہمارا دوست

ہے ترائی تو شیر کا مسکن
کیون نہ عباس کو ہو دریا دوست

حسن وہ ہے کہ خود اُسی ہے پسند
کیون نہ یوسف کی ہو زلیخا دوست

چومتے کیون نہ پائے عابد کو
تھے کفِ پا کے خارِ صحرا دوست

چشم تر کو نہ کیون عزیز رکھون | ہون مین بحر جہان مین دریا دوست

اپنے مطلب کے سب ہین عالم مین | کب کسی کے ہین اہل دنیا دوست

لشکر کین مین سب تھے دشمن جان | ایک حر تھا شہ ہدا کا دوست

عشق شہ مین ہی بادیہ گردی | مثل مجنون ہوا ہون صحرا دوست

گئے احمد جو عرش پر غل تھا | دوست کے پاس آج آیا دوست

شاہ کہتے تھے حسن شہید ہوا | چھٹ گیا ہمسے کیا ہمارا دوست

شاہ کہتے تھے ذکر دشمن کیا | مجھسے کرنے لگے کنارا دوست

شاہ کہتے تھے تھوڑے عرصہ مین | کوئی باقی رہا نہ میرا دوست

کون لیتا ہے بعد مرگ خبر | فاتحہ کو نہ کوئی آیا دوست

روح ہوتی ہو کب بدن سی جدا | مجھسے چھٹتا ہی مدتون کا دوست

ہمنے دنیا مین سب کو دیکھ لیا | کوئی ہوتا نہین کسی کا دوست

اشعار ۱۹	سبکو مرنا ہی ایک دن فاخر دیکھ اُٹھے جہان سی کیا کیا دوست	سلام ۱۳
	ردیف ثاے مثلثہ	

شاہ کہتے تھے کہ ہے ضعف بصر کیا باعث
نہین آتا ہے مرے آنکھون سے نظر کیا باعث

دل جلاتے نہین داغونکے شرر کیا باعث
آگ بھی میرا جلاتی نہین گھر کیا باعث

شاہ کہتے تھے اگر اکبر و اصغر کی ہے خیر
دل کے ہمراہ تڑپتا ہے جگر کیا باعث

جرأت و شوق شہادت تھا نہ گر حضر تکو
جنگ مین منھ پہ نلاتے تھے سپر کیا باعث

فاطمہ کہتی تھی وعدہ تو کیا تھا لیکن
آئی بھیا مرے لینے کو نہ گھر کیا باعث

آہ بھی مین نے تو کھینچی نہین سوز غم مین
شعلہ داغ سے اُڑتے ہین شرر کیا باعث

کہتی تھی فاطمہ بھائی نہ ابھی تک آئے
نہین ہوتا مری آہون مین اثر کیا باعث

مان یہ کہتی تھی گیا کیا علی اکبر ان کو
مجھ سے آیا بھی نہ ملنے کو پسر کیا باعث

اشعار ۲۳	آنسو ہی دہر مین روتی ہین بشر کیا باعث	سلام ۱۳

ردیف جیم

زور و بنیہ ہی جو لشکر غدار کا مزاج
بیکس ہم ابن حیدر کرار کا مزاج

دی موت نے صدا کہ سر کجا و دست کشیدہ
بگڑا ہوا ہی سید ابرار کا مزاج

کہتے تھے شاہ بھائی کو میری ہی دستیاب
حیدر کی شان جعفر طیار کا مزاج

تھا شور فوج شام مین ہشیار گھاٹ سے
برہم ہی بہر آب علمدار کا مزاج

گرما کے شہ نے باگ جو لی ہی سمند کی
بگڑا ہوا ہی جنگ مین رہوار کا مزاج

اک دم مین ناریون کے بدن کو جلا دیا
کیا آگ تھا حسین کے تلوار کا مزاج

کھینچی جو اپنے ہاتھ سے دست خدا کا لال
کیونکر نہ پھر ہو چرخ پہ تلوار کا مزاج

اکبر سے جو نسبت ہی کی شہ کیون نہ ہون عزیز
شکل نبی ہی حیدر کرار کا مزاج

کہتے تھے شاہ کیون نہ بگڑ جائے وقت جنگ
نازک کہین ہی تیغ سے رہوار کا مزاج

جاتی جو آسمان پہ اُڑ کر قدم کی گرد
کیونکر نہ پھر ہو عرش پہ رہوار کا مزاج

باعث یہی تھا کر نہ سکے باپ کی مدد
ناساز تھا جو عابد بیمار کا مزاج

پشیمانِ نورِ عین علی سے جو دی مثال
ملتا نہیں ہے نرگس بیمار کا مزاج

لب سے سوا ہے چشم شہ دین کو ناز کی
لو بڑھ گیا مسیح سے بیمار کا مزاج

لب چشم دُر فشان سے ہوئی اسکو ہمسری
کیون ہے ہوا پہ ابر گہربار کا مزاج

اک حد تھا اپنی ذات سے بس شہ کا دوستدار
لشکر کے بر خلاف تھا سردار کا مزاج

ہو دو خلیل آگ سے نکلے جو تندرست
پانی سے سرد تر ہے کہین نار کا مزاج

چومے ہین جب سے حضرت سجاد کے قدم
لیتا ہے نوک جھوک کی ہر خار کا مزاج

بیٹھے سنبھل کے زین پہ جب شاہ وقت جنگ
برہم کچھ اور ہو گیا رہوار کا مزاج

کیون فصل گل مین خار نہ لین گلسے نوک کی
اک رنگ پر ہے مفلس و زردار کا مزاج

کیا آب تھی گلے سے اوتر کر جلا دیا
پانی سے آگ ہو گیا تلوار کا مزاج

پاس ادب تھا شاہ کا جتبک کمر مین تھی
کھنچتے ہی اور ہوگیا تلوار کا مزاج

اعلیٰ ہی چشم شہ کی لبونسے جو منزلت
ملتا نہین مسیح سے بیمار کا مزاج

اشعار ۲۳ — فاخر ہر ایک دہر سے جاتا ہی خالی ہاتھ
کیون ہو نہ ایک مفلس و زردار کا مزاج — سلام ۱۴

ردیف حاے مہملہ

کیونکر نہ بھاگی فوج گنہگار کی طرح
حضرت لڑین جو حیدر کرار کیطرح

نالے کرون جو بلبل گلزار کی طرح
کیونکر نہ دل دو نیم ہو منقار کیطرح

بوسہ لیا جو تیر نے حلق صغیر کا
منھ رہگیا کھلا ہوا سوفار کیطرح

بادل سپاہ شام کے آئے جو جھوم کی
چمکی حسام برق شرربار کیطرح

ہر دم کو کیون نہ خوف ہو فوج یزید مین
ابرو ہی شہ مین کاٹ ہی تلوار کیطرح

چمکی ادھر صفونپہ کبھی اور کبھی ادھر
چل پھر ہی تیغ شاہ مین رہوار کیطرح

کیونکر نہ اشک رشک در بیبہا بنے
برسے جو چشم ابر گہربار کیطرح

کشتی تن کی خیر ہو طوفان چشم سے
آیا ہے جوش قلزم زخار کیطرح

شہ بولے کیون نہ غیرت بسطر ہو زمین
پھرتا ہے پشت پین پہ پرکار کیطرح

فیض ثنائے سرور ریاض بتول سے
ہون نغمہ سنج بلبل گلزار کیطرح

دست حسین عم کے دھرنے بصد ادب
سر رکھدیا قدم پہ گنہگار کی طرح

پھرتی ہے سب سرون پہ احاطہ کیے ہوئے
گردش ہے ذو الفقار کو پرکار کیطرح

رہتے ہین شعر دائرہ بحر مین جو سب
گردش قلم کو ہے مری پرکار کیطرح

نقطہ سمٹ کی تنگی ہے سب پارہ شام
پھرتا ہے ذو الجناح جو پرکار کیطرح

لکھون جو مین روانی تیغ امام دین
گردش ہو دائرون کو بھی پرکار کیطرح

سرکا نہ ایک گام بھی اپنی جگہ سے مین
مجھ ناتوان کی پانون ہین پرکار کیطرح

مژگان شہ کی یاد مین کیونکر نہ قلب چھدے
چبھتا ہے دلمین خشم الم خار کیطرح

کیا بچتی رن میں مرگِ مفاجات سے لعین
گرتے ہی تیغ برق شرر بار کی طرح

فریاد سنکر رن میں شبیہ رسول کی
جھپٹے حسین حیدر کرار کی طرح

کھینچے جو تیر سینۂ اقدس سے شاہ نے
منہ زخم کا کھلا رہا سوفار کی طرح

ناگفتہ بہ عمر نے کہا کچھ جو شاہ سے
عباس جھپٹے حیدر کرار کیطرح

صدمون سے پیر ہو گئے اک دوپہر میں شاہ
غم نے گھلایا آپ کو آزار کی طرح

اشعار ۱۵	فاخر محب ولائے علی سے جو مست ہے بیہوش کب وہ ہوتا ہے میخوار کی طرح	سلام ۱۵

دیکھوں جمال مہدی دین کا کسطرح
اٹھے کہیں نقاب کا پردا کسی طرح

دیکھوں میں لحد میں رخ مولا کسطرح
دکھلائے شام نور کا تڑکا کسی طرح

خجلت ہوئی یہ چہرۂ پرنور شاہ سے
رخ مہر نے ادھر کو نہ پھیرا کسی طرح

ہوگا کبھی نہ حضرت عباس سا جری
مرنے پہ بھی نہ نہر کو چھوڑا کسی طرح

مقتل میں شہ یہ کہتے تھے ای خالق جہان
لیجا ہی بھائی کا مجھے لاشا کسی طرح

ہی دیکھو کسطرح رخِ شہ سے مثال دون
مہر فلک دکھائے تو چہرہ کسی طرح

سیلاب اشک کیا غم شبیر میں تھمے
رکتا نہیں ہی باڑھ پہ دریا کسی طرح

اک شور تھا کہ جان لڑا دو لڑائی میں
عباس لینے پائے نہ دریا کسی طرح

اللہ ری صبر پیاس میں انصار شاہ کا
دریا کو آنکھ اٹھا کے نہ دیکھا کسی طرح

ہی آب بے حسینؑ یہ اتنا تو رو دون میں
اشکون سے تر ہو دامن صحرا کسی طرح

کیا کیا ہوا نہ خاک اڑائی نہ دشت میں
لیکن نہ ذوالجناح کو پایا کسی طرح

اکبر چلے جو رن کو تو زینب نے یہ کہا
بیٹا دکھا دے پھر مجھے چہرہ کسیطرح

کہتا تھا ذوالجناح جہاں میں وہ ہوں ہی
دیکھا نہ جسکا جن نے بھی سایا کسی طرح

دکھلا دون میں جو بزم کو رنگینی کلام
گویا نہ پھر ہو بلبل شیدا کسی طرح

فاخرؔ وہ ناتوان ہوں غم شہ میں گر گئے ہیں

سلام ۱۶	اٹھا نہ مثل نقش کف پا کسی طرح	اشعار ۱۵

حافظ ہو گر علی سا مسیحا کسی طرح
ٹوٹے کبھی نفس کا نہ رشتہ کسی طرح

سنتی اگر فصاحت مولا کسی طرح
ہوتے کبھی کلیم نہ گویا کسی طرح

کیونکر سکون ہو پیاس میں اطفال شاہ کو
دیکھا نہ دور سے بھی تو دریا کسی طرح

عباس کہتے تھے مجھے ہاتھوں کا غم نہیں
ٹھنڈا ہوا نہ ہو علم لب دریا کسی طرح

وہ ناتوان ہوں ماتم سجاد زار میں
آنسو کا تار جس سے نہ ٹوٹا کسی طرح

کہتے تھے شہ رولاؤ نہ اتنا حسین کو
سمجھو تو قدر باپ کی بیٹا کسی طرح

وہ ٹکڑے صاف ہوں سپر ماہ کی ابھی
پڑ جائے تیغ شہ کا جو سایا کسی طرح

عباس کو خدا نے بنایا تھا وہ اسد
ضیغم بھی جسکے آگے نہ ٹھہرا کسی طرح

دوزخ سے عاصیوں کو نہ ملتی اگر نجات
خیمہ امام دین کا نہ جلتا کسی طرح

باندھو نہ جا کے نیزے سے گیسوے شہ اگر
سینے میں دم مرا نہ الجھتا کسی طرح

ہاتھون سی دلکو تھامی نہ کیونکر پسر حسین ع
رُکتا نہین ہی گود کا پالا کسی طرح

گر دمِ غم حسین سے آنسو نہ کچھ تھمے
سدّی سی بھی رُکا نہ یہ دریا کسیطرح

قاسم سے کچھ کہا نہ گو بُرانے شرم سے
دامن مگر نہ ہاتھ سے چھوڑا کسی طرح

سجاد راہ حق مین یہ پابند درد تھے
کھینچا نہ جھک کے پانون سی کانٹا کسیطرح

اشعار ۳۰

فاخر غم حسین مین ایسا ضعیف ہون
مانند اشک گر کے نہ اُٹھا کسی طرح

سلام ۱۷

ردیف خاے معجمہ

عابد کی خون پاسی ہی سب سبزہ زار سُرخ
ہی فرشِ خون مین زمرّد نگار سرخ

ہو چھوٹ سی حنا نکا نہ کیون سبزہ زار سرخ
جب مثل خون ہو قصرِ شہِ ذیوقار سُرخ

اسطرح سے مرا ہی دل زخمدار سُرخ
جسطرح سے بہار مین ہو لالہ زار سُرخ

کب لختِ دل سے ہی مژۂ اشکبار سُرخ
ہی گل کی جوش رنگ سی ایک ایک خار سرخ

اعدا کا خون پی کی نکھرتی ہی دمبدم ‏ — ‏ مثل عروس تن زہے ذوالفقار سرخ

روتا ہون خون آنکھون سے کب بادشاہ بین ‏ — ‏ گرتے ہین لو صدف سے در شاہوار سرخ

دل خون ہی یاد گیسوے مشکین شاہ مین ‏ — ‏ آنسو بہا رہا ہی غزال تتار سرخ

قبر حسن پہ خون جو روتی ہین شاہ دین ‏ — ‏ ہاں ہو گئی ہی لوح زمرد نگار سرخ

روتی ہین گیسوے شہ والا کی یاد مین ‏ — ‏ آنکھین ہین لال یا ہین غزال تتار سرخ

رویا جو خون بعد قضا بادشاہ دین ‏ — ‏ سب ہو گیا کفن مرا زیر مزار سرخ

آنکھین ہین دونون لہو سی یی روتے جو لال ‏ — ‏ جیسے کوئی ہوا ہو فلک تتار سرخ

پھینکا لہو جو اصغر نادان کا شاہ نے ‏ — ‏ مثل زمین ہوا افلاک زرنگار سرخ

خوناب دل مین گرتے ہین آنکھون سی تحت دل ‏ — ‏ اولون کی ساتھ پڑتی ہی دیکھو بہار سرخ

ڈھالین سیاہ کار ونکی خون مین ہین جون لال ‏ — ‏ زنگی پکارے ہو گیا لو زنگبار سرخ

گرمی مین دو پہر کی جلا کون ہی ہی دغا ‏ — ‏ ہی دھوپ سی رخ شہ عالی وقار سرخ

ناوک جگر کو زور سے کھینچے ہین اسطرح
ہو خون سے قبائے شہ ذی وقار سرخ

اسدم یقین قتل شہ کربلا ہوا
شیشے مین فاطمہ نے جو دیکھا غبار سرخ

تقلید اسنے کی ہین شہیدون کی حال کی
ہے شکل زخم چہرۂ شمع مزار سرخ

اک یہ بھی تھی علامت قتل امام ہین
اٹھا جو کربلا کو زمین سے غبار سرخ

اشعار ۱۷ — سلام ۱۸

فاخر غم حسین مین دل ہو جو پاش پاش
سینہ نہ کیون ہو پھر صفت لالہ زار سرخ

ردیف دال مہملہ

نہ کسطرح کرے دل بھر حفظ جان فریاد
کہ ان کو یہی کرتے ہین پاسبان فریاد

فلک پہ جا کے گئے تا بہ لامکان فریاد
پہونچگئی مری دیکھو کہان کہان فریاد

عدم مین ہین باغ جنان مین قدسیین
غم حسین مین کی ہے کہان کہان فریاد

صدا یہ راہ مین آتی ہے پاے عابد سے
ہمارے حال پہ کرتی ہین بیڑیان فریاد

نشانہ تیر کا کوئی جو بیٹھا ہو جا بے — نہ کسطرح کری چلا کی پھر کمان فریاد

میان سینہ پر داغ یون ہون نمایان — کہ جیسے باغ مین کرتے ہین باغبان فریاد

عطش سے صورت سیماب ہون طپان جو صغیر — تڑپ تڑپ کی کرین کیون نہ بی بیان فریاد

مہار اونٹ کی کھینچین جو سید سجاد — چٹک چٹک کی کرین کیون نہ انگلیان فریاد

سبھونکو گریہ یعقوب کا گمان ہوتا — غم پسر مین جو کرتے شہ زمان فریاد

قوی بھی سن نہین سکتے ہین نالہ سجاد — کچھ ایسے درد سے کرتا ہے ناتوان فریاد

کہا حسین نے یاد آئیگی جو حشر مین پیاس — کرینگے حق سے زبان لب و دہان فریاد

طپان جو خون مین ہین شہ مثل ماہی بی آب — تڑپ تڑپ کی کرین کیون نہ مچھلیان فریاد

وہ ناتوان ہون کہ آئی نہ تا بہ گوش صدا — کبھی کرون بھی اگر بہر امتحان فریاد

سکینہ کہتی تھی زندان مین ہو کہان بابا — نگاہبان مجھے دیتے ہین گھڑکیان فریاد

اٹھائی دلپہ جوانونکے داغ پیری مین — مگر حسین کے آئی نہ تا زبان فریاد

لگایا حلق پہ وہ حرملہ نے تیر ستم | تڑپ کے کرنے لگا جس سے بے زبان فریاد

اشعار ۱۷	غم حسین سے دنیا مین آج تک فاخر زبان موج سے کرتی ہین مچھلیان فریاد	سلام ۱۹

غلط ہی آئی تھی کب شہ کے تا زبان فریاد
بھلا حسین سا صابر کہان کہان فریاد

نہ ہر قدم پہ کرون کس طرح مین بیجان فریاد
کہ اٹھتے بیٹھتے کرتے ہین ناتوان فریاد

خیال گیسوی اکبر مین دل ہی یون نالان
کہ جیسے رات کو کرتے ہین پاسبان فریاد

کہا یہ شاہ نے بھائی کے ہاتھ جب ہین قلم
کرین نہ کیون میری بازو کی مچھلیان فریاد

جو دیکھے اصغر ابرو کمان کی بیتابی
کڑک کڑک کے کری کیون نہ ہر کمان فریاد

لحد مین عالم رویا مین دل ہوا نالان
اندھیری رات مین کی ہی کہان کہان فریاد

غضب مین تو دل کو شمشیر جب اٹھی شبیر
صفوں مین غل ہوا یا شاہ دو جہان فریاد

ابھی تلک ہی یہ تاثیر غربت سجاد
کہ بانگ زنگ سے کرتا ہی کاروان فریاد

نہ سنتا ایک بھی آواز استغاثہ کی — حسین کرتے نہ گر بہر امتحان فریاد

نجانے راہ مین عابد پہ کیا گذرتی ہی — ہر اک قدم پہ جو کرتی ہین بیڑیان فریاد

ازل سی روح نبی نی مصیبت سہی ہین — جو بیزبان کبھی نالے تو بیدہان فریاد

خیال آتا ہی جب کاروان عابد کا — جرس کیطرح سی کرتا ہی دل فغان فریاد

بڑھا ہی راہ مین یہ ضعف عابد بیمار — کہ دل سے اٹھ نہین سکتی ہی تا زبان فریاد

کشان کشان جو لیے جاتی ہین اسیرونکو — سر حسین سی کرتی ہین بی بیان فریاد

چلا ہی قافلہ روحونکا سوے ملک عدم — جرس کیطرح سی کرتی ہین ہچکیان فریاد

صدا یہ رعد سی آتی ہی کب گرجنے مین — غم حسین مین کرتا ہی آسمان فریاد

اشعار ۱۷	دم فشار ہی **فاخر** یہ یا علی ولی مدد کو آئے کرتے ہین استخوان فریاد	سلام ۲۰

ردیف ذال معجمہ

سنی قلم سی اگر حال بیزبان کاغذ
تو بیدہن ابھی کرنے لگے فغان کاغذ

سنی جو حال غم شاہ دوجہان کاغذ
کرے زبان قلم سے نہ کیون فغان کاغذ

لکھون جو حدت خورشید روز عاشورہ
مثال سنگ ابھی ہو شرر فشان کاغذ

دم اخیر جو آیا ہے قاصد صغرا
نہ روئین دیکھ کے کیونکر شہ زمان کاغذ

رقم کرون مین جو احوال بخشش حیدر
تو فیض جود سے ہو جائے زر فشان کاغذ

گل ریاض نبی کی لکھون جو رنگینی
نہ کس طرح سے بنے تختۂ جنان کاغذ

رقم کرون جو دل بیقرار شاہ کا حال
مثال برق کرے نالہ و فغان کاغذ

جو فصل گل مین لکھون تیغ شاہ کے جوہر
تو مثل غنچہ نہ کیونکر ہو زر فشان کاغذ

تمام صفحہ جو مسطر کشیدہ ہو اسکا
نہ کس طرح سے ہو مانند کہکشان کاغذ

لکھے جو خال و جبین مہ علی کی ثنا
ستارے بنگئے نقطے تو آسمان کا کاغذ

لکھون جو حال مین زردی جسم عابد کا
تو صاف صاف دے خوشبوے زعفران کاغذ

لکھوں جو اسپہ میں حرفِ اسیریِ عابد
تو پہنچے کیوں نہ دوائر کی بیڑیاں کاغذ

شبیہ اصغر مہرو اگر قلم کھینچے
تو ٹکڑے ٹکڑے ہو سب صورت کتان کاغذ

رقم ہو شمہ اگر سوزشِ تپِ سجاد
تو دم میں جل کے کرے نالہ و فغان کاغذ

لکھوں جو قافلۂ اہلبیت کی روداد
فغان کرے صفتِ زنگ کاروان کاغذ

مثال بید لرزتے ہیں ہاتھ صغرا کے
پے حسین جو لکھتے ہی ناتوان کاغذ

سلام ۲۱	مثال دون ورق آفتاب سے فاخر جو دستیاب کہیں سے ہو زرفشان کاغذ	اشعار ۲۵

ردیف راے مہملہ

نہ فتحیاب ہوئی یہ وہ فوج سرور پر
ہزاروں حملے کیے لاکھوں نے بہتر پر

لگی ہیں قتل جو ہو ہو کے پیاسے کوثر پر
تو دوڑ دوڑ کے گرتی ہیں وہ حسین اصغر پر

خیال تشنگیِ شاہ دلمیں جب گذرا
غش آیا ساقیِ کوثر کو حوض کوثر پر

کہا مریض نے یارب دیا تو ہی خط شوق
نہ آفت آئے کہین راہ مین کبوتر پہ

چلا ہی کب یہ خط شوق فاطمہ لیکر
رکھا ہی تاج سلیمان سر کبوتر پہ

چلا جو فخر سلیمان کے پاس خط لیکر
گمان بال ہما ہی پر کبوتر پہ

جو دیکھا فخر سلیماں کو خون مین غلطان
چلی الم کی چھری گردن کبوتر پہ

کہا یہ دیکھ کے صغرا نے خیر ہو یارب
پڑا ہی خون یہ کسکا پر کبوتر پہ

بھلا جہان مین گوہر کی آبرو کیا ہو
کہ فوق رکھتا ہی آنسو ہر اہر اختر پہ

یہ قتل شوق ہی انصار شاہ والا کو
کہ دوڑ دوڑ کے رکھتے ہین حلق خنجر پہ

اوڑا کے آئے فرس نہین جب شبیہ نبی
ہوا براق کا دھوکا عقاب اکبر پہ

جو پھر کے قید سے سجاد آئے مقتل مین
چڑھائی اشکونکی چادر مزار سرور پہ

شہید ہوتے نہ کیونکر خوشی سے مقتل مین
کہ مُہر اپنی خود کی تھی اپنے محضر پہ

ہدف کیا یوہین سینے مین دل شہ دین کا
کہ جیسے تیر لگائے تھے نعش شبر پہ

لہو کو پونچھ کے تلوار میان میں رکھی | نگاہ کی جو دم عصر شہ نے محضر پہ
یہ قلب پھٹکتا تھا پیاسوں کا تشنہ کامی سے | کہ حلق دوڑ کر رکھتی تھی آب خنجر پہ
جب آئی کان میں آواز استغاثۂ شاہ | تو اٹھ کے گر پڑے سجاد زار بستر پہ
کہا حسین نے اے شمر روک لے خنجر | گلا جناب نبی نے رکھا ہے خنجر پہ
ادب سے جھک گیے جو جو بشر تھے فوجوں میں | گمان ختم رسل کا ہوا جب اکبر پہ
گریں نہ کیوں پشت فرس سے کیوں نہ حسین | ہزاروں تیر جو پڑ جائیں جسم لاغر پہ
نہ کس طرح سے گریں تشنہ کام صورت خضر | گمان آب بقا ہو جب آب خنجر پہ
یہ جسم ہو گیا صدموں سے شاہ کا لاغر | کہ خوں نکلا ایک بھی دھبا لگا نہ خنجر پہ
پسینہ آگیا ماتھے پہ ڈھل گیا منکا | لگا خدنگ جو آ کر گلوے اصغر پہ
پڑی تلاش میں پایا ہے ریگ پر جو نشاں | گرے ہیں دوڑ کے شبیر لاش اکبر پہ

سلام ۲۲	صدائے گریہ زہرا سنی ہے اے فاخر	اشعار ۱۷

پڑھا ہی یہ شعر شہ جو مین نے ممبر پر

دکھلا دی کلک درد کی تصویر کھینچکر
زخمون سی شہ نکالتے ہین تیر کھینچکر

ہمت بڑھی یہ شاہ کی شمشیر کھینچکر
اک آہ کی نہ زخم سے سو تیر کھینچکر

سینے سے پھینکا شہ نے وہان تیر کھینچکر
یان آہ دل سی رہ گئی ہمشیر کھینچکر

اللہ ری صبر شاہ کا شمشیر کھینچکر
قاتل کو زخم تن سی دیے تیر کھینچکر

دو چار تیر آ گئے جب بیشاہ
عباس اٹھ کھڑے ہوئے شمشیر کھینچکر

میدان سی بھاگتی ہی جدھر شام کی سپاہ
لاتی ہی منہ پہ تیغ کی تقدیر کھینچکر

پہونچے ارم مین گلشن ہستی کو چھوڑ کر
اک آہ سرد صغرے بے شیر کھینچکر

زینب کے لاڈلون کو نہ ملتی رضا ہی جنگ
رکھ لیتے گر گلے پہ نہ شمشیر کھینچکر

عباس کے مزار کا آتا ہی جب خیال
روتے ہین خط زمین پہ شبیر کھینچکر

گوئی نہ مٹ سکا خط پیشانی آج تک
لکھا غضب ہے کاتب تقدیر کھینچکر

وسن ہیں اور تن پہ شہِ دین کے پڑ گئے
دو چار پھینکے زخم سے گر تیر کھینچکر

مانی بھی مثلِ خامہ ہو عالم میں رو سیاہ
دکھلا دوں جنگ شہ کی جو تصویر کھینچکر

کسطرح قطع اس سے ہو راہ درازِ شام
رکھتا ہو ہر قدم پہ جو زنجیر کھینچکر

اکبر کی لاش آئی تو غش کھا کے گر پڑی
اک آہ سرد زینب دلگیر کھینچکر

کیوں متصل رجز پڑھیں جنگ میں حسین
چلتی بھی ہے زبان کہیں شمشیر کھینچکر

عباس سے ملول ہوئے فوج کے جوان
بچے جو آئے جنگ کو شمشیر کھینچکر

اشعار ۱۰	فاخر تمام ہو گئے زینب کے سامنے پاؤں زمیں پہ اکبر دلگیر کھینچکر	سلام ۲۳

ردیف زای معجمہ

خدا کو ہیں جیسے پیمبر عزیز
نبی کو ہیں اسطرح حیدر عزیز

کہا شہ نے یہ ہیں شبیہِ نبی
مجھے کیوں نہ دل سے ہوں اکبر عزیز

عطا اک سے دختر ہوئی اک سے تیغ
خدا و نبی کو ہین حیدر عزیز

قدبوسی شاہ ہو گی نصیب
مجھے کیون نہ ہو روز محشر عزیز

بنے شہر یثرب جو بازار مصر
تو کیون مثل یوسف ہو اکبر عزیز

تو کیون خال ابروے شہ ہون پسند
کہ ہوتا ہے خنجر کا جوہر عزیز

یون آنکھون کو میرے ہین آنسو پسند
صدف کو ہون جسطرح گوہر عزیز

کیا عہد طفلی سے مرنا قبول
نہ کیون حلق شہ کو خنجر عزیز

سر شاہ نیزے پہ یاد آگیا
نہ کیونکر ہو خورشید محشر عزیز

اشعار
۲۰

عزادار و غمخوار شبیر ہے
رکھے کیون نہ فاخر کو حیدر عزیز

سلام
۲۴

کیا سنتی حرم عابد دلگیر کی آواز
جاتی تھی فلک تک غل و زنجیر کی آواز

دی نیزۂ خامہ جو پہ تیر کی آواز
آئی دل حاسد سے بھی نخچیر کی آواز

شبیر تڑپ جاتے تھے مقتل میں وہ ہر دم
آجاتی تھی جب نالۂ ہمشیر کی آواز

نالان ہے ابھی تک یہ اسیری پہ کسیکے
آتی ہے جو ہر گام پہ زنجیر کی آواز

عباس یہ ہر وار پہ کہتے تھے دم جنگ
کانون کو بھلی لگتی ہے شمشیر کی آواز

سمجھو یہ کہ مرحب کو کیا قتل علی نے
جسوقت نبی نے سنی تکبیر کی آواز

ہو جاتا تھا سجاد کو کانوں میں ہر آتی صدا کا
جب سنتے تھے شہ زینب دلگیر کی آواز

جب بیچ کے ہوا گردن اصغر کا تصور
آنے لگی کانون مین پہ تیر کی آواز

رونے لگے منہ پھیر کے فوجون مین ستمگر
جسوقت سنی نالۂ شبیر کی آواز

غربت مین جو مونس تھا سجاد کا کوئی
بہلاتی تھی دل آپکا زنجیر کی آواز

سینون مین جگر کانپ گئی اہل جفا کے
غصہ مین سنی جب شہ دلگیر کی آواز

اتنے مین گلا کٹ گیا سید کا بدن سے
نکلی تھی نہ منہ سے ابھی تکبیر کی آواز

دنیا مین نہ پابند محن ہو کوئی ایسا
تھی پانون مین عابد کے یہ زنجیر کی آواز

ہر گام پہ عابد کے لیے کرتے تھے نالے
دل سبکے ہلا دیتی تھی زنجیر کی آواز

سوتے ہین جو عابد کو ہلا دیتے تھے اعدا
غل کرکے جگا دیتی تھی زنجیر کی آواز

چلتی تھی جو میدان مین شپاشپ شہ دین پہ
گردون سے گذر جاتی تھی شمشیر کی آواز

غصے مین جو للکارتے تھے مثل ید اللہ
چھا جاتی تھی دولاکھ پہ شبیر کی آواز

یہ ضعف تھا کانون تلک آتی نہ دہن سے
نکلی بھی اگر عابد دلگیر کی آواز

کہتے ہین جدا ہو گیا جب سر شہ دین کا
آتی تھی کٹے حلق سے تکبیر کی آواز

اشعار ۲۵

فاخر یہی محشر مین کہونگا مین خدا سے
یارب تو سنا دے مجھے شبیر کی آواز

سلام ۲۵

ردیف سین مہملہ

عباس کب ہین اکبر گلگون قبا کے پاس
گویا علی کھڑے ہین رسول خدا کے پاس

ہمسر کی اپنے کرتے ہین سب انتہا کی پاس
کیونکر نہو مسیح کو خاک شفا کی پاس

نیزے پہ سر ہین یون سر شاہ ہدا کے پاس
کوکب ہون جیسے چرخ پہ بدر الدجا کے پاس

سب کچھ ہے رطب و یابس عالم خدا کے پاس
ہان عاجزی و عجز نہین کبریا کے پاس

توصیف اِس سے بڑھکے ہو کیا ذوالفقار کی
برسون رہی جناب شہ لافتا کے پاس

دلین جگر دو سوزِ غم و اشک و آہ ہین
ہمکو ہین خاک و آتش و آب و ہوا کے پاس

مان نے جو پوچھا حال پسر شہ نے یہ کہا
اکبر گئے جناب رسولِ خدا کے پاس

بے آب تین دن سے جو تھی فرطِ تشنگی
مشکیزہ لے کے آئی سکینہ چچا کے پاس

عباس جب گرے تو یہ شبیر نے کہا
پہنچا دو ہاتھ تھام کے بٹیا چچا کے پاس

لختِ جگر کہان ہین مژہ پر قریب اشک
ہین لعل شبچراغ دُرِ بے بہا کے پاس

کہتی تھی شہ بس اکبر و عباس گئے
قاسم بھی جا چکے حسن مجتبیٰ کے پاس

کیا بزدلی تھی دو سو لڑتے تھے اہل شر
آیا نہ اک بھی لاکھون مین شاہ ہدا کے پاس

برباد کر دیا مری مشتِ غبار کو
جز خاک اُڑانے کے ہے بھلا کیا ہوا کے پاس

عکسِ حنا پڑی ہی نہ رخ زرد شہ پہ کیون — آتی ہو کاہ دوڑ کے خود کہربا کی پاس

فوراً خدا نے بچہ آہو عطا کیا — طفلی ہین روتے آئے جو شہ مصطفیٰ کی پاس

کہتا تھا حر کرینگے نہ کیون عیب پوشیان — آیا ہون چھپ کے شبکو امام ہدا کی پاس

رونی کی بی بیون کی صدا آئی شب سے — پہونچا جو کاروان حرم کربلا کی پاس

زینب یہ بولی آئیے یا مرتضیٰ علے — شمر آیا تیغ کھینچ کے شاہ ہدا کی پاس

فضہ پکاری خیر ہو رانڈونکی ای کریم — فوج آگئی ہی لوٹ کو دولتسرا کی پاس

گرتے ہین آ سب تیغ پہ انصار شاہ کب — جاتے ہین پیاسے دوڑ کی آب بقا کی پاس

میکال و جبرئیل و ملایک جلو مین ہین — جاتے ہین کس شکوہ سی احمد خدا کی پاس

چھوڑا نہ ساتھ مر کے بھی انصار شاہ نے — قبرین ہین سبکی مرقد شاہ ہدا کی پاس

تھا شور کب شبیہ محمد کا کوچ ہے — دنیا سے پھر چلے ہین پیمبر خدا کی پاس

دربار عاشق گرم ہی مرکر بھی دشت مین — لاشے پڑے ہین لاشہ شاہ ہدا کی پاس

سلام ۲۶	فاخر کی التجا ہی خدائے کریم سے مدفن مرا ہو قبرِ شہِ لافتا کے پاس	اشعار ۱۹

ردیف شین معجمہ

کعبہ کو یون ہی حیدرِ کرار کی تلاش
جیسے صدف کو ہو دُرِ شہوار کی تلاش

شبیر کو ہی عابدِ غمخوار کی تلاش
لو دیکھو ہی مسیح کو بیمار کی تلاش

بلبل کو یون ہی غنچۂ زردار کی تلاش
مفلس کو جیسے ہو زر و دینار کی تلاش

ہو شہ کو کیون نہ شمرِ ستمگار کی تلاش
جب حلق کو ہو خنجرِ خونخوار کی تلاش

چھپٹی ہین تیغ کھینچ کے کب بے سبب حسین
سردار کو ہی لاش علمدار کی تلاش

پھرتا تھا کوبکو جو رسالہ لیے ہوئے
حُر جری کو تھی شہِ ابرار کی تلاش

یون زخمِ تیغ و تیر کی تھی شہ کو آرزو
جیسی ہو عندلیب کو گلزار کی تلاش

باعث جو یہ ہو نشو و نما کا جہان مین
پھر کیون نہو مسیح کو بیمار کی تلاش

اکبر کی خط... کو کیونکر رکھون نہ دوست — ہی زخم دلکو مرہم زنگار کی تلاش

خیمہ مین بعد شاہ جو آئی ہین لوٹ کو — ظالمونکو ہی زیور و دینار کی تلاش

ٹھنڈا کریگی دم مین آب تیغ شاہ — ہونا رونکو تیغ شرربار کی تلاش

پائیگی گر دبھی نہ کبھی ذوالجناح کی — بیکار پھر ہوا کو ہی رہوار کی تلاش

عاشور کا جو وعدہ ہی آپکا خلد مین — حورونکو ہی حسین کی انصار کی تلاش

جو بھاگا اسکو ڈھونڈھ کی لاکھون مین دیکھا — اللہ ری تیغ سید ابرار کی تلاش

اسباب قید لیکی جو آئی ہین بعد شاہ — جلادونکو ہی عابد بیمار کی تلاش

پہونچی ہی تو رتک پر جبریل کاٹ کر — اللہ ری تیغ حیدر کرار کی تلاش

کب ڈھونڈھتی ہین نہین شبیہ نبی کو شاہ — ہی مرتضی کو احمد مختار کی تلاش

ابرو کی شہ کا آگیا رونا مین جب خیال — اٹھ اٹھ کی فرش خواب تلوار کی تلاش

دوزخ مین لی چلی ہین ملایک کشان کشان

سلام ۳۷	فاخر نہ کیون ہو رحمت غفار کی تلاش	اشعار ۷

ردیف صاد مہملہ

خضر ہدی کو کیون نہو شاہ ہدا کی حرص
ہوتی ہی آشنا کو صد آشنا کی حرص

اک عمر سی شوق زیارت مین تہی مین
لائی مجھے کہان سی کہان کربلا کی حرص

جو جو کہ خون پیتی تہی تیغ شمر کا
بڑھتی تہی اور تیغ شہ لافتا کی حرص

سو سو طرح کی پائی ہین سب نے لیقین
کیونکر نہ مر کی اور ہو خاک شفا کی حرص

آیا ہون شوق آہ غم شہ سی کب یہان
لی آئی ہی اوڑا کی عدم سی ہوا کی حرص

بڑھتی ہی جاتی ہین شب معراج پیش حق
اللہ ری جناب رسول خدا کی حرص

سلام ۳۸	اپنی کلام تو کا ہی سحبان سی داد خواہ فاخر ہی ابتدا مین تجھی انتہا کی حرص	اشعار ۱۱

ردیف ضاد

طمع گدا کو مسند پُر زر سے کیا غرض
جو خاکسار ہے اُسے بستر سے کیا غرض

فضّہ کہتی تھی کہ سب ہیں اسی راہ مین فدا
اصغر سے کیا غرض مجھے اکبر سے کیا غرض

فرماتے تھے یہ شوق شہادت مین شاہ دین
سر بار دوش ہے مجھے اب سر سے کیا غرض

سر دین جو شاہ نجف بخش است کے واسطے
شیعوں کو پھر ہو وحشت محشر سے کیا غرض

زینب یہ بولی جاؤنگی مقتل مین ننگے سر
مقنع سے کیا غرض مجھے چادر سے کیا غرض

زینب یہ بولی مین نہ رہونگی یہان کبھی
جب جا نہو حسین تو اُس گھر سے کیا غرض

سن کہتی تھی کہ آب اسے دو تو ظالمون
تمکو تو مجھ سے کام ہے اصغر سے کیا غرض

منظور جبکہ شاہ کو مرنا ہے ہر طرح
پھر تیغ و تیر و نیزہ و خنجر سے کیا غرض

دشمن ہو جو کہ آل کا اُنکی جہان مین
پھر اُس عدو کو شافع محشر سے کیا غرض

پانی حسین کو نہ دیا جسنے تا بمرگ
پھر اُس دنی کو ساقی کوثر سے کیا غرض

سلام ۲۶	فاخر ہون عندلیب گلستان مرتضیٰ	اشعار ۹

	چھکون گا باغ خلد میں میں سیر کیا غرض	
سلام ۳۰	ردیف طاے مطبقہ	اشعار ۹

کب نمو ہی پسر سید ابرار کا خط
بڑھ کی تفسیر سی ہی مصحف رخسار کا خط

ہو کی بیتاب بانی بھی دی کچھ پیغام
لے کے قاصد جو چلا فاطمہ بیمار کا خط

جنگ میں آپ جو مشتاق شہادت تھی حسین
جادۂ راہ عدم میں کیا تلوار کا خط

شوق میں فاطمہ بیمار یہی کہتی تھی
دیکھیے آتا ہی کب سید ابرار کا خط

پاس عیسیٰ کی جو زرد آیا ہی مثل مدقوق
حال بیمار کہہ دیتا ہی بیمار کا خط

بسکہ مضمون شکایت تھی لکھی صغرا نے
لاش اکبر پہ پڑھا شاہ نے بیمار کا خط

ہنس کے نوشاہ نے یہ ازرق شامی سی کہا
نہ پڑا ایک بھی تن پہ تری تلوار کا خط

رگ گردن پہ دیدے کے جو کاٹا تھا گلا سرور کا
کٹ گئی جا حلق پہ تھا خنجر خونخوار کا خط

سلام ۳۱	گل فردوس ہو جب عارض اکبر فاخر	اشعار ۱۰

سبزۂ باغ جنان کیون نہو رخسار کا خط

ردیف ظاے معجمہ

ہماری جان کی کیونکر نہو بھلا حافظ
مثل یہ سچ ہی کہ انسان کی ہی قضا حافظ

ہوا لحد مین غم شاہ یون مرا حافظ
کہ جسطرح ہو مسافر کا رہنما حافظ

ہی آہ ماتم سرور سی داغ دل روشن
یہان چراغ کی تو آپ ہی ہوا حافظ

کہا یہ شاہ نے کیا خوف گو مین تنہا ہون
نہین ہی جسکا کوئی اسکا ہی خدا حافظ

پسر کو دفن مین ہین یہ کر کے شہ نے کہا
تو اس صغیر کی رہنا مری ذرا حافظ

رہا نہ یاد سے اکدم جو روز و شب غافل
ہوا ہون مصحف رخسار شاہ کا حافظ

چلین جو شام کو زینب تو رو کے یہ بولین
تمہاری لاش کا ہی بھائی کبریا حافظ

فلک کے جور و ستم سے پسے نہ دل کیونکر
برا ہی دانہ ہی کب سنگ آسیا حافظ

رضا پسر نے جو مانگی کہا یہ سرور نے
سدھارو شوق سے میدان کو خدا حافظ

اشعار ۱۲	دخیل صورت اعراب جب ہین ای فاخر نہ کسطرح ہو مرا شاہ کربلا حافظ	سلام ۳۲

ردیف عین مہملہ

بزدل ہوے کب رن مین علمدار کو مانع — فرار ہون کیا حیدر کرار کو مانع

دو کر گئے خود و زرہ و بکتر اعدا — ہوتی تھی کوئی چیز نہ تلوار کو مانع

دریا سے یہ مشکیزہ کو بھر کر نکل آئے — لاکھون مین ہوا اک نہ علمدار کو مانع

ٹھوکر سے الٹ دیتے یہ تخت ملک شام — زنجیر ہوئی عابد بیمار کو مانع

آیا طرف حق نہ سنی ایک کی اسنے — فوجین ہوئین گو حر وفادار کو مانع

زندان سے چلا آ و پے دفن شہ دین — تھین بیڑیان کب عابد بیمار کو مانع

شمشیر شہ دین سے نہ کیون دل ہو دو پارہ — یہ ڈھال وہ ہے جو نہین تلوار کو مانع

اڑتا تھا اشارے مین دینکے دم جنگ — فوجونکے سپر بھی نہ تھی رہوار کو مانع

پھر رکتی بھلا خاک یہ کیا اور سپر سے	جبریل کے پر جب نہین تلوار کو مانع
رک رک کے جو چلتا تھا گلے پہ شہ دین کے	تھین خشک رگین خنجر خونخوار کو مانع
عباس الٹ دیتے پرے فوج کے بڑھ کر	سردار نہوتا جو علمدار کو مانع

اشعار ۱۱	فاخر جو در رحمت غفار کھلا تھا رضوان نہ ہوا مجھسے گنہگار کو مانع	سلام ۴۳

ردیف غین معجمہ

جسطرح شاہ دین نے بہتر اٹھائے داغ	صابر وہ ہی جو ایک بھی یون دل پہ کھائے داغ
کیونکر نہون مین صاحب گنجینہ ہای داغ	قلب و جگر مین کچھ نہین ہے سوای داغ
کیونکر غم حسین کو رکھون نہ مین عزیز	ہی داغ میرے دل کو لہو دل پہ ہی داغ
اٹھا گلے کو کاٹ کے جب شمر روسیاہ	خنجر سے خون شہ کے شقی نے مٹائے داغ
تھے صبح تک جوان تو ہوئے پیر ظہر تک	اک دوپہر مین شاہ نے اتنے اٹھائے داغ

کھلا ہی زخم دلمین کھلا جب نئی نئے
سینے مین شہ کے باغ نہ کیونکر لگائی داغ

میں سے تو داغ دلکو ترقی ہی دمبدم
دعوی ہی ماہ کو بھی تو ایسا دکھائی داغ

کھینچی تھی بعد اکبر و عباس شاہ دین
ایسا کلیجہ جب ہو تو ایسی اٹھائی داغ

تاریک جب مکان ہو تو لازم ہی روشنی
کیونکر نہ شمع خانۂ دلمین جلائی داغ

بڑھ جائی گر حرارت سوز غم حسین
خورشید حشر دلمین مرے ہو بجائی داغ

فاخر سے اسکی حد ہو بھلا کسطرح بیان
خود دلپر آج تک شہ کھلے انتہائی داغ

اشعار ۱۴ — سلام ۳۴

ردیف فا

اہل دنیا تو رہی فرقۂ باطل کیطرف
ایک لاکھ نمین ہوا حرشہ عادل کیطرف

شاہ فرماتی تھے چھین جائی نہ سینہ کیونکر
لاکھون تیر فر کہ ہین تیرا ایک سے مر دلکیطرف

نیمچا تو نکا تماشا جو پسند آیا ہی
نظرین عون و محمد کی ہین بسمل کیطرف

سپر آجاتی ہی یون چہرۂ شہ پر دم جنگ
ابر آجاتا ہی جیسے مہ کامل کیطرف

کربلا سی طرفِ شام چلی کب قیدی
کٹگئے منزل سی چلا قافلہ منزل کیطرف

منھ چھپائی ہوئی ناموس نبی بالون سے
جاتے ہین حاکم غدار کی محفل کیطرف

عابد زار کو پہنانے جو حداد آئے
دیکھا کن حسرتون سی طوق و سلاسل کیطرف

جوڑ کر ہاتھ فغان کرنی لگا بہر امان
نظر غیظ جو کی شہ نے چلا حل کیطرف

ای ہوا فخر سلیمان کی بہن ہو گی سوا
اڑ کی طائر بھی نہ آئی کوئی محمل کیطرف

جب چلی عباس جو دریا پہ ہوا شور بپا
دیکھو بپھرا ہوا شیر آتا ہی ساحل کیطرف

سر برہنہ جو رہِ شام مین ہی زینب علی
چادرین آرہی ہین گرد کی محمل کیطرف

شمر کھینچی جو دم ذبح چلا آتا ہے
یاس سی تکتے ہین شہ خنجر قاتل کیطرف

سلام ۳۵	جبکہ حامی ہو ترے عقدہ کشا ای فاخر فکر دوڑ آتا ہی کیون عقدۂ مشکل کیطرف	اشعار ۱۳

ردیف قاف

کیا ہو بیان شہ کی شہادت کا اشتیاق
آفت کا شوق تھا تو قیامت کا اشتیاق

دولھا کو تھا عروس کی رخصت کا اشتیاق
اکبر کی دید کا تھا قیامت کا اشتیاق

حر کیون نہ جان شہ پہ فدا کرتا وقت جنگ
حورونکا تھا جو شوق تو جنت کا اشتیاق

گرتے تھے بار بار قدم پر امام کے
عباس کو تھا رن کی اجازت کا اشتیاق

کیونکر خوشی سے طوق پہنتے نہ بعد شاہ
عابد کو تھا خلاصی امت کا اشتیاق

کیون خوش نہوتے خنجر و تیغ و تبر سے شاہ
ہر عضو جسم کو تھا جراحت کا اشتیاق

چالیس سال تک نہ رکی ایکدم بھی آب
عابد کو ایکسان رہا رقت کا اشتیاق

جیسے کیا تھا شاہ نے محضر پہ مہر کر
اسدن سے آپ کو تھا شہادت کا اشتیاق

لکھتے تھے بار بار شہ مشرقین سے
اکبر کو تھا جہاد کی رخصت کا اشتیاق

گھوڑے سے قبلہ رو گرے سجدے کے واسطے
تھا مرتے مرتے شہ کو عبادت کا اشتیاق

چھٹی ہی کربلا کو چلی قید شام سے
پہلی ہوا حرم کو زیارت کا اشتیاق

اللہ رے دل کہ عون و محمد کو وقت جنگ
مرنے کا ولولہ تھا شہادت کا اشتیاق

استعارہ ۱۵

جز سبط مصطفیٰ کے زمانے میں کون ہے
فاخر جسے ہو درد و مصیبت کا اشتیاق

۱۲۹۶ھ

ردیف کاف

کہا شہ نے اعدا سے تقریر کب تک
کبھی جنگ میں تیغ تاخیر کب تک

یہ کہتے تھے سجاد وقت اسیری
رہے دیکھیں پاؤں میں زنجیر کب تک

سر شہ سے کہتی تھی اشتر پہ زینب
رہے سر برہنہ یہ ہمشیر کب تک

یہ یاد خط شہ میں کہتی تھی صغرا
مرے پاس آتی ہے تحریر کب تک

چلیں شام کو جب تو کہتی تھیں زینب
پھرائیگی در در یہ تقدیر کب تک

یہ شوق شہادت میں کہتے تھے شہزادہ
پھرے گی مری گردن پہ شمشیر کب تک

چلے قید خانہ سے کہکر یہ عابد | رہے بے کفن لاش شبیر کب تک

کہا شہ نے پانی اسے دو تو یارو | رہے پیاسا یہ طفل بے شیر کب تک

یہ کہتے تھے بیمار ام البنین سے | مدینہ مین آتے ہین شبیر کب تک

چلے جبکہ اکبر تو صغرا پکاری | رہے منتظر بھائی ہمشیر کب تک

کہا شہ نے زینب سے رو کو نہ مجھکو | بچاؤ گے بھائی کو ہمشیر کب تک

جفا و تعدی کرین جبکہ اعدا | سہو ظلم پر ظلم شبیر کب تک

کہا شاہ نے رن مین گرمی بہت ہے | چلے گی ہوا سے پر تیر کب تک

سنان پر بھی اللہ اکبر تھا جاری | زبان پر رہی شہ کی تکبیر کب تک

اشعار ۱۵

لکھین مدح سرور ہین تو فاخر
ملے خلد کی دیکھین جاگیر کب تک

سلام ۳۷

ردیف لام

سفید بال ہین کیون ہین خضاب کے قابل ۔ کہ حسن موئے سیہ ہی شباب کے قابل

کریم خلد مین تو بے حساب کر داخل ۔ نہین ہین جرم ہماری حساب کے قابل

لہو صغیر کا چہرے پہ مل کے شہ نے کہا ۔ یہ ریش ہی مری خونی خضاب کے قابل

مصر ہوا جو وغا کا پسر تو شہ نے کہا ۔ نہین سوال تمھارا جواب کے قابل

حقیقت اور کی کیا تھی جو جانشین ہوتا ۔ جگہ رسول کی تھی بوتراب کے قابل

زمانہ ہو گیا اے نہر علقمہ سیراب ۔ حسین کیا نہ تھے اک جام آب کے قابل

طمانچے ماری سکینہ کو شمر کیون اے چرخ ۔ یہ ظلم آل رسالتمآب کے قابل

مثال مین نے بہت ڈھونڈھی پر ملی نہ مجھے ۔ رخ شبیہ رسالتمآب کے قابل

کہا احد مین یہ روح الامین نے وقت جنگ ۔ یہ ذوالفقار ہی ابن بوتراب کے قابل

چمک کے ذرہ طالع مرا بنے خورشید ۔ جو ہو یہ خاک سرِ بوتراب کے قابل

جو ٹوکا بڑھ کے علمدار نے تو حر نے کہا ۔ نہین یہ عاصی عتاب کے قابل

دکھائی دیگا بھلا دیدۂ پرآب سے کیا — کہ روشنی نہیں چشم حباب کے قابل

یہی ہے درد میں انصاف تیرے اے گردون — سر حسینؑ ہو بزم شراب کے قابل

کہا یہ شاہ نے کب آیا نامہ صغرا — رہا حسینؑ نہ جس دم جواب کے قابل

سلام ۳۸	بچانا قبر میں یا بوتراب فاخر کو یہ استخوان نہیں ہیں عذاب کے قابل	اشعار ۱۵

ردیف میم

کہا اکبر نے نہ کیونکر لڑیں کفار سے ہم — لیجئے اذن وفا سے ابرار سے ہم

شاہ کہتے تھے دم جنگ جو پانون گاڑیں — نکلیں باہر نہ کبھی نقطۂ پرکار سے ہم

نہیں اکبر تو لیا بھلیں گے سر فوجون کے — لینگے قاسم کا عوض لشکر غدار سے ہم

در فشاں ہو کے یہ کہتے ہیں مرے دیدۂ تر — کم برستے نہیں ابر گہر بار سے ہم

کہتے تھے عون محمد جو نہ روکیں شبیر — کاٹ لیں سر پسر سعد کا تلوار سے ہم

شاہ کہتے تھے کہ اے شمر جدا کر کہیں سر
جا کے جنت میں ملیں حیدر کرار سے ہم

جبکہ یاد آتی ہمیں خانۂ زندان حرم
سر کو ٹکراتیں نہ کیونکر در و دیوار سے ہم

شاہ کہتے تھے کہ سو بار کٹے حلق اگر
منہ نہ موڑینگے کبھی خنجر خونخوار سے ہم

فوج سے کہتے تھے زینب کے پسر دم جنگ
ہین تو بچے پہ صد کھیلے ہین تلوار سے ہم

شوق دیدار مین کہتے تھے یہ ہمشکل نبی
دیکھئے ملتے ہین کب فاطمہ بیمار سے ہم

عون کہتے تھے کہ مانگین تو علم شہ سے مگر
ڈرتے ہین حضرت عباس علمدار سے ہم

چشم عابد کو کہے اور کوئی نرگس کیوں
دینگے بیمار کو تشبیہ نہ بیمار سے ہم

جنگ خیبر مین پس قتل یہ مرحب نے کہا
لینگے حارس کا عوض حیدر کرار سے ہم

برچھیاں کھا کے یہ کہتے تھے جوانان حسین
عید ہے آج گلے ملتے ہین تلوار سے ہم

اشعار ۲۱	چھو رہون جبکہ ہو حب علی سے فاخر کسطرح پھر نہ چلین جھومتے میخوار سے ہم	سلام ۳۹

ردیف نون

کہتی تھی شاہ وصل ہو صورت نما کہین
قاتل کی تیغ تن سے کرے سر جدا کہین

تھا ذوالجناح شاہ سا بھی بادپا کہین
بجلی کہین تھا ابر کہین تھا ہوا کہین

کیون بھر مغفرت نہ وسیلہ ہو شہ کا وضو
ہوتی ہے پار کشتی بے ناخدا کہین

عباس کہتی تھی کہ بھگا دون مین فوج کو
دیدیدین جو اذن جنگ امام ہدا کہین

پہونچا جو زلف شاہ مین دل تو عجب ہے کیا
تقدیر نارسا ہو کبھی تو رسا کہین

عبرت سرای دہر بھی طرفہ مقام ہے
بزم سرور ہے کہین بزم عزا کہین

توصیف مختصر سے ہے یہ تیغ شاہ کی
پانی کہین ہے آگ کہین ہے ہوا کہین

لڑتا تو کیسا شاہ سے اتنا تو پوچھیے
پایا کسی نے بھاگنے کا راستا کہین

لشکر کو کھا کے سیر ہو شمشیر شاہ کیا
بھرتا ہے مور سے شکم اژدہا کہین

اک وار جس سوار پہ حضرت کا پڑ گیا
راکب کہین تھا زین کہین بادپا کہین

کس شہ کی ہی یہ بزم کہ پڑھتی ہین اہل درد / نوحہ کہین سلام کہین ثنا کہین

ام البنین سی کہتی تھی صغرا وداع ہو / ایسے مریض کو بھی ہوئی ہی شفا کہین

جوہر الگ ہوئے ہین تیغ سی شہ کی مجال ہی / ہوتی ہی موج بحر روانی سی جدا کہین

عابد ہر ایک گام پہ کیونکر کرین نہ آہ / چلتے ہین اہل ضعف بھلا بے عصا کہین

زینب نے شہ سی بیٹونکو رخصت دلائی یون / جام شہادت انکو بھی بخشے عطا کہین

خجلت سی اسپ شاہ کی روپوش یہ ہوا / عنقا کا آجتک نہین ملتا پتا کہین

تھی زہر دشمنونکو تو امرت تھی دوستونکو / حیدر کی تیغ درد کہین تھی دوا کہین

کیونکر ادا ہو سجدہ کرین شہ نہ زیر تیغ / ہوتی ہین عابدونکی نمازین قضا کہین

سجاد فرط ضعف سی جاتے ہین شام کو / پہنچے ریگ دشت نہ زنجیر پا کہین

اکبر کا حسن اور ہی یوسف کا حسن اور / یکتا یہ وہ ہی جسکا نہین ہمسرا کہین

فاخر کا اب ملال سی گھبرا گیا ہی دل

اشعار ۱۰	یارب ہون اسکی جلد مطالب روا کہین	سلام ۴۰

یہ سب وہ ظلم جو فلک کج ادا کے ہین
لاشے زمین پہ چھوٹے ہین آل عبا کے ہین

وارث جو ہین جہان مین خوان خلیل کے
محتاج کربلا مین وہ آب و غذا کے ہین

مشکل مین غل تھا دیکھو عباس کا جہاد
زور اس جوان مین بازوی مشکلکشا کے ہین

ہر چشم ماتم شہ دین مین ہے ابر تر
کہتے ہین جسکو آہ وہ جھونکے ہوا کے ہین

بولے حسین تیر جو آئے سپاہ سے
پیغام یہ اجل کے ہین شاطر قضا کے ہین

رخصت یہ دیکھ بھائی سے کہنے لگے حسین
پانی کہانکا سب یہ بہانے قضا کے ہین

کیا ذوالجناح شاہ کی تیزی بیان کرون
بجلی کے ہین جو ہاتھ تو پاؤن ہوا کے ہین

کیا سر بچائین تیغ سے انصار شاہ دین
سالک یہ لوگ جادۂ راہ فنا کے ہین

سمجھو جہان کو راہ گزاری مسافرو
ساعت قافلے مین صدائے درا کے ہین

کہتے تھے شاہ قاصد صغرا کی خیر ہو
کثرت سے فوج شام کو سب بنا کے ہین

قاسم کی ماں یہ کہتی تھی کیوں نہ ہوں فدا
عہد طفولیت سے یہ عاشق چچا کے ہیں

ازرق کو قتل کر کے یہ نوشاہ نے کہا
کہتے ہیں اسکو جنگ یہ معنی وغا کے ہیں

پھر کیوں نہ پیاسے حلق رکھیں آب تیغ پر
مشتاق مثل خضر یہ آب بقا کے ہیں

اسکے سبب سے خلق کو چھوڑا مسیح نے
ادنی یہ فیض صرہ خاک شفا کے ہیں

کب دیکھیے بلاتے ہیں فاخر امام دین
مشتاق آجکل تو بہت کربلا کے ہیں

سلام ۴۱ | اشعار ۱۵

طالب نہ تاج کے ہیں نہ ظل ہما کے ہیں
فاخر گدا جو شاہ کے دولتسرا کے ہیں

دو کر کے ہر شقی کو یہ کہتے تھے شاہ دین
یہ وار تو سنبھالو کہ شیر خدا کے ہیں

تھا شور سر جو گرد تھے برگ حنا کی طرح
تیغ حسین یہ ہے کہ جھونکے ہوا کے ہیں

عباس کی دعا تھی خدایا بچائیو
ظالم کمیں میں مشک سکینہ کو تاکے ہیں

دو دو جگر کے ساتھ ہیں آہ غم حسین
دیکھو یہ ابر تر ہے وہ جھونکے ہوا کے ہیں

وہ کربلا کی خاک مین تپتے ہین جا کے خاک
پتلے جو لوگ خلق مین خاکِ شفا کے ہین

بولی حرم کہ چھن گئی چادر تو کیا ہوا
صحرا کے گرد باد تو دامن ردا کے ہین

محتاج نقد روح ہین لاشے سپاہ کے
فرقِ بریدہ جو ہین وہ کاسے گدا کے ہین

کہتی تھی سکینہ دیکھ کے شاہِ فلک کے
چادر یہ میرے واسطے ملکِ بقا کے ہین

کبرا نے آکے لاشۂ قاسم پہ یہ کہا
دامن مین خون بھرا ہے کہ دھبے حنا کے ہین

عابد علاج فاطمہ صغرا کا کیا کرین
محتاج خود مسیح مریضان دوا کے ہین

کہتی تھی شہ عمر سے صفین توڑ توڑ کے
قاتون مین دیکھ زور یہ دستِ خدا کے ہین

کیون منتشر ہو اس ہنون سرورِ زمان
ٹکڑے یہ تن شبیہ رسول خدا کے ہین

دولھا کی لاش پر بھی نہ کبرا نے آہ کی
کہتے ہین اسکو شرم یہ معنی حیا کے ہین

سلام ۴۳	فاخر کا بھی شمار انھین مین ہو اے کریم زوار جو کہ تربتِ شاہِ رضا کے ہین	اشعار ۱۷

غنچۂ زخم شہیدالنہ جو چٹک جاتے ہین
فرش خون وادی پر خار مہک جاتے ہین

تیغ لیکر جو شہ جن و ملک جاتے ہین
دشمن فوج عدو کو پہ ہی ڈر سی سرک جاتی ہین

جانکہ برق ستمگار جھجک جاتے ہین
نیزۂ عون و محمد جو چمک جاتے ہین

صورت ابر چھٹی کیون نہ جگر گردونکا
تیر آہون کی مری تا بہ فلک جاتے ہین

گرم آہین جو غم شاہ مین بھرتا ہون کبھی
شعلے داغون کی مری اور بھڑک جاتے ہین

آتے تھی پھر کمک دیکھ کی شہ کو بیسر
ہو کی مایوس سوی چرخ ملک جاتے ہین

آہین کرتا ہون غم شاہ مین جب مثل نسیم
غنچۂ زخم مری دلکی چٹک جاتے ہین

رن مین جب کوندتی ہی برق حسام شبیر
زخمہای تن مجروح چمک جاتے ہین

دھوکا خورشید قیامت کا مجھی ہوتا ہی
داغہای غم سرور جو چمک جاتے ہین

یاد آجاتی ہین آنکھونکو جو سبطین رسول
ساغر کوثر و تسنیم چھلک جاتے ہین

کربلا ہمرہ حُر شاہ نہ کیونکر آتے
خضر دین بھی کہین راہ بھٹک جاتے ہین

آبدار ہی سی حسام شہ دین رنگین | ساغر عمر ستمگار چھلک جاتے ہین
سہہ نہ پائی جو یاد آئی ہی عابد کی مجھے | صاف کانٹے سی مرے لبین کھٹک جاتی ہین
پاس خیمہ کے جو دوڑاتے ہین گھوڑونکو شریر | بچے آغوش مین ماؤنکی بلک جاتے ہین
کھول دیتا ہی دہن آب سے جھک کے جو شیر | اشک شہ جیب علی اصغر پہ ٹپک جاتے ہین
ہین اتنا تو اسیری سے ہی عابد کو فقط | بیڑیان پاؤن و باقی ہین جو [illegible]

اشعار ۱۵

مجلس شہ سے جو مین رو کے اٹھا ہون فاخر
اشک شیشون مین مرے لیکے ٹپک جاتے ہین

۱۲۳
۲۲۴

حرم شہ سے جو دربار چلے آتے ہین | غل ہی حاکم کے گنہگار چلے آتے ہین
رعب عباس سے یہ کہتا ہی کہ ہٹ جائین صفین | جنگ کو حیدر کرار چلے آتے ہین
کبھی آہ و فغان اشک روان ہین کبھی | آگے فوجون کے علمدار چلے آتے ہین
غل ہی رانڈونکی مضطر و دامن تھامو | چادرین چھین لے غدار چلے آتے ہین

ڈھالین لڑلڑ کی یہ کہتی ہین اٹھاؤ جلدی
شاہ کھینچی ہوئی تلوار چلے آتے ہین

عرصۂ حشر مین سب پیش شفیع امت
خلد لینی کو گنہگار چلے آتے ہین

ہمرہ شہ رفقا کب ہین وہ ان میدانکو
ساتھ یوسف کی خریدار چلے آتے ہین

منہ چھپائی ہوئی بانو سی سوی تخت یزید
حرم احمد مختار چلے آتے ہین

زمین جاتی تھی جو عباس تو کہتی تھی عدو
جنگ کو جعفر طیار چلے آتے ہین

شور ہی گھاٹ سی دریا کی دلیر و ہشیار
مشک بھرنے کو علمدار چلے آتے ہین

جام کوثر لیے ہاتھونمین کھڑے ہی ہین حسن
خلد مین شہ کی جو انصار چلے آتے ہین

خاک پر زین سی کیا دیکھی ہین گرکی حسین
کانپتی عابد بیمار چلے آتے ہین

غل ہوا رنکو جو باہم چلی عباس و حسین
جعفر و حیدر کرار چلے آتے ہین

شاہ فرماتی تھی اک جانکی خاطر زینب
صبح سی لشکر خونخوار چلے آتے ہین

سامنی نیزونکی مشتاق شہادت فاخر

اشعار ۱۵	سینے تانے ہوئے جرار چلے آتے ہین	سلام ۴۴

غل ہی یاور و مددگار چلے آتے ہین
رن کو تنہا شہ ابرار چلے آتے ہین

ہی سوے فوج جو ہمشکل نبی کی آمد
شور ہی احمد مختار چلے آتے ہین

شور ہی شام مین لو آل نبی کو دیکھو
سر برہنہ سر بازار چلے آتے ہین

گرم ہی موت کا بازار جو عاشور کو دن
نقد جان لے کے خریدار چلے آتے ہین

دود دل آہ سے اٹھتی ہین رواں ہین آنسو
جھومتے ابر گہربار چلے آتے ہین

عرصۂ حشر مین فریاد کو پیش داور
سرکٹے سید ابرار چلے آتے ہین

سنکے فریاد علی اکبر مہرو رن مین
گرتے پڑتے شہ ابرار چلے آتے ہین

حشر مین آتی ہین کس بست مئے حب علی
لڑکھڑاتے ہوئے میخوار چلے آتے ہین

جنت دیکھو تو کہہ لینے کو حر غازی کے
پسر حیدر کرار چلے آتے ہین

چھپتی پھرتے ہین حرم لوٹ کا خیمہ مین ہی غل
گھوڑے بہکے ہوئے غدار چلے آتے ہین

حشر میں ہوں نہ کیونکر ہو گنہگاروں کی
تیری رحمت کے خریدار چلے آتے ہیں

جوش پہ ہی جو یم بخشش حق حشر کے دن
طالب رحمت غفار چلے آتے ہیں

کیوں نہ بخشش ہست کریں سو دہین
عہد طفلی سے یہ اقرار چلے آتے ہیں

دیکھے لاشۂ شبیر پہ اب کیا گذرے
سر اٹھائے ہوئے رہوار چلے آتے ہیں

اشعار ۱۵

پہنچے خیمے میں نہ خود شاہ بھی آئی فاخر
اب اسی خیمہ میں کفار چلے آتے ہیں

سلام ۳۵

دلمیں داغ غم شبیر کو جا دیتے ہیں
گھر کو ہم آتش سوزاں سے جلا دیتے ہیں

خون چہرے پہ ملیں کیوں نہ دم شیب حسینؑ
ریش کو پیر بھی رنگ حنا دیتے ہیں

کیا عجب داغ جوانی میں جو پائے دلمیں
شب کو سب گھر میں چراغ اپنے جلا دیتے ہیں

قحط میں آب کے آتا ہے جو بچوں کا خیال
نہریں وہ آنکھوں سے شبیر بہا دیتے ہیں

کیوں نہ داغوں کو دم شب بٹھاؤں اپنے
روز روشن میں انہوں کو بجھا دیتے ہیں

دھیان اپنا نہین شبیر کو زیر خنجر
جنبشین لب کو ہین امت کو دعا دیتی ہین

سر جو کٹتا ہی تو ملتی ہی حیات ابدی
جان مرنے پہ اسی سی شہدا دیتی ہین

روضۂ شہ کی زیارتکو جو آتی ہین ملک
چادر اشک کو تربت پہ چڑھا دیتی ہین

خوف دوزخ ہی انھین کیا جو ہین بسوز حسینؑ
ایک آنسو سی جہنم کو بجھا دیتی ہین

خواب غفلت سی کسی طور نہو گا بیدا
شانہ کیون قبر مین مردیکا ہلا دیتی ہین

ماتم شہ مین جلا دیتی ہین دل اشکون سے
آگ ہم خلق مین پانی سی لگا دیتی ہین

شاہ فرماتے تھی کیون تیر نکالون دل سے
گھر مین مہمان جو آئی اسی جا دیتی ہین

ثمر اشک سی کیونکر نہ جھکی نخل مژہ
پھل بھی باغون مین درختونکو جھکا دیتی ہین

پھر جو پڑتی ہین صفون پر شہ دین وقت نبرد
چلے اتری ہوتی غدار چڑھا دیتی ہین

سلام ۴۶	گل نہ کسطرح سے ہو شمع امامت فاخر زخم ہاے تن شبیر ہوا دیتے ہین	اشعار ۱۵

یہ دم عصر ملک شہ کو صدا دیتے ہین
گھر کو یون امت عاصی کے لٹا دیتے ہین

رنج شبیر کو جب اہل جفا دیتے ہین
خلد مین احمد مرسل کو رلا دیتے ہین

اشک برساتے ہین جب دیدۂ گریان میرے
ابر کی قدر زمانے مین گھٹا دیتے ہین

ہے محفوظ خزانۂ چمنستان بتول
غنچۂ باغ چٹک کر یہ صدا دیتے ہین

طپش مہر سے جلتا ہے جو لاشہ شہ کا
اوڑ کے مرغان ہوا پر سے ہوا دیتے ہین

شعلے داغون کے بھڑک جاتے ہین آہون سے میرے
ہمتو صرصر سے چراغون کو جلا دیتے ہین

وصف کرتے ہین جو ہم بلبل زہرا کا کبھی
ڈھیر گلہاے مضامین کے لگا دیتے ہین

کرتے ہین جب ہوس دید گل روے حسین
آنکھ آئینہ پھولون کا دکھا دیتے ہین

زور دکھلاتے ہین جب جنگ مین فرزند علی
فوج کیا کوہ کو آگے سے ہٹا دیتے ہین

نالے میرے جب اٹھا لیتے ہین سر پر گردون
فتنۂ شور قیامت کو جگا دیتے ہین

داغ شبیر چمک جاتے ہین جب محشر مین
ذرہ خورشید قیامت کو بنا دیتے ہین

دھوپکی گرمی سے جب ہوتی ہی جلدی تکلیف
تیغونکے سایہ مین شاہ جھکا دیتے ہین

بی ردائی حرم یاد جب آتی ہی ہمین
دھجیان جیب و گریبانکی اُڑا دیتے ہین

واہ ری رحم فرس ہانپتا ہی دھوپ مین جب
دامنِ پاک سے شبیر ہوا دیتے ہین

اشعار ۱۵

طوق و زنجیر جب آتے ہین تو فاخر عابد
سر جھکا دیتے ہین پانونکو بڑھا دیتے ہین

سلام ۳۴

طبع فقیر خلق مین رفعت نشان نہین
یہ ہی وہی زمین کہ جہان آسمان نہین

ہی بی نمک کلام جو لطفِ زبان نہین
کس کام کی زبان وہ جو شیرین بیان نہین

توصیفِ ذوالفقار مین کٹتی ہی میری عمر
کب آب تیغ مین مری کشتی روان نہین

رہتی ہی داغہای الم پہ سدا بہار
دلِ خزان ہو جسمین وہ بوستان نہین

بن آہ کسطرح متحرک ہو دل مرا
کیونکر چلے جہاز اگر بادبان نہین

یون تو تمام سوے بدن ہین زبان مری
لیکن ہو جسمے مدح تری وہ زبان نہین

حشر مین دھوم نہ کیونکر ہو گنہگارونکی
تیری رحمت کے خریدار چلے آتے ہین

جوش پر ہی جو کرم بخشش حق حشر کے دن
طالب رحمت غفار چلے آتے ہین

کیون نہ بخشش امت کی لیے سر دین
عہد طفلی سے [illegible] چلے آتے ہین

دیکھے لاشہ شبیر پہ اب کیا گذرے
سر اٹھائے ہوئے [illegible] ہوار چلے آتے ہین

اشعار ۱۵

بیچ جس مین نہ خود شاہ بھی آئے فاخر
اب اسی خیمہ مین کفار چلے آتے ہین

سلام ۴۵

دلمین داغ غم شبیر کو جا دیتے ہین
گھر کو ہم آتش سوزان سے جلا دیتے ہین

خون چہرے پہ ملین کیون نہ دم شیب حسین
ریش کو پیر سبھی رنگ حنا دیتے ہین

کیا عجب داغ جوانی ہین جو پائے دلمین
شب کو سب گھر مین چراغ اپنے جلا دیتے ہین

قحط مین آب کا آتا ہی جو بچون کا خیال
نہر مین دو آنکھون سے شبیر بہا دیتے ہین

کیون نہ داغونکو دم شیب مٹاؤن اپنے
روز روشن ہین چراغونکو بجھا دیتے ہین

دھیان اپنا نہین شبیر کو زیر خنجر
جنبشین لب کو ہین امت کو دعا دیتے ہین

سر جو کٹتا ہی تو ملتی ہی حیات ابدی
جان مرنے پہ اسی سی شہدا دیتے ہین

روضہ شہ کی زیارتکو جو آتی ہین ملک
چادر اشک کو تربت پہ چڑھا دیتے ہین

خوف دوزخ کا انھین کیا جو ہین بسوز حسین
ایک آنسو سی جہنم کو بجھا دیتے ہین

خواب غفلت سی کسی طور نہو گا بیدار
شانہ کیون قبر مین مردیکا ہلا دیتے ہین

ماتم شہ مین جلا دیتے ہین دل اشکون سے
آگ ہم خلق مین پانی سی لگا دیتے ہین

شاہ فرماتے تھی کیون تیر نکالون دل سے
گھر مین مہمان جو آتی اسی جا دیتے ہین

ثمر اشک سی کیونکر نہ جھکے نخل مژہ
پھل بھی باغون مین درختونکو جھکا دیتے ہین

پھر جو پڑتی ہین جفون پر شہ دین وقت نماز
چلے اتری ہوتے غدار چڑھا دیتے ہین

گل نہ کسطرح سے ہو شمع امامت فاخر
زخم ہاے تن شبیر ہوا دیتے ہین

اشعار ۱۵

مسلسل ۹
۲۰۶

یہ دم عصر ملک شہ کو صدا دیتے ہین
گھر کو یون امت عاصی کے لٹا دیتے ہین

رنج شبیر کو جب اہل جفا دیتے ہین
خلد مین احمد مرسل کو رلا دیتے ہین

اشک برساتے ہین جب دیدۂ گریان میرے
ابر کی قدر زمانے مین گھٹا دیتے ہین

ہے محفوظ خزانے چمنستان بتولؑ
غنچہ باغ چٹک کر یہ صدا دیتے ہین

طپش مہر سے جلتا ہے جو لاشہ شہ کا
اوڑکے مرغان ہوا پر سے ہوا دیتے ہین

شعلے داغون کے بھڑک جاتے ہین آہون سے میرے
ہم تو صرصر سے چراغون کو جلا دیتے ہین

وصف کرتے ہین جو ہم بلبل زہرا کا کبھی
ڈھیر گلہاے مضامین کے لگا دیتے ہین

کرتے ہین جب ہوس دید گل روے حسینؑ
آنکھ آئینہ پھولونکا دکھا دیتے ہین

زور دکھلاتے ہین جب جنگ مین فرزند علیؑ
فوج کیا کوہ کو آگے سے ہٹا دیتے ہین

نالۂ میر ہو جب اٹھا لیتے ہین سر پر گردون
فتنۂ شور قیامت کو جگا دیتے ہین

داغ شبیر چمک جاتے ہین جب محشر مین
ذرہ خورشید قیامت کو بنا دیتے ہین

دھوپکی گرمی سے جب ہوتی ہے حلق کی تکلیف
تیغوں کے سایہ مین شاہ جھکا دیتے ہین

پردۂ آل حرم یاد جب آتی ہے ہمین
دھجیان جیب و گریبانکی اُڑا دیتے ہین

واہ ری رحم فرس ہانپتا ہے دھوپ مین جب
دامن پاک سے شبیر ہوا دیتے ہین

اشعار ۱۵

طوق و زنجیر جب آتے ہین تو فاخر عابد
سر جھکا دیتے ہین پانؤنکو بڑھا دیتے ہین

سلام ۴۷

طبع فقیر خلق مین رفعت نشان نہین
یہ ہے وہی زمین کہ جہان آسمان نہین

ہے بے نمک کلام جو لطفِ زبان نہین
کس کام کی زبان وہ جو شیرین بیان نہین

توصیف ذوالفقار مین کٹتی ہے میری عمر
کب آب تیغ مین مری کشتی روان نہین

رہتی ہے داغہای الم پہ سدا بہار
دخلِ خزان ہو جس مین وہ بوستان نہین

بے آہ کس طرح متحرک ہو دل مرا
کیونکر چلے جہاز اگر بادبان نہین

یون تو تمام سو ہے بدن مین زبان مری
لیکن ہو جس سے حمد تری وہ زبان نہین

دانا ہی دہر کیون نہ ہمین روزگار مین
یہ سر پہ آسیا ہی روان آسمان نہین

کیسر ہی زرد لالہ گلشن ہی سرخ رنگ
وہ کونسی بہار ہی جسمین خزان نہین

محفل مین کسطرح نہ رہون شمع سان خموش
ناکام کو زبان نہین لطف بیان نہین

بی عیب ہی فقط چمن داغہای دل
ورنہ بغیر خار کوئی بوستان نہین

مضمون ہر ایک نظم کو رفعت نشان کیون ہین
بہر زمین شعر اگر آسمان نہین

کیون رنگ پر ہین نہ سدا داغہای دل
ای باغبان ہمارے چمن مین خزان نہین

کیون زرد ہون شباب مین عشق حسین سے
موسم ہی یہ بہار کا فصل خزان نہین

محتاج غیر صنعت صانع نہین کبھی
درکار ذوالفقار کو سنگ فسان نہین

اشعار ۱۵

فاخر زمین شعر کے دنیا مین ماورا
وہ کونسی زمین ہی جہان آسمان نہین

سلام ۸۴

تیر ستم زدہ جو مجھسا کوئی ناتوان نہین
آنسو بھی آب تیغ کی صورت روان نہین

گھٹتی تھی شاہ زمین جو اکبر ہوئے شہید / قدرت خدا کی پیر تو ہی نوجوان نہین

اُٹھے نہ مثل نقش قدم گرکے راہ مین / بیمار کربلا سا کوئی ناتوان نہین

ہمدردِ شبیہ نبی کا جو ہی خیال / برچھی کی نیزہ کان ہی دلکی کمان نہین

داغِ غم حسین سے کیونکر مین دون مثال / پھول اس روش کا باغِ ارم مین یہان نہین

گہ گھاٹ پر ہی جانب صحرا کبھی علم / اک ذوالفقار شاہ کا جلوہ کہان نہین

سینے کا داغ کیون نہین دیکھو جگر / وہ باغ یہ ہی جسکا کوئی باغبان نہین

لوثِ گنہ سے پاک نہ کیونکر ہون مومنین / آبِ روان سی کم مری اشکِ روان نہین

رنگین مزاج کیون نہ کثافت سی پاک ہون / روشن ہی یہ کہ آتش گلمین دھوان نہین

دو عیب بات منھ سے نہ نکلے محال ہی / خالی ہو حرف سی کوئی ایسا بیان نہین

چہرہ اُتر گیا ہی عطش سے جو شاہ کا / تصویر کیطرح تن زینب مین جان نہین

ماہی فلوس وار ہی مہتاب داغدار / ضرب ابوتراب کا سکہ کہان نہین

روشن ہی حسن مہدی دین سی زمین عرش | اس ایک نور پاک کا جلوہ کہان نہین

ہاتف بھی سنکی ہی مری تاریخ مین شریک | فکر جدید کا مری شہرہ کہان نہین

۱۲۹۰ھ

اشعار ۲۳

نکلے کا پھر جہان مین کوئی کام کیا بھلا

فاخر اگر زبان طلاقت نشان نہین

سلام ۴۹

موسی کیطرح کیون نہو لکنت بیان مین | کانٹی پڑی ہین پیاس سی تشنہ کی زبان مین

باتین نبی سی جبکہ ہوئین لامکان مین | شیر خدا کی صاف صدا آئی کان مین

دم آیا بید مومنین تو جان آئی جان مین | خون پونچھ کر جو تیغ رکھی شہ نے میان مین

کہتی تھی شہ کہ جنگ تھی کیون یہ ہو یادگار | ہوگا نہ معرکہ کبھی ایسا جہان مین

حربونکی ابتری ہوئی یون تیغ شاہ سے | پیکان نہ تیر مین تھی نہ چلہ کمان مین

شہ نے کہا یہ فوج سی جب مین مری وہی | جسکا کہ نام لیتی ہو تم سب اذان مین

چھوٹا نہ بعد قتل بھی عباس سے فرات | مرکر بھی فرق آیا نہ کچھ آن بان مین

کہتے تھے اہل شام اسیرون کو دیکھکر — جکڑے ہین آہوان حرم ریسمان مین

کیونکر دہل نہ جائین یتیمان شاہ دین — آئی صدا دہل کی جو بچونکے کان مین

دیکھا جو رعب ضیغم ضرغام ذوالجلال — جرأت رہی نہ پیر مین اور نہ جوان مین

سبط نبی کے قتل کا اُسدم یقین ہوا — آئی صدا جو باجون کی رانڈونکے کان مین

پہنچی جو تیر آہ بنی فاطمہ وہان — سوراخ مثل ابر ہوا آسمان مین

کرتا سوال آب کا بے شیر کسطرح — طاقت نہ لب ہلانے کی تھی بیزبان مین

زینب شبیہ فاطمہ زہرا تھین ہوبہو — حسن و جمال و شکل شمائل مین شان مین

اُلفت سے حُر کی شہ کو زیادہ نہ کیون ہو چاہ — ہے فرق میزبان مین اور میہمان مین

نیزہ پہ سر تو شاہ کا ہے مثل آفتاب — قائم نہ کسطرح ہو قیامت جہان مین

بیت اُٹھائی شیب مین کربل جو انکی — ایوب ہی ٹھہرتے نہ اس امتحان مین

تاریکی لحد سے نہ اُلجھن ہو دلکو کیون — ہوتا ہے خوف راتکو خالی مکان مین

گھبرا کے آنکھیں کھولدین عشق حسینؑ نے | نسبت علی کی آئی جو آواز کان مین
آئی تڑپ کے تیغ و سپہ چپ یہ تو غل ہوا | لو برق ذوالفقار گری اصفہان مین
پہونچے رسولؐ پردۂ قدرت کے پاس جب | گفتگو کیے کلام خدا کی زبان مین
آئی ندا یہ غیب سے اے قتل شاہدین | ثابت قدم حسینؑ رہا امتحان مین

اشعار ۳۶

فاخر کیون ہو ن ثانی سحبان مین خلق مین
ہے فیض مدح شہ سے فصاحت بیان مین

سلام

عاجز ہون مین تو گیسوے شہ کی مثال مین | کیونکر نہ خون خشک ہو ناف غزال مین
بل کب ہین ابروان شہ خوش خصال مین | جوہر چمک رہے ہین یہ تیغ ہلال مین
اشک غم حسینؑ سے کی اسنے ہمسری | شبنم نہ تر ہو کیون عرق انفعال مین
اللہ رے صبر ظلم و جفا پر سہا کیے | خوش خوش رہے حسینؑ ہجوم ملال مین
خواہش عروس قبر کی کسطرح مین و کہون | راحت فراق مین ہے تو ایذا وصال مین

فیضِ ثنائے شاہ نے شاعر کیا مجھے | داخل ہوا ہون دفترِ اہلِ کمال مین
بانو یہ بولی تیغِ خزان اسپہ کب چلی | پھل بھی نہ آنے پائے مری نونہال مین
اشکِ غمِ حسین کبھی ہین گر نہ شست و شو | تب چاہیے پھرے یہ دل مرا گردِ ملال مین
نسبت ہو ذوالفقار سے اب چرخ کیا اسے | یہ آب و تاب ہے کہین تیغِ ہلال مین
محشر مین ہو جو خجلتِ عصیان سے آب آب | پھر کیون نہ ڈوبے ڈوبے وہ عرقِ انفعال مین
کشتے ہین راہِ حق مین کیون سرخوشی | تعجیل و اہتمام ہے شہ کو وصال مین
آنسو نہین ہین موتی مژہ پر یہ جلوہ گر | گوندھا ہے مین نے موتیون کو بال بال مین
نازان نہین کمال پہ اپنے مثالِ بدر | اک آدھ ہو گا نقص بھی اہلِ کمال مین
پیہ زہر اور نیلگی ڈھالو نگی جل جل کی نسل کو | برقِ نگاہِ شہ جو گریگی جلال مین
عابد کھڑے ہون تخت پہ بیٹھا ہو روسیاہ | کیا بس کسی کا مصلحتِ ذوالجلال مین
دیکھا کرین نہ غور سے کیون سبطِ مصطفیٰ | حسنِ نبی ہے اکبرِ یوسف جمال مین

گیسو نگر رہی نہ یاد رخ شہ مجھے سدا
آتی نہیں خزاں کبھی باغ خیال میں

الجھن سے ہیں بچاؤ ن نکیون قلب زار کو
کھلتی ہی مشکلو نمیں گرہ پڑ کے بال میں

شیر خدا کے لال کا جب بھی رکے نہ وار
فولاد بھی ملا ہو جو گینڈے کی ڈھال میں

مانگو سے ایک تل بھی ملیگا نہ اوحرص
نقطہ نہیں ہے دیکھ لے لفظ سوال میں

تر خونمیں ہین جو گیسوئے مشکین شاہ دین
پیدا ہوا ہو لہو کی بھی مشک غزال میں

کیا ابروان شاہ سے کرتا ہی ہمسری
دو تین روز تک ہی شباہت ہلال میں

آنکھیں یہ لال لال ہین کب اس شاہ کی
بادہ بھرا ہی ساغر چشم غزال میں

کیون گوش وچشم خلق نہ اکبر پہ ہون فدا
داؤد ہیں یہ لحن میں احمد جمال میں

اکبر ادھر دہین ہاتھون کو کب نیچے اخرق پر
پرتو فگن ہی بدر کا جلوہ ہلال میں

ای توبہ کا فرون سے طلب آب شہ کرین
آتی نہیں یہ بات ہماری خیال میں

شرم وحیا سے بیوہ قاسم کے ذکر سے
تر ہو گیا ہون میں عرق انفعال میں

اکبر جوان بھی ہوے مرنے کے قابل بھی ہو گیے
کیا کچھ نہ ہو گیا اسی اٹھارہ سال مین

اشعار ۲۰

دنیاے دوں کی مکر سے فاخرؔ بچے رہو
دیکھو پھنسے نہ طائر دل جا کے جال مین

سلام ۱۵

ردیف واو

ملی ہین شیر کے دل شاہ کے جوانونکو
کہ بڑھ کے چھاتیون پہ لیتے ہین سنانونکو

وغا کی دولہ کیونکر نہون جوانونکو
نثار شاہ پہ کرنا ہی اپنی جانون کو

وغا کا جوش جو آیا ہی نوجوانون کو
چلے ہین اسپ چباتے ہوے دہانونکو

سوال آب کا کیا کرتے خود علی اصغر
بھلا کلام سے کیا کام بے زبانونکو

عزیز دلکو نہ کیون ہین غم و ملال و الم
کہ دوست رکھتے ہین دنیا مین میہمانونکو

مقابلے مین علم لیکے آے جب اعدا
جھپٹ کے چھینا علمدار نے نشانونکو

یہ ظلم ہو گئی سجاد زار پر ورنہ
کہین پنہاتے ہین زنجیر ناتوانون کو

بیان جو قصہ دلچسپ جرات شہ ہو | سنو نہ پھر کوئی رستم کی داستانون کو

یہ بولی فوج سے شہ لن ترانیان نہ کرو | زبان دراز کرو بند اب زبانون کو

کوئی اسیر نہ چلا کر روئے زندان مین | یہ حکم آیا ہے حاکم کا پاسبانون کو

کسی مین نظم جو معراج مصطفیٰ کی حال | زمین شعر بنایا ہے آسمانون کو

خبر سنی جو اسیران شہ کے آنے کی | کیا یزید نے آراستہ دوکانون کو

غم حسین مین دوران سر ہے آٹھ پہر | یہ گردشین نہین بیکار آسمانون کو

کڑک سے ڈر گئے اطفال گود یون مین ادھر | کمان کشون نے جو کھینچا ادھر کمانون کو

صدا شکست کی کانون مین فوج کی آئی | بنا ہے گوش تلک کھینچا جب کمانون کو

فلک سے تیر پیا پے چلے ندامت کے | پے صغیر جو کھینچا ادھر کمانون کو

بلا کو شاہ کو شیر سے خوب کی دعوت | دیا نہ قطرہ بھی پانی کا میہمانون کو

وطن سے نکلے ہین شبیر ایسی گرمی مین | کہ چھوڑتے نہین طائر بھی آشیانون کو

یہ تشنہ سے حُر نے کہا انکو بھی ملے پانی | فرس کھڑی ہین نکالی ہوئی زبانون کو

سنا ہے بعد شہادت حسینؑ کے فاخر
زمین کیطرح تزلزل تھا آسمانون کو

سلام ۱۵ — اشعار

اٹھا ہے شہ نے غیظ مین رخسے نقاب کو | رعشہ نہ کیون ہو خوف سے آفتاب کو

پایا نہ کچھ ہوا نے بھی شہ کے عقاب کو | صرصر مین جو ہو گئی جنبش رکاب کو

کیونکر فرس پہ نور الٰہی نہ ہو سوار | دیدِ قدم کا شوق ہے چشمِ رکاب کو

دعویٰ جبین و خالِ رخِ شہ سے ہے عبث | زہرہ کو مشتری کو مہ و آفتاب کو

ہے جستجوے ساقیِ کوثر اسے مدام | گردش عبث نہین قدحِ آفتاب کو

اک دم کی زیست بحرِ فنا مین ملی اسے | کیونکر کہون مین گنبدِ گردان حباب کو

تشنہ کشی ہو ماہیِ بے آب پیاس سے | کیونکر سکون ہو اس دل پر اضطراب کو

اکبر کو زین سے گرتے ہوے شہ نے دی صدا | بیٹا سنبھالو سبط رسالتمآب کو

نیزے لگا لگا کے سپاہ یزید نے
زین سے گرا دیا شہ گردوں رکاب کو

شہ نے کہا یہ فوج سے اسکا پسر ہون مین
جسنے اوکھاڑا جنگ مین خیبر کے باب کو

بعد وفات است عاصی کیواسطے
چھوڑا نبی نے آل کو حق کی کتاب کو

سوز غم حسینؑ تو روز ازل سے ہے
کیونکر ہمیشہ تپ نہ ہے آفتاب کو

برچھی جو کھینچی سینہ اکبر سے شاہ نے
غش آگیا شبیہ رسالت مآب کو

شہ کہتے تھے کہ صورت بسمل نہ ہو طپان
یارب تو صبر دے دل پر اضطراب کو

رخسار شاہ سے جو کبھی کی تھی ہمسری
فردوس مین جگہ نہ ملی آفتاب کو

شہ کہتے تھے جوانی اکبر نے اے بہن
دکھلا دیا شباب رسالت مآب کو

اشعار ۱۵	نوبت جب آئے قبر مین فاخر سے یا علیؑ آسان کیجیے گا سوال وجواب کو	سلام ۵۲

ردیف ہاے ہوز

ہر دم رہی علی ولی مصطفے کے ساتھ
معراج مین بھی آپ تھے خیر الوری کے ساتھ

آنسو رواں ہین یون ہی آہ رسا کے ساتھ
ہوتی ہے جس طرح کبھی بارش ہوا کے ساتھ

جاری ہین اشک آنکھون سے ہچکی کے ساتھ یون
جیسے رواں ہو قافلہ بانگ درا کے ساتھ

عبد اللہ حسن نے کہا وقت قتل شاہ
مین بھی گلا کٹاؤنگا اپنے چچا کے ساتھ

پیاسا شہید خنجر بے آب سے کیا
کیا دشمنی تھی شمر کو شاہ ہدا کے ساتھ

مان سے دم وداع یہ بیمار نے کہا
مین بھی چلونگی سبط رسول خدا کے ساتھ

ہو قبر شہ کے پاس نکیون تربت حبیب
لازم ہے آشنا کو رہے آشنا کے ساتھ

نکلے مدد کو شاہ کی فوج یزید سے
بھائی پسر غلام حر باوفا کے ساتھ

ہمراہ تا بہ گور زمانے مین سب ہین دوست
دفن آشنا ہوا نہ کوئی آشنا کے ساتھ

کہتی ہوئی وطن سے چلی یہ شہ زمان
ہمراہ ہے قضا مری مین ہون قضا کے ساتھ

انصار شاہ کی یہ رفاقت تھی مر کے بھی
نیزون پہ سر ہی سر شاہ ہدا کے ساتھ

صغرا یہ بولی زیست کی پھر کیا امید ہو
پانی بھی جب گلے سے نہ اترے دوا کے ساتھ

سچ ہے کہ وقت بد میں کسیکا کوئی نہین
ہفتاد و دو ہی رہگئے شاہِ ہدا کے ساتھ

کیون سمجھون ذوالفقار کو مثل علی شہ ایک
لاسیف کی صدا بھی تو تھی لافتا کے ساتھ

اشعار ۲۱

فاخرؔ نہ جستجو یہ ہین نہ نبی ہے حق جدا
ہمراہ ہے علی کے خدا یہ خدا کے ساتھ

سلام ۵۳

مریم سی سیکڑون ہین کنیزان فاطمہ
کیا ہو بیان فضل علی شان فاطمہ

جن و ملک سی کیا ہو بیان شان فاطمہ
ایزد ہو جبکہ آپ ثنا خوان فاطمہ

جب ہاتھ مین حشر کو دامان فاطمہ
جائین نہ کیون جنا مین غلامان فاطمہ

ای ہمصفیر و جب ہین ثنا خوان فاطمہ
پھر کیون نہ ہین ہو ن بلبل بستان فاطمہ

سایہ فگن طیور رہے سر پہ شاہ کے
پہونچا جو کربلا مین سلیمان فاطمہ

باد خزان چلی جو ریاض بتول پہ
گل دوپہر مین لٹ گیا بستان فاطمہ

نیزے سے لگائی زاکب دوش رسول کو ۔ زین سے گرا زمین پہ گل وجان فاطمہ

بے آب و بے غذا تو گیا گھر سے شاہ کے ۔ حر کیوں نہ ہو بہشت میں مہمان فاطمہ

انصار جبکہ سبط نبی پر فدا ہوئے ۔ ہونے لگے شہید جوانان فاطمہ

مقتل میں شہیدوں کی لاشیں پڑی ہیں کب ۔ پھولوں سے ہے بسا ہوا بستان فاطمہ

چلتی اگر نہ باد مخالف جہان میں ۔ پھر گل نہ ہوتی شمع شبستان فاطمہ

حقا کہ ہو امام سوم شاہ مشرقین ۔ جسم رسول و روح علی جان فاطمہ

بے آب پسر جو روئیں مثال ابر ۔ تر آنسوؤں سے ہو گیا دامان فاطمہ

اندھیر کس طرح نہ ہو پھر مشرقین میں ۔ جب ہو غروب مہر درخشان فاطمہ

حسن و جمال صورت و سیرت میں شکل میں ۔ زینب تھیں اپنے خلق میں ہمشان فاطمہ

روباہ کی طرح سے گریزان ہوئے عدو ۔ گو تھا جو رن میں شیر نیستان فاطمہ

پردہ نہ فاش ہوگا گناہوں کا روز حشر ۔ یارب ہو میرے ہاتھ میں دامان فاطمہ

دو دن کی بھوک پیاس مین لاکھونکو دی شکست
کیا کیا لڑی ہین رن مین جوانان فاطمہ

جنت مین وقت ذبح شہ مشرقین کے
دامن تلک پھٹا چاک گریبان فاطمہ

بازار شام مین یہ منادی کی تھی ندا
آتے ہین کربلا سے اسیران فاطمہ

اشعار ۱۴

فاخر عدو دوست پہ کچھ منحصر نہین
کس پر نہین جہان مین احسان فاطمہ

سلام ۵۴

ردیف یای تحتانی

جبریل کی آتی تھی صدا چرخ کہن سے
سن لو سر شبیر جدا ہو گیا تن سے

کہتی تھی سکینہ یہ سر شاہ زمن سے
فریاد ہی بابا مجھی باندھا ہی رسن سے

ای مونسو سر پیٹو یہ ہی وقت بکا کا
لپٹی ہین حرم لاش شہنشاہ زمن سے

اک کوک پڑی خیمہ مین وقت ہوئی ایسی
جس وقت کہ رخصت ہوی شہ اپنی بہن سے

یہ پیاس کی شدت تھی یہ آتشکی تھی گرمی
نکلی تھی زبان اصغر نادان کی دہن سے

پیاسی ہوئی صغرا تو کہا شاہ نے رو کر | سیراب کرے تمکو خدا نہر لبن سے
داماں قبا پہاڑ کی دی اپنی نشانی | رخصت ہوئی جب قاسم نوشاہ دولہن سے
دربار میں جب آل نبی آئی کھلے سر | حسرت کی نظر کی شہ والا نے لگن سے
جب شام سے پہونچے حرم شاہ وطن میں | کہتے تھے یہ سجاد حزیں اپنی بہن سے
صغرا میں کہوں کیا جو مصیبت ہوئی مجھپر | بیمار تھا بازو مرے باندھے تھے رسن سے
افسوس جو گل کھلنے نہ پائے تھے قضا نے | توڑا انھیں پھولونکو شہ دیں کے چمن سے
کبرا سے نہ نا شاد دولھن ہوگی جہان میں | کنگنا نہ کھلا تھا کہ بندھے ہاتھ رسن سے
کہتی تھی سکینہ مرا دم گھٹتا ہے بھیا | صدقے گئی گردن مری کھلوا دو رسن سے

اشعار ۱۵	فاخر کو بلائیں شہ دیں روضہ پہ اپنے ہر وقت یہ ہی عرض مری شاہ زمن سے	سلام ۵۵

رخ حسین پہ جبتک نقاب باقی ہے | فلک پہ مہر کو اک اضطراب باقی ہے

جہاد شاہ کا یہ رعب و داب باقی ہی | ہنوز نہین ہی یہ جگر مین آب باقی ہی

ازل سی مست مئے حب حیدری ہون فلک | نہین ہی خواب خمار شراب باقی ہی

قفس مین کیسی ین ہو تسکین بلبل شیدا | سکون قلب کو حوض گلاب باقی ہی

دعا سی ہاتھ کو روکی کھڑی ہین یون شبیر | شکن جبین پہ ہی رخ پر عتاب باقی ہی

کہا یہ شاہ نے کسطرح دون رضا بھائی | ابھی شبیہ رسالت مآب باقی ہی

محال ہی جو نشان بجای شاہ مٹے | درم رہیگا جو چشم حباب باقی ہی

محیط دہر مین پوچھو نہ کچھ ثبات بشر | سمجھ لو بحر مین کبتک حباب باقی ہی

روانہ ہو گئے سر پر جناب زینب کے | یہی حسین کو بس اضطراب باقی ہی

عذاب کا بھی نہوگا شمار محشر مین | غم حسین اگر بے حساب باقی ہی

کہا یہ شاہ نے کیونکر لڑونگا اکھون سے | نہ تن مین تاب و توان نا شباب باقی ہی

نہین ہی نرگس گلگون شاہ مین آنسو | گلون کی جام مین شبنم کا آب باقی ہی

ہو دل مین داغ تو صبر و قرار خاک سے
فنا کتان کو ہو گر ماہتاب باقی ہی

الٰہی خوب نبے مجھسی اور فرشتون سے
بڑا لحد کا حساب و کتاب باقی ہی

اشعار

وہ ظلم کیا ہوے تھی شہ پہ جس سے اے فخر
غریب و بیکس و مضطر و خطاب باقی ہی

سلام ۵۶

جو فیض نور رخ بوتراب باقی ہی
تو مہر و ماہ مین بھی آب و تاب باقی ہی

رخ حسین مین وہ آب و تاب باقی ہی
کہ مہر و ماہ کو جس سی حجاب باقی ہی

رخ حسین سی سر کی ہوئی ہی کچھ جو نقاب
غروب کچھ ہی تو کچھ آفتاب باقی ہی

سفید بال ہون سر پر تو صاف پیری ہے
خضاب کرنے سی فرضی شباب باقی ہی

عدو تو پیتی ہین بھر بھر کی جام دریا سے
پئے حسین فقط قحط آب باقی ہی

شہید ہو گئی اکبر حسین زندہ ہین
نہین ہی ماہ مگر آفتاب باقی ہی

خط حسین سے کیون نہ رہنمائی خلق
ہدایتون کو خدا کی کتاب باقی ہی

برسکی دیدۂ تر کہتی ہین غم شہ مین
کوئی زمانے مین اب بھی سراب باقی ہی

جو چشم تر ہی تو داغ جگر بھی تازہ ہین
چمن ہرے ہین اگر جوئے آب باقی ہی

چلی ہین شام کو سطرح اہلبیت حسینؑ
ردا ہی سر پہ نہ منھ پر نقاب باقی ہی

کہین عقاب پر ای نور حق سوار تو ہو
قدم کے دید کو چشم رکاب باقی ہی

رخ حسینؑ سے روشن نہ کیون ہو دشت تمام
کھلی ہی چاندنی گر ماہتاب باقی ہی

حرم کے پاس جو کچھ تھا وہ لیگئے اعدا
رخون پہ شرم کی بس اک نقاب باقی ہی

کہا یہ فوج سے سنکے حبیب نے دم جنگ
تن ضعیف مین روز شباب باقی ہی

چلین نہ شام سے کسطرح کربلا کو حرم
زیارت پسر بوتراب باقی ہی

اشعار ۱۸	چمک رہا ہی لحد مین بھی داغ دل فاخر ہوئی ہی رات مگر آفتاب باقی ہی	سلام ۵۷

مدنظر ہی مدح رسول زمان مجھے
نطق عبد دکھائیگی اردو زبان مجھے

منظور ہی ثنا شہ انس و جان نے مجھے — عیسیٰ نفسی جو ہو پاک وہ دی حق زبان مجھے

یہ شوق سوز غم ہی کہ پہونچا ہوں ایک طرح — آیا جہان نظر تہہ گردون دھوان مجھے

کہتے تھے شاہ ڈھونڈھ کی اکبر کدھر ہے تو — ملتا نہین تیرا مری یوسف نشان مجھے

بولی سکینہ صورت بسمل طپان ہون مین — یہ پیاس نے کیا ہی چچا نیم جان مجھے

گر دغم حسین اگر اور کچھ بڑھے — آتے نظر غبار کی صورت دھوان مجھے

کہتے تھے شاہ زخم نہین ہین برای شکر — اللہ نے دیے ہین ہزارون دہان مجھے

شہرہ ہی آفتاب قیامت کا حشر مین — دکھلائینگے یہ داغ جگر گریبان مجھے

جب ضعف بڑھ گیا تو یہ سجاد نے کہا — ایذا کمال دیتی ہین اب بیڑیان مجھے

ہون عندلیب باغ خزان دیدہ بتول — کیونکر نہو مثال قفس آشیان مجھے

کہتا تھا یہ شباب علی اکبر حسین — تھا موسم بہار کہ آئی خزان مجھے

سجاد کہتے تھے کہ مین پابند صبر ہون — پہنائینگے یہ نہ اہل خطا بیڑیان مجھے

کہتی تھے بعد خاتمۂ فوج شاہ دین
افسوس ہی کہ چھوڑ گیا کاروان مجھی

کہتی تھی شاہ رن مین جو اکبر ہوی شہید
کردیگا پیر ہای غم نوجوان مجھے

شہ نی کہا کہ ای عمرِ سعدِ روسیاہ
پڑھ لون نمازِ عصر جو تو دی امان مجھے

ای چرخ کیون نشانۂ تیرِ الم ہون
یاد آ گیا ہی اصغرِ ابرو کمان مجھے

کہتی تھی شاہ ہجرِ پسر مین پکار کے
تم تو سدھاری چھوڑ گئی نیم جان مجھے

تھی یہ صدای لاشۂ بی دفن شاہ دین
ملتی نہین زمین تہ آسمان مجھے

فاخر تو نوحہ خوان ہی عزای حسینؑ مین
تو بھی سنا دی بلبل شیدا فغان سے مجھے

اشعار ۱۰ — سلام ۵۸

کردینگی پاک جرم سی اشک روان مجھی
پہونچائیگا بہشت مین یہ کاروان مجھی

منظور وصفِ ساقیِ کوثر ہی ای کریم
دی مثلِ موج شستہ و رفتہ زبان مجھے

یارب یکسر طریقہ سے اہل عدم گئے
آئی نظر نہ گردِ رہِ کاروان مجھی

رہتی ہی یاد سینۂ ہمشکل مصطفےٰ
پھر کسطرح نہو دل مضطر سنان مجھے

رضوان تو ہی چمن کیطرف رُخ نہ مین کرون
گر باغ کربلا مین ملا آشیان مجھے

کہتی تھی شاہ اے علی اکبر کہان ہو آپ
دکھلاؤ بار بار نہ سوکھی زبان مجھے

بولی حبیب تیر سا جاؤنگا فوج پر
پیری نے گو کیا ہی سراپا کمان مجھے

زینب یہ بولی صبح کا تارہ عیان ہوا
اکبر مین صدقے جاؤن سنا دو اذان مجھے

کہتا تھا شمر دونگا نہ شہ کو جرعۂ آب تیغ
سو بار بھی دکھائین جو سوکھی زبان مجھے

جسدم نظر پڑی رخِ ماہِ بتول پر
تارِ نگاہ ہوگیا تارِ کتان مجھے

آہین غمِ حسین کی رکھون نکیون عزیز
لیجائینگی بہشت مین یہ آندھیان مجھے

تھا عندلیب گلشن خاتون روزگار
ملتا نہ باغِ خلد مین کیون آشیان مجھے

کہتی تھی لاش شاہ وہ عالیمقام ہون
ملتی نہین زمین تہِ آسمان مجھے

مین آشنائے نالۂ شبگیر ہون فلک
مرغ سحر سنائین بھلا کیا اذان مجھے

حدنی کہا کہ نارسی پہونچا مین نور تک
لائی مری نصیب لبنی کہان مجھے

روشن مثال شمع ہون بجر جہان مین
پھر کسطرح سی گل نکرین آندھیان مجھے

لکھتا ہون مدح تیزی رفتار اسپ شاہ
رخش قلم نہ کیون نظر آئی روان مجھے

لکھتا ہون مدح نکہت گیسوی شاہ دین
کیونکر نہو زبان قلم عطردان مجھے

اشعار ۱۹

فاخر کی یہ دعا ہی خدای کریم سے
دکھلا دی اب ظہور امام زمان مجھے

سلام ۱۵۹

اشکون کی تری نرگس جادو مین نہین ہے
خون نام کو جسم شہ خوشخو مین نہین ہے

شبیر ہین تنہا کوئی اردو مین نہین ہے
اصغر کے سوا ایک بھی پہلو مین نہین ہے

تشبیہ مین کیا دون فرس و ردین سے
یہ چال یہ شوخی دم آہو مین نہین ہے

شہ کہتے تھے لو دیکھ لو بیکس کے بھی حملے
گو زور وہ اب ساعد و بازو مین نہین ہے

کیون فرقت اکبر کا تصور نہو مجھکو
ہی سر و سہی دل مرے پہلو مین نہین ہے

مرحب سے علی کہتے تھے لڑ جم کے جفا جو
تجھسا تو بہادر کوئی اردو مین نہین ہے

ہندی مین ہو گیا مصحف دہر اکی ثنا مین
قرآن عربی مین ہے یہ اردو مین نہین ہے

جیسی خلش خار غم شاہ ہے دلمین
وہ نیش زنی تو کسی بچھو مین نہین ہے

کسطرح سے دم نکلے غزالون کا نہ اسپر
کچھ خون کے سوا نافۂ آہو مین نہین ہے

جسطرح کی ہے گیسوی شبیر مین نکہت
اسطرح کی خوشبو گل شبو مین نہین ہے

یہ پیاس ہے پاس آنکھونکی لائی ہین نگا مین
اک اشک بھی پہنچکے چلو مین نہین ہے

رہرو نہ ہو کیون کاکل شہ کا دل صد چاک
جز شانہ کوئی کوچۂ گیسو مین نہین ہے

تشبیہ مین شہباز سے دیتا اسے لیکن
خو صید کی شاہین تراز و مین نہین ہے

اڑتا ہے یہ بوقت وغا دشت مین کیونکر
پرواز جو اسپ شہ خوشخو مین نہین ہے

مرجھا گیا رن مین گل تر کہتی تھی بانو
خوشبو وہ مری تکیۂ زانو مین نہین ہے

زینب نے کہا دیکھکے لاشونکو پسر کے
مین کیا کرون دل اب مرا قابو مین نہین ہے

شہ نے کہا اصغر نے جو لب خشک دکھائے
ای جان پدر آب تو قابو مین نہین ہے

اُف اُف چلی جاتی ہین بن کہتی تھی ناری
کیا آگ تو تیغ شہ خوشخو مین نہین ہے

کچھ سوچ کے کہتے تھے یہ عباس دم جنگ
افسوس کہ دریا مرے قابو مین نہین ہے

فاخر ہی جو ضو ذرہ مین خاک در شہ کی
وہ نور وہ تابندگی جگنو مین نہین ہے

اشکو مین تڑپ ہی وہ جگنو مین نہین ہے
پانی تو کہین تو کا آنسو مین نہین ہے

آرام جگر آج جو پہلو مین نہین ہے
دل بانوی ناشاد کا قابو مین نہین ہے

آنکھونسی یہ چشمک تھی لب سرور دین کی
اعجاز مین جو حسن ہی جادو مین نہین ہے

بولا یہ عمر توڑین صفین جب دم پیکار
اب ضعف و نقاہت شہ خوشخو مین نہین ہے

کیونکر بجز مین ہم وزن اشعار مرے ہون
بیشی و کمی سنگ ترازو مین نہین ہے

جو طفل سرشک آنکھونکو بھرتی مین طرار
وہ جست وہ رم بچہ آہو مین نہین ہے

ہنس ہنس کے کہتی تھی عمر سے ستم آرا — خاک اڑتی ہے شہ کی کوئی اردو مین نہین ہے

کیونکر صدف چشم کو قدر انکی نہووے — کیا آبرو ہے زر مرے آنسو مین نہین ہے

سوفار کے مانند ہے پیکان بھی سرخ — اصغر کا لہو تیر سہ پہلو مین نہین ہے

زخم تن صد چاک جو ہو جاتے تھے نیلے — کچھ زہر تو تیغ شہ خوشخو مین نہین ہے

تشبیہ قد اکبر گل رو سے ہو کیونکر — اک پھول بھی تو سرو لب جو مین نہین ہے

یون بند پے شہ کی گرے افواج ز رستے — رہرو کا پتہ کوچہ گیسو مین نہین ہے

کسطرح حرم سے شہ سوا اسکی ہو حسرت — اصنام کی جا کعبہ ابرو مین نہین ہے

شہ کی صف مژگان قرین بھی کہی ہے چپ — سرمہ کا نشان نرگس جادو مین نہین ہے

پلکین جو تصدق ہوئین شہ کی بھون پر — کیا طوف نسا کعبہ ابرو مین نہین ہے

کیون داغ غم شہ نہ ہو دلسے جدا ان — خورشید جہانتاب بھی مہرو مین نہین ہے

شہ کہتے تھے بیتابی کی کیا تیغ کو کھینچون — طاقت کے ٹوٹے ہوئے بازو مین نہین ہے

صغرا نے کہا خیر سبھونکی ہو الٰہی — یہ کیا ہی دل اسوقت جو قابو مین نہین ہے
آئی ہے جو بو ضیغم ضرغام خدا کی — گھوڑا کسی اسوار کے قابو مین نہین ہے
بانو کو جو یا د رخ اکبر مین ہی سکتا — پر تو مگر آئینہ زانو مین نہین ہے

کسطرح نہ آرام سی تربت مین مین سوؤن
فاخر دل مضطر مری پہلو مین نہین ہے

شہ جو پابند لڑائی مین سپر کی ہوتے — جسم پر پھر نہ کبھی تیغ کی چرکی ہوتے
دو سیہ پھر نہ کبھی شمس و قمر کے ہوتے — گر مقابل یہ مری داغ جگر کے ہوتے
ٹکڑے گر آنسوؤنمین قلب و جگر کی ہوتے — دھوکر اشکو نپہ مرے لعل گہر کے ہوتے
غیظ سی دیکھتی فوجونکو جو حضرت دم جنگ — سیکڑون ان مین ہدف تیر نظر کے ہوتے
بولی ازرق سی یہ قاسم کہ بہادر تھا اگر — پہنچے اک گام قدم تیری نہ سر کے ہوتے
وعدہ طفلی سی تو سر کا تھا کیا خالق سے — شاہ مشتاق نہ کیون تیغ دو سر کے ہوتے

ابروی شاہ کا مردم سے اشارہ یہ تھا
حربی بیکار ہیں سب تیغ دو سر کے ہوتے

آنکھیں صغرا کی وا رہتی ہیں شبیہ پیمبر
کان مشتاق نہ کس طرح خبر کے ہوتے

برق شمشیر علی گرتی اگر ڈھالوں پر
لگتے اڑ اڑ کے ہوا پر نہ سپر کے ہوتے

قصد شہ دیکھ کے میداں کا یہ اکبر نے کہا
جاتے مرنے کے لیے باپ پسر کے ہوتے

جوش گریہ سے جو پھر نوح کا آتا طوفاں
شہر کیونکر نہ مرے دیدۂ تر کے ہوتے

شاہ کہتے تھے کہ ہے خاک مرے جینے پر
برچھی سینہ پہ پسر کھائے پدر کے ہوتے

حضرت آدم و حوا کا جو رہنا ہوتا
خلد میں پھر بنی آدم کے نہ تر کے ہوتے

ہوتی جب مشتہر اشک عزائے غم شاہ
جوہر اسوقت عیاں اہل نظر کے ہوتے

صبح عاشور کو بڑھ جاتی جو لکی وہ دکن
پار کانٹوں کے مرے شور جگر کے ہوتے

دیکھتا وادی پرخار جو میں عابد کے
تلوے افگار مرے پاے نظر کے ہوتے

مرکے بھی ساتھ جو ہوتا غم سرور کا
داغ دل میں نہ مرے زاد سفر کے ہوتے

چمکین شعلہ شمشیر علی سے جبتین
چارون روشن جو کبھی داغ سپر کے ہوتے

کربلا ماہ محرم مین پہونچنا تھا ضرور
شاہ مشتاق نہ کسطرح سفر کے ہوتے

زمزمہ سنتی جو یادِ گل زہرا مین مرے
چہچہے اور ہی مرغان سحر کے ہوتے

سوزشِ زخم جگر ایک ہی شب مین جاتی
گر اثر مرہم کافور سحر کے ہوتے

تیرگی چہرۂ شب کی تو مٹاتی اسنے
کیا اثر اور طباشیر سحر کے ہوتے

لحن داؤدی مین دیتی علی اکبر جو اذان
ناطقے بند نہ مرغان سحر کے ہوتے

سر فدا کرتے اسیطرح رفیقان حسینؑ
زندہ سو بار اگر خلق مین مر کے ہوتے

شہ سے زینب نے کہا انکو بھی کرتی مین فدا
گر کہین لخت جگر لخت جگر کے ہوتے

نزع مین یاد نہ آتے اگر انصار حسین
ٹکڑے ہی ہفتاد نہ شبیر کے جگر کے ہوتے

عون کہتی تھی عبث رایت حیدر کی ہے فکر
ہونگے حقدار نواسے ہی پیمبر کے ہوتے

یاد اصغر مین یہ ماں کہتی تھی واری آؤ
شب کو رہتا ہی کوئی دشت مین گھر کے ہوتے

تھی شہیدونکی ورا تو ازل سی ثابت
کسطرح خفین شہادت کی نہ تر کے ہوتے

یاد اکبر مین جو آجاتی مجھے یاد حسین
ٹکڑے فاخر نہ مرے قلب و جگر کے ہوتے

چشم سی جب شاہ کی آنسو چھلک کر گر پڑے
خلد مین جام شراب روح پرور گر پڑے

زین جب گھوڑے سی ہمشکل پیمبر گر پڑے
ہاے محبوب خدا فرما کے سرور گر پڑے

ذو الفقار حیدری سی کٹ کے یون سر گر پڑے
ٹوٹ کر شاخون سی جیسی پھل زمین پر گر پڑے

قتل ہو کر شہ سا وارث جب زمین پر گر پڑے
خود بخود سر سی نکیون بانونکی چادر گر پڑے

کٹ گئے تیغ ظلم سی حضرت کی یاور گر پڑے
یا خدا کی عرش تاری زمین پر گر پڑے

ڈگمگا کر اسطرح گھوڑی سی سرور گر پڑے
رحل پر سی جسطرح قرآن زمین پر گر پڑے

چھد گئی تیر ستم سی مشک جب عباس کی
ہاتھ سی بچونکی چھٹ کر خالی ساغر گر پڑے

آگیا رونی مین جب دندان سرور کا خیال
اشک آنکھو نسی چمک کر مثل گوہر گر پڑے

انکی منھ کی سامنی کیونکر ٹھہین ڈھالین بھلا
کٹگئے جبن تلوار سی جبریل کے پر گر پڑے

شاہ کہتی تھی بہن بچنا اسی کا ہی محال
جسکے دم کیواسطے کنگر بہتر گر پڑے

دیکھ لی گر آب و تاب چہرۂ شبیر کو
خاک پر آئینہ کیصورت سکندر گر پڑے

آسمان روتا ہی بعد قتل ماہ فاطمہ
دور کیا گر اشک کیصورت ہر اختر گر پڑے

شاہ کہتی تھے نہین ملتا مجھی تیر النشان
کونسی جا میری اکبر میری دلبر گر پڑے

یون پی فریاد عشر بکو لب کوثر ہلے
آنکھ سی دیکھا کین حورین اور ساغر گر پڑے

دہشت شبیر سی لشکر کا یہ نقشہ ہوا
میانسی تیغین گرین ہاتھونسی خنجر گر پڑے

اسقدر تھی محو یاد ایزد باری مین شاہ
کچھ نہ سمجھی کب گئی اور کب بہتر گر پڑے

کیا وفاداری مین کامل تھی رفیقان حسین
زیر تیغ و زیر تیر و زیر خنجر گر پڑے

شاہ ذی الم سن مغیث جب کہا میدان مین
اٹھ کے سجاد حزین بالای بستر گر پڑے

نکلے دیکھے جب کا سب باہی شہ بو ملکا
ہی یقین گھوڑی سی اب سبط پیمبر گر پڑے

ضربت دندان محبوب خدا جب آئی یاد | جوہری کے ہاتھ سے لرزی کہ گوہر گر پڑے

اشعار ۱۵

کسطرح فاخر سلامی کا ہون پابند مین
آکے جب مضمون خود میرے قدم پر گر پڑے

سلام

آہون سے کیون نہ چادر اشک روان گری | طوفان آیا کشتیون سے بادبان گری
گھوڑے سے زخم کھا کے شہ انس و جان گرے | حیرت ہے کیون زمین پہ نہ یہ آسمان گرے
کسکی مجال بات کرے شہ سے وقت جنگ | بولی جو کوئی تیغ سے کٹکر زبان گری
کہتے تھے شاہ ڈھونڈھ کے اکبر کی لاش کو | آواز تو سناؤ کہ بیٹا کہان گری
عباس آہ کیون نکرین فرط ضعف سے | نزدیک ہے کہ ہاتھ سے چھٹ کر نشان گری
اک آہ گرم سے مری آئین پہ آفتین | آندھی اٹھی جہان چلی آسمان گری
آتا ہے ضعف حضرت سجاد زار یاد | اٹھ اٹھ کے کیون زمین پہ پھر ناتوان گری
کھائی جبھی شکست سپاہ یزید نے | جب ٹوٹ کر نشان ضلالت نشان گری

افتادہ لاکھوں دل ہیں نخدان شاہ میں
یوسف کیطرح چاہ میں ہو کاروان گرے

اسطرح آنسوؤں سے یہ تن منہدم ہوا
بارش کی فصل میں کوئی جیسے مکان گرے

پیری میں لخت دل نہ مژہ سے ہوں کیونکر روان
شاخوں سے پھول ٹوٹ کے وقت خزان گرے

عابد کو یاد آئی عزیزان رفتہ جب
اٹھ اٹھ کے مثل گرد رہِ کاروان گرے

اک جائی مرے غیر ونکو منظور کیا ہو خاک
ہم یان گرے تو سایہ ہمارا وہان گرے

پانی نہ مانگے خاک پہ گر کر بجز حسینؑ
جس پیر پر یہ کوہ غم نوجوان گرے

اشعار ۱۵

فاخر ضعیف ماتم عابد سے یہ ہوئے
اُٹھے نہ نقش پا کی طرح ہم جہان گرے

سلام

اسطرح تیغ شہ سے قوی تن جوان گرے
جسطرح اڑا اڑا کے زمین پر مکان گرے

اکبر جو رن میں کھاکے ستم کی سنان گرے
دل تھام کر زمین پہ امام زمان گرے

دیکھیں جو شہ کی ابرو و مژگان کی شبیہ
ہاتھوں سے اہل ظلم کے تیر و کمان گرے

نالاں جرس ہے قافلے والے ہیں اشک ریز — یارب کوئی نہ تھکے پس کارواں گرے

زخم سناں جو کھا کے گرے اکبر حسین — پس کسطرح اٹھے کہ امام زماں گرے

جس دم سموم تیغ شہ لافتا چلی — سر اڑ کے تن سے صورت برگ خزاں گرے

ہلچل ہے تیغ شاہ سے ستنا نہیں کوئی — بابچے پکار رہے ہیں سنبھالو نشاں گرے

اللہ رے ضعف حضرت سجاد ناتواں — آنکھوں نہ گر کے اشک کی صورت جہاں گرے

گر جوش عشق چاہ زنخدان شاہ ہو — یوسف ابھی کنوئیں میں مع کارواں گرے

ہلچل دکھائے قبر کا نقشہ کسطرح — لپٹی کفن سے فوج جو سر پر نشاں گرے

چھوڑیں جو دست آہ سے سجاد ناتواں — دنیا میں ابر مردہ کی صورت دھواں گرے

گلزار کربلا میں سکونت کا ہے یہ شوق — تنکے جیوں ہوا سے اڑ آشیاں گرے

پرواح کسطرح متحرک ہو دل مرا — کیونکر چلا جہاز اگر بادباں گرے

تلواریں بیشمار پڑیں جبکہ ایکبار — گھوڑے سے ڈگمگا کے امام زماں گرے

اشعار ۱۹	فاخر ارم میں پھل غم سرور کا یہ ملا اٹھا جو ہاتھ میوۂ باغ جنان گرا	سلام

کیا فیض تشنگی شہ ذی وقار ہی
جو اشک ہی مرا گہر آبدار ہی

روئے نقاب شاہ کا حسن آشکار ہی
یہ آفتاب اور رو وہ ابر بہار ہی

دل کو خیال اکبر رنگین عذار ہی
برچھی کی یہ نکان ہی کہ دل بیقرار ہی

شہ کی مصیبتوں کا ثبات آشکار ہی
صدمہ ہی جو وہ داغ دل بیقرار ہی

لکھتا ہوں وصف گیسوی خمدار شاہ میں
نقطہ ہی جو وہ نافۂ مشک تتار ہی

پیری میں بھی ہیں داغ غم شاہ رنگ پر
فصل خزان بھی باغ میں سرشار ہی

محتاج شاہ دین ہیں لحد اور کفن کی آہ
ایک چرخ بس یہ گردش لیل و نہار ہی

کہتی تھی شہ پسر سے نہ دونگا میں اذن جنگ
اصرار ہی تو خیر تمہیں اختیار ہی

ماتم میں شہ کے رہتی ہیں تازہ جگر کے داغ
یہ وہ چمن ہی جس میں ہمیشہ بہار ہی

جبتک بڑھیں حسین شہ عالم نبرد کو
بیتاب ہی حسام فرس بیقرار ہی

پانی بھی مانگتے نہیں بسمل نبرد مین
کیا ذوالفقار شاہ اسم آبدار ہی

سرعت وہ ذوالجناح امام زمان کی
شرمندہ جسسے آہوی ملک تتار ہی

تھا زندگی مین داغ غم شاہ جسکا نام
مرنے کے بعد اب وہ چراغ مزار ہی

رخسار شاہدین کی مین کسسے مثال دون
مہر فلک ہی زرد قمر داغ دار ہی

گلہای زخم سے ہی چمن وادی نبرد
کیا تیغ شاہ موج نسیم بہار ہی

بیتاب ہی غم شہ دین سے بھی زندگی
جسکو کہ موت کہتے ہین دلکا قرار ہی

کیون داغ دلکی پھول نثار ہی سر پہ شاہ
ہر آہ مری اشک نسیم بہار ہی

خواہان ہی قلب یا دل مژگان شاہ کا
ہی طرفہ سیر تیر کا جو باشکار ہی

اشعار ۱۳

فاخر سخن سے ہین یہ صدا دونگا یا علی
چلا آپ حضور کہ وقت فشار ہی

سلام

کیونکر شکست کفر کا مذہب پا چکے — دست خدا کی ہاتھ بتون کو گرا چکے

جیسے چمن بتول کا پژمردہ پا چکے — غنچے دلونکو باغ جہان سے اٹھا چکے

بچپن مین جو زبان سے کہا تھا دکھا دیا — سب گھر حسین امت جد پر لٹا چکے

اکبر کو خط مین فاطمہ صغرا نے یہ لکھا — بھائی نہ آپ آئے نہ مجھکو بلا چکے

اللہ ری حر اول ذی حرمت حسین — حورونکو اشتیاق ہی حر جلد آ چکے

کہتے تھے لوگ آکے مبارک ہو ای امیر — زین سے زمین پہ شاہ امم کو گرا چکے

چھڑکا دو آنسوؤن سے ہوا شہ پہ فرض عین — اصغر سے تشنہ لب کی جو تربت بنا چکے

کہتی تھی یہ سکینہ کوئی تو مجھے بتائے — دریا پہ مشک لے کے چچا جان جا چکے

نظرون مین کیون نہی کرہ تاریک ہو جہان — باد فنا جو شمع امامت بجھا چکے

اسوقت شہ نے ایک کو اذن وغا دیا — فوج عدو سے تیر ہزارون جب آ چکے

خیمہ جلا اسیر ہوئی بعد شاہ دین — کیا کیا ستم نہ حضرت عابد اٹھا چکے

اکبر کے غم مین شاہ نہ کیونکر ہون بیقرار
پوچھو یہ داغ اُنسی جو صدمہ اُٹھا چکے

جاتے ہین کربلا سے وطن پھر کے اہلبیت
دل کے چراغ شہ کی لحد پر جلا چکے

ہوگی اُسی کو قدر شہ مشرقین کی
سو کوہ غم جو ایک جگر پر اُٹھا چکے

اشعار ۱۵

فاخر غم حسینؑ مین یہ دیدۂ پرآب
فرد گنہ کی رو کے سیاہی ہٹا چکے

سلام

جب اُوج ماتم شہ والا مین پا چکے
آہ رسا سے عرش کا پایا ہلا چکے

ناوک عدو کی فوج سے پیہم جب آ چکے
حضرت بھی کچھ سمجھ کے پرونکو جما چکے

غل فوج مین ہوا کہ خبردار گھات سے
رخصت وغا کی حضرت عباس پا چکے

کہتے تھے اہل شہر مدینہ اوجڑ گیا
شبیر کربلا سے معلے بسا چکے

اُسوقت شاد شاد ہوئی دل سپاہ کے
پہلو کے بل حسین کو جسدم گرا چکے

شوق جنان مین کہتی تھی انصار شاہ دین
یارب ہماری موت کہین جلد آ چکے

اکسطرح فرس پہ تھمی سرورزمان
برچھی لگی خدنگ پڑی تیغ کھا چکے

باجی بجائے فتح کے فوج یزید نے
گھوڑے سے جبکہ سبط نبی کو گرا چکے

صحرای کربلا نہ منور ہو کسطرح
رخسی نقاب سید والا اٹھا چکے

کھنچ تھی شاہ صبر دی اسوقت ای کرم
جب نور عین سامنے آنکھیں پھرا چکے

دیکھی نگاہ بھرکے دہ ابرو حسین کے
منھ پر ہزار بار جو تلوار کھا چکے

دیکھیں اب اشک ماتم شبیر کیا کرین
داغ جگر تو ماہ مین وصبا لگا چکے

مدت کے بعد پائی ہی یہ سایہ شہ نے قبر
ای کاش گردباد بھی گنبد بنا چکے

اوس پیر ناتوان کا بکیون نہیں جھکا جی دل
فرزند نوجوان کا جو لاشہ اٹھا چکے

سلام	فاخر یہ سب مہارت ماہر کا فیض ہی اسطرح مین جو زور طبیعت دکھا چکے	اشعار ۱۷

اتنے ہی کربلا مین یہ توقیر ہو گئی
جنت عطای شاہ سے جاگیر ہو گئی

جب ابروئے حسین کی تاثیر ہو گئی
ہر آہ جھک کے صورت شمشیر ہو گئی

جب دلکو یاد اصغر بے شیر ہو گئی
آہ جگر ہوائی پر تیر ہو گئی

نوٹ گنہ سے پاک کیونکر ہون ہر مین
آب روان اشک سے تطہیر ہو گئی

در در پھرایا قید کیا چھین لی ردا
کیا کیا نہ اہلبیت کی توقیر ہو گئی

نقشہ فراق کا جو دکھایا حسین نے
زینب خموش صورت تصویر ہو گئی

شہ بولے جلد سب رفقا تو گذر گئے
لیکن ہماری موت مین تاخیر ہو گئی

صغرا یہ بولی سمجھو نگی نسخہ شفا کا مین
حاصل جو شہ کے ہاتھ کی تحریر ہو گئی

اللہ رے شدت تپ سجاد ناتوان
برق جہندہ پاؤن کی زنجیر ہو گئی

لذت طلا مین سر تھا کبھی گہ تنور مین
فرزند فاطمہ کی یہ توقیر ہو گئی

صغرا یہ بولی مجھکو کسی سے نہین گلا
اچھی ہین سب یہی مری تقدیر ہو گئی

زخمی ہے قلب الفت ابروئے شاہ سے
دیکھو کمان بھی میرے لیے تیر ہو گئی

بڑھ انتہا جو ضعف سی سجاد جھک گئی — زنجیر مثل طوق گلوگیر ہوگئی

کچھ یاد کرکے حُر نے یہ شبیر سی کہا — مولا معاف کیجئے تقصیر ہوگئی

یہ خاک اُڑائی ہین نے غم بوتراب مین — نایاب گرد صورتِ اکسیر ہوگئی

شہ نے کہا ہمین دے نہین سکتا جواب کچھ — بیٹا تیری رسول کی تقریر ہوگئی

اشعار

ہر بیت مدح شاہ سی پایا جنان مین گھر
فاخر کے قسمتون سے یہ تدبیر ہوگئی

سلام

قرآن کی طرح فرد بیان امام ہی — اسمین نہ کوئی شک ہی نہ اسمین کلام ہی

طرفہ یہ گردش فلکِ تیرہ فام ہے — یہ خواہر حسین ہی وہ بزم عام ہی

خیمہ مین شہ کی بعد جو انبوہ عام ہی — مضطر کمال زینب عالی مقام ہی

غش ہی سکینہ پیاس سی اصغر تمام ہے — برباد خاندان رسولِ انام ہے

جز حق کسی کے اور روا کیا ہی بندگی — سجدہ سوائے ذات الٰہی حرام ہے

آکر یہ شمر نے پسر سعد سے کہا | آخر ہین اب حسین یہ قصہ تمام ہی
آرام سی وہ قبر مین سوئیگا حشر تک | جو عاشق حسین علیہ السلام ہے
رفتار دیکھ دیکھ کے اسپ حسین کی | صرصر بھی کہتی ہی کہ عجب تیز گام ہے
کہتا تھا شمر دیکھ لو ای ساکنان شام | یہ خواہر حسین علیہ السلام ہے
نزدیک رو ہی شاہ ہی کب زلف عنبرین | قدرت خدا کی صبح کی پہلو مین شام ہی
اس قوم کی حسین ہین مہمان دشت مین | مشرب مین جنکی پانی پلانا حرام ہے
آئی ندائی غیب کہ بس اب نہ لڑ حسین | یون ہی لڑیگا تو تو یہ امت تمام ہے
مشتاق دیدار و شبیر کیون نہون | دل مائل زیارت بیت الحرام ہے
اور ونکی یاد دل سی نکال ای خدا پرست | خلوت سرای خاص مین کیونکہ دخل عام ہے
کہتی تھی زلف شاہ یہ دست شریر مین | بیشک یزید حاکم اقلیم شام ہے

اشعار ۱۷	ہر بیت بیت خلد ہی مدح حسین مین	سلام

فاخر ترا اسلام بھی دار السلام ہے

سید انکو جب شبیہ رسول زمان چلے
بہنون کا تھا یہ شور کہ بھیا کہان چلے

یون یاد زلف شاہ مین اشک روان چلے
جسطرح سے کہ شب کو کوئی کاروان چلے

رخصت جو ہو کے بادشہ انس و جان چلے
سر کھولے اہلبیت رسول زمان چلے

ویسے دھوان تو آنکھو نسے اشک روان چلے
کیونکر نہو غبار جہان کاروان چلے

زمین سموم چل گئی جب تیغ شاہ کی
سر اُڑ کے تن سے صورت برگ خزان چلے

اکبر سنان جو کھا کے پکارے حسینؑ کو
ہے ہے رسولؐ کہکے امام زمان چلے

اوٹھی پسر کی لاش تو بانو یہ کہتی تھی
غربت مین ماں کو چھوڑ کے بیٹا کہان چلے

اللہ رے ضعف حضرت سجاد ناتوان
گر گر کے مثل گرد رہ کاروان چلے

دانہ کیطرح کیون نہ زمانے مین پسون
جب سر پہ آسیا کیطرح آسمان چلے

برچھی جو کھا کے سینے پہ گرنے لگا پسر
اک آہ کر کے زمین امام زمان چلے

سو قوف دل کی اک جھمکت آ دپہر نہین
کشتی بھی ہی محال کہ بی باد بان چلے

مرنے جو نور عین چلا شاہ نے کہا
بیٹا پدر کو چھوڑ کے تنہا کہان چلے

تڑپا جو قلب سینہ اکبر کی یاد مین
اسطرح نکلے آہ کہ جیسے سنان چلے

آتا ہی ضعف حضرت سجاد زار یاد
گر گر کے کیون نہ مین پہ نہ ناتوان چلے

گھر بیٹھے یون سفر مین ہین صاحب سخن تمام
جسطرحسی دہانمین کسی کے زبان چلے

اکبر کا جب عقاب اوڑا ر نمین عل ہوا
لو پھر فلک پہ آج رسول زمان چلے

اشعار ۳۰	فاخر کو یہ مزار مین یارب سدا سُنا جلد اوٹھ پے جہاد امام زمان چلے	سلام

جون جو دکھائے سر زین شاہ نی آکے
گھوڑا بھی چلا تھو تھنی سینہ سی ملا کے

سر اوڑتے تھے تیتون کی طرح اہل جفا کے
تلوار تھی حضرت کی کہ جھونکے تھے ہوا کے

دھیان آگئی جب مدت محبوب خدا کے
کھانے لگے شہ برچھیان گردنکو جھکا کے

نیزی جو دو جگر مین برابر اوتر گیے گھوڑی سے گرکے اکبر دلگیر مر گیے

بانو نے جب کہا علی اصغر کدھر گیے فرمایا شہ نے گود مین باباکے مر گیے

کہتا تھا جبکہ صاف علم دشت شاہ مین ٹوٹی کمر حسین کی عباس مر گیے

زینب سی شاہ کہتے تھے دیکھو یہ انقلاب سب دوست دو پہر مین جہانسی گذر گیے

اللہ ری ضرب بکر دن سر ہو گئی دو نیم جس صف پہ شاہ کھینچ کے تیغ دو سر گیے

افسوس شمر نے نہ دیا ایک بوند بھی شہ مانگتے ہی مانگتے ہی پانی گذر گیے

بعد فنا بھی شاق تھی فرقت جو شاہ کی ہمراہ فرق شاہ رفیقون کے سر گیے

ہونے لگے سوار تو بولے یہ شاہ دین تھا نور کا سب باپ کی اکبر کدھر گیے

دیکھا علم جو خیمہ مین لاتے حسین کو فضہ پکاری بی بیو عباس مر گیے

اکبر کو پوچھا مان نے تو شبیر نے کہا برچھی جگر پہ کھا کی جہان سی گذر گیے

کہتی تھی مان یہ لاش پہ اکبر تباد تو جنگل بسایا گھر مرا ویران کر گیے

خیمہ مین لائے مشک و علم جبکہ شاہ دین
بولی سکینہ ہای چچا جان مر گئے

اللہ رے صبر ماں نی کہا شکر کردگار
جسدم سنا کہ عون و محمد گذر گئے

چھپتی حرم سے کیا خبر قتل شاہ دین
باجے پکارتے تھی کہ شبیر مر گئے

اشعار — گرمی روز حشر سے باک انکو کچھ نہین
فاخر غم حسین مین جو چشم تر گئے — سلام

زینب نے دیکھی لاش جو اکبر سے ماہ کی
خیمہ بھی اٹھ کے رہگیا یون دل سے آہ کی

قسمت سے آگئی جو نظر زلف شاہ کی
زنجیر بن گئی مرے پاے نگاہ کی

اکبر کے خط رخ کو مین دیکھا کرون نکیون
بڑھتی ہے رنگ سبز سے قوت نگاہ کی

عبرت کا ہے مقام زمانیکا انقلاب
دو روز تک بنی نہ لحد زمین شاہ کی

دو شل ہین حسین تو تلوار لاجواب
ہے اسمین شک نہ اسمین جگہہ اشتباہ کی

پانی کیطرح فرط خجالت سے بہ چلا
آئینہ نے جو چہرۂ شہ پر نگاہ کی

یون وہ جگر ساتھ چلا آہ رسا کے — جسطرح روان ابر ہو جھونکونسی ہوا کے

کہتے تھے علمدار یہ فوجونکو بھگا کے — لڑتا اسی کہتے ہین معنی ہین وغا کے

جلدی کی جو اک بات بہت لین ٹھنی تھی — دریا کو لیا شیر نے وہ ہاتھ لگا کے

تاخیر سے رخصت کی یہ عباس کا تھا حال — رہجاتے تھے ہر مرتبہ ہونٹونکو چبا کے

کیون صورت گل گوش بہ آواز نہو ہم — تا ہو نہین ہر رنگ ہین بلبل کے نوا کے

ہوش اوڑنے لگے کانپ گیا لشکر ظلم — سینہ ہمین شہ آئے جو گھوڑونکو اوڑا کے

کیون قلب مکدر کو نہ ٹکڑونکی کرون قیمہ — کھلاتی ہین ضرب یہی خاک شہدا کے

یون اوج کدورت کو ہوا آہ جگر سے — جسطرح کہ خاک اوڑتی ہو جھونکونسی ہوا کے

تشنہ کہتے تھے اتنا تو بتا دو مجھے یارو — کیا تمکو ملیگا کسی بیکس کو ستا کے

پیدا ہوئی ہو خاک شفا خلق ہین جیسی — اسد نسی مسیحا بھی ہین محتاج دوا کے

اہی آہ دل سوزدہ آفت سی نکل جلد — چلتی ہین رہ خوف ہین پانونکو اٹھا کے

لطف آہ کا دیکھو دل پُر داغ مین میرے
اتراتی ہی کیون بادِ صبا باغمین لگکے

یاد آتا ہی سجاد کا جب ضعف بکا مین
رہ جاتی ہین آنسو قمرِ رخسار پرآکے

شبّیر نہ کیونکر عرق شرم مین ہون تر
بیدم ہوا فرزند زبان خشک دکھاکے

یون مجمعِ احباب مین بیٹھے ہین شہِ دین
ہین بیچ مین خود گرد ہین لاشے شہدا کے

گو صبر مین یکتا ہی زمانہ تھی شہِ دین
دل بیٹھ گیا لاشۂ فرزند اُٹھا کے

استغفار | جو بزم غم شہ مین بکا کرتے ہین فاخر
وہ حق سے اوا ہوتے ہین محبوب خدا کے | سلام

رم آہوون کی طرح ستمگار کر گئے
عباس جسطرف صفت شیر نر گئے

کیا کیا نہ رنج شاہ امم پر گذر گئے
بھائی جوان شہید ہوا لال مر گئے

قاسم کی مان یہ کہتی تھی بیٹا کدھر گئے
بدلے حنا کی ہاتھ ترے خونمین بھر گئے

مان کہتی تھی کہ جھولی کو ویران کر گئے
بستی مری اوجاڑ کے اصغر کدھر گئے

یون دو دجگر ساتھ چلا آہ رسا کے
جسطرح روان ابر ہو جھونکونسے ہوا کے

کہتے تھے علمدار یہ فوج انکو بھگا کے
لڑنا اسے کہتے ہین یہ معنی ہین وغا کے

جلدی کی جو اک بات بہت دلمین ٹھنی تھی
دریا کو لیا شیر نے دو ہاتھ لگا کے

تاخیر سے رخصت کی یہ عباس کا تھا حال
رہجاتے تھے ہر مرتبہ ہونٹھونکو چبا کے

کیون صورت گل گوش بر آواز نہون ہم
تا تو نہین کے مرنہ نکتے ہین بلبل کے نوا کے

ہوش اوڑنے لگے کانپ گیا لشکر ظلم
میدان مین شہ آئے جو گھوڑونکو اوڑا کے

کیون قلب مکدر کے نہ ٹکڑونکی کرون قدر
کہلاتی ہین سرمہ یہی خاک شہدا کے

یون اوج کدورت کو ہوا آہ جگر سے
جسطرح کہ خاک اڑتی ہے جھونکونسے ہوا کے

شہ کہتے تھے اتنا تو بتا دو مجھے یارو
کیا تمکو ملیگا کسی بیکس کو ستا کے

پیدا ہوئی ہے خاک شفا خلق مین جیسی
اسد نسے مسیحا بھی ہین محتاج دوا کے

اے آہ دل سوز د آفت سے نکل جلد
چلتے ہین رہ خوف مین پا تونکو اٹھا کے

لطف آہ کا دیکھو دلِ پُر داغ مین میرے — اترائی ہی کیون باد صبا غم مین آکے
یاد آتا ہی سجاد کا جب ضعف بکا مین — رہ جاتے ہین آنسو کمر رخسار پر آکے
شپیر سے کیونکر عرق شرم مین ہون تر — بیدم ہوا فرزند زبان خشک دکھاکے
یون مجمع احباب مین بیٹھے ہین شہِ دین — ہین بیچ مین خود گرد ہین لاشے شہدا کے
گو صبر مین یکتا ہی زمانہ تھے شہِ دین — دل بیٹھ گیا لاشۂ فرزند اٹھاکے

اشعار

جو بزم غم شہ مین بکا کرتے ہین **فاخر**
وہ حق سے ادا ہوتے ہین محبوب خدا کے

سلام

رم آہوون کی طرح ستمگار کر گئے — عباس جسطرف صفت شیر نر گئے
کیا کیا نہ ظلم شاہ امم پر گذر گئے — بھائی جوان شہید ہوا لال مر گئے
قاسم کی ماں یہ کہتی تھی بیٹا کدھر گئے — بدلے حنا کی ہاتھ ترے خون مین بھر گئے
ماں کہتی تھی کہ جھولے کو ویران کر گئے — بستی مری اجاڑ کے اصغر کدھر گئے

نیزی جو دو جگر مین برابر اوتر گئے | گھوڑے سے گر کے اکبر دلگیر مر گئے

بانو نے جب کہا علی اصغر کدھر گئے | فرمایا شہ نے گود مین بابا کے مر گئے

کہتا تھا جبکہ صاف علم دشت شاہ مین | ٹوٹی کمر حسین کی عباس مر گئے

زینب سے شاہ کہتی تھی دیکھو یہ انقلاب | سب دوست دو پہر مین جہان سے گذر گئے

اللہ رے ضرب بکڑ ون سر ہو گئے دو نیم | جس صف پہ شاہ کھینچ کے تیغ دو سر گئے

افسوس شمر نے نہ دیا ایک بوند بھی | شہ مانگتے ہی مانگتے ہی پانی گذر گئے

بعد فنا بھی شاق تھی فرقت جو شاہ کی | ہمراہ فرق شاہ رفیقون کے سر گئے

ہونے لگے سوار تو بولے یہ شاہ دین | تھا نور کا ب باپ کی اکبر کدھر گئے

دیکھا علم جو خیمہ مین لاتے حسین کو | فضہ پکاری بی بی عباس مر گئے

اکبر کو پوچھا مان نے تو شبیر نے کہا | برچھی جگر پہ کھا کی جہان سی گذر گئے

کہتی تھی مان یہ لاش پہ اکبر تباہ تو | جنگل بسایا گھر مرا ویران کر گئے

خیمہ مین لائے مشک و علم جبکہ شاہ دین	بولی سکینہ ہائے چچا جان مر گئے
اللہ رے صبر مان نے کہا شکر کردگار	جسدم سنا کہ عون و محمد گذر گئے
چھپتی حرم سے کیا خبر قتل شاہ دین	باجے پکارتے تھے کہ شبیر مر گئے

اشعار

گرمی روز حشر سے باک اُنکو کچھ نہین
فاخر غم حسین مین جو چشم تر گئے

سلام

زینب نے دیکھی لاش جو اکبر سے ماہ کی	خیمہ بھی اُٹھ کے رہگیا یون دسی آہ کی
قسمت سے آگئی جو نظر زلف شاہ کی	زنجیر بن گئی مرے پلنے نگاہ کی
اکبر کے خط رخ کو مین دیکھا کرون نکیون	بڑھتی ہے رنگ سبز سے قوت نگاہ کی
عبرت کا ہے مقام زمانیکا انقلاب	دو روز تک بنی نہ لحد زمین شاہ کی
بو شل ہین حسین تو تلوار لاجواب	ہے اسمین شک نہ اسمین جگہ اشتباہ کی
پانی کیطرح فرط خجالت سے بہ چلا	آئینہ نے جو چہرۂ شہ پہ نگاہ کی

قربان سرعت فرس خاص شاہ دین | پائی ہوا نے بھی نہ کبھی گرد راہ کی

بانو یہ بین کرتی تھی اصغر کی لاش پر | جنگل بسا دیا مری بستی تباہ کی

منظور ہو جو وصف خط روی شہ کی مشق | وصلی بناؤن مین ورق مہر و ماہ کی

اودا بھی پنج تھہ ہی نازک مزاج کو | آندھی ہی بوی گل کو ہوا برگ کاہ کی

کہتی تھی خون مین ڈوبکر اعدا کی بس حسین | لشکر کی آب تیغ نی کشتی تباہ کی

اعلی کا عیب بھی ہنر تو ہی ساتھ حسین کے | بڑھتی ہی زینت اور کجی سی کلاہ کی

قد خمیدہ سی مری تو خوف کر فلک | ہاتھ آگئی ہی مجکو کمان تیر آہ کی

نقشہ کھنچا علم ہوا لب دریا جو شاہ کا | بیساختہ حسین نی اک سرد آہ کی

اشعار ۱۵

فاخر کو روز حشر بچانا جہنم سی
یارب تجھی قسم ہی رسالت پناہ کی

سلام

رخصت جو نور عین نبی لی رزمگاہ کی | کچھ سوچ کر امام دو عالم نے آہ کی

پانی دو چند دشت مین گشت سپاہ کی — جب دے سپاہیون نے صفوف پر نگاہ کی

اندر ہوئی جنگ بادشہ دین پناہ کی — تھرا رہی تھی ڈر سے زمین رزمگاہ کی

قربان آبداری تیغ امام دین — خشکی مین فوج شام کی کشتی تباہ کی

آنکھون سے اشک غم کے ٹپکنے لگے ملک ہیولن — باران کا قحط موت ہی مردم گیاہ کی

آیا سبک روی سے جدھر اسپ شاہ دین — نقش قدم بنا نہ اوڑی گرد راہ کی

ہل من مبارز کا اٹھا غل جو فوج مین — اکبر نے بڑھ کے جانب حضرت نگاہ کی

آتا نہین نظر جو خط روی شاہ دین — عینک لگائے پیر فلک مہر و ماہ کی

تربت مین بھی کدورت دل اپنے ساتھ ہے — آنکھون تک لگا کے لائے ہین ہم گرد راہ کی

اوڑتا ہے بے سبب نہین اسپ حسین کا — صحرا مین آگئی کوئی پتی گیاہ کی

بولا عمر سے پیک مبارک ہوا امیر — حالت ہے غیر سبط رسالت پناہ کی

شل زرہ جو تیر فوسی تن شہ کا چھن گیا — تھرا گئی ضریح رسالت پناہ کی

آخر رہ صواب پہ جب دم نہ اہل شر — قبضے پہ ذوالفقار کے شہ نے نگاہ کی
آواز آرہی تھی یہ قرناسے دشت مین — دم مین کٹے گی آل رسالت پناہ کی
خنجر سے حلق شاہ جو ہونے لگا جدا — آواز آئی اشہد ان لا الہ کی

اشعار

فاخر ہر ایک آہ سے آتی ہے یہ صدا
اشکون سے فرو ہو گئی تیز نگاہ کی

سلام

چارون طرف سے وار جو تیغون کے چل گئے — شبیر ڈگمگا کے فرس پر سنبھل گئے
عاشور کو شجر بھی نہ صحرا کے جل گئے — حدت سے آفتاب کے پتھر پگھل گئے
اعدا کے منھ سے حرف کچھ ایسے نکل گئے — عباس نامدار کے تیور بدل گئے
لاکھون جو ایکبار بڑھے کارزار کو — تلوار لے کے بیاں سے حضرت سنبھل گئے
لکھا جو حال گرمی عاشور کلک نے — کاغذ پہ ہر الف صفت شمع جل گئے
پہونچے فلک کو توڑ کر عرش آلہ تک — منھ سے جو شہ کے جنگ مین نعرے نکل گئے

دریای خون یہ باڑھ پہ تھا تیغ شاہ کا
ہر بہ کی سر حباب سی بالای تل گئے

کاٹی جو پای لالہ رخونکی زبان مین
دریا لہو کے دیدۂ شہ سی ابل گئے

روکا کبھی مژہ نی جو جوش خروشمین
طفل اشک ماتم شہ دین کے مچل گئے

چمکے جو ذرہ ہاے بیابان کربلا
نار حسد سے مہر و مہ و نجم جل گئے

دیکھا جو زہر افعی شمشیر شاہ کو
تنکے کی طرح موذیونکی بل نکل گئے

اک اشک گرم بھی مرا شامل ہوا اگر
حدت سی خار ماہی دریا بھی گل گئے

دلمین پڑی ہین داغ غم شاہ شب بین
دن سی چراغ آج مری گھر مین جلگئے

انصار شہ کی کیا ہون وفاداریان بیان
رکھا سر انکو پاؤن پہ اور دم نکلگئے

اشعار ۱۲	فاخر پل صراط پہ کانپے تو تھے قدم منہ سے لیا جو نام علی کا سنبھل گئے	سلام

مردی تڑپ کے قبر کے باہر نکلگئے
صحرای کربلا مین جو لاشی کچل گئے

ہنگام صبح تیر جو لشکر سی چل گئے
تلوارین لیکی میانسی غازی سنبھل گئے

سن سی جو تیر پاس سی شہ کی نکل گئی
آیا جلال آپ کو تیور بدل گئے

آیا سپاہ شام سی جو بہر کارزار
عباس نامدار کے تیور بدل گئے

فرماتے تھے حسین کہ اکبر کہو تو کچھ
کیونکر جگر کو توڑ کے ناوک نکل گیے

دل کو غم حسین حسن مین ہوا یہ جوش
بھرین دونون آنکھونسی میری ابل گئے

مہلت نہ اتنی تھی کہ جو پھنکیں نکالنے
چبھ چبھ کی خار پانومین عابد کی گل گئی

کیونکر نہون ڈھلی ہوئی سانچی کی میری شعر
مضمون تمام نظم کے قالب مین ڈھل گئے

کھینچی جو یاد گیسوی سرور مین آہ گرم
سب استخوان تن صفت شمع جل گئے

دیکھا ہزبر لائی جو پانی سی بھر کی مشک
آغوش اہلبیت مین بچے مچل گئے

گھبرا کی بی بیون نی رکھی ہاتھ قلب پر
آواز کوس دف سی جو بجی دہل گئے

ضرغام حق کا لال جو گونجا کچھار مین
صحرا سی دب کی شیر نیستان نکل گئے

حیران ہوں آسمانمین کیون لگ گئی آگ
جسم خدا کی نور کی آتش سی جل گئے
نکلا تھا ریگ گرم پہ دم جو شباب مین
نیزے پہ بھی نہ گیسوی اکبر کو بل گئے

اشعار ۱۵
فاخر یہ فیض مصحف زہرا کا ہی تمام
شعر فصیح منھ سی جو میرے نکل گئے
سلام

تیغین انصار ہین سید انمین کھاتی جاتے
لاشی مقتل سی ہین شبیر اوٹھاتی جاتی
غم شبیر کے داغونکی نہ کیون قدر کرون
پانچ سینے مین مری ہین یہ لگاتی جاتی
تربت شہ سی اٹھے سب تو یہ عابد نی کہا
ٹکڑی دامان و گریبان کی چھڑھاتی جاتے
وقت مولود دم نزع جو اکسان ہوتے
روتی پھر کیونہ جہان مین بشر آتے جاتے
حال لشکر کا یہ ہی ضرب شہ دین سی تباہ
چادرین بھر امان سب ہین ہلاتے جاتے
دوست گذری جو لحد پر سی تو آئی یہ صدا
فاتحہ کو تو ذرا ہاتھ اٹھاتی جاتے
لاشی وہ لیسی ہی نہ غسل و کفن مقتل مین
مرکے بھی ظلم ہین شبیر اٹھاتی جاتی

شور تھا کہتی ہین کیا قلب رفیقان حسین
زخم سینہ مین ہیں سب ہین کھاتی جاتے

مرنے اکبر جو چلے رو کے یہ بانو نے کہا
مانگی تربت تو مرے جان بناتے جاتے

لاشۂ شہ سے صدا آتی تھی ہر وارد کو
پانی ممکن ہو جو تمکو تو پلاتے جاتے

فوج پر جاتے ہین اسطرح پئے جنگ حسین
آستین مثل یداللہ ہین چڑھاتی جاتی

آب مین خنجر برّان جو غضب کے ہین ادھر
تشنہ کامونکی ہین وہ پیاس بجھاتی جاتے

قاتلونکو جو ملک پوچھتے ہین محشر مین
نام اک اک کا ہین شبیر بتاتی جاتے

زمین لاشے شہدا کے جو پڑے ہین ہر سو
پاس سے دیکھتے ہین شہ ادھر آتی جاتے

اشعار ۱۵

قافلہ بسکہ لیے جاتے ہین تیز اے فاخر
راہ مین پاؤن ہین سجاد بڑھاتے جاتے

سلام

نزع مین اشک غم شہ جو بہاتی جاتے
کرتے طوفان بپا خلق سے جاتی جاتی

ایک سبقت مین تو تھا فیصلہ کہتا تھا یہ شمر
آپ شبیر کھڑے ہین بڑھاتے جاتے

صبح سے شغل یہی شاہ کو ہے سید انمین
قلب پہ داغ ہیں اک اک کے اٹھاتے جاتے

پیاس نے اگ لگائی تھی جو لبین و منہ پیچ
پانی پانی کیا شبیر نے جاتے جاتے

نرغے میں دیکھ کے عباس کو اعدا نے کہا
تھوڑا پانی تو سکینہ کو پلاتے جاتے

بارش تیر دوبارہ جو ہے شہ پر منظور
چلے اترے ہوئے اعدا ہیں چڑھاتے جاتے

رنکو اکبر جو چلے دوڑ کے زینب نے کہا
صورت اک بار مجھے اور دکھاتے جاتے

خیمہ شہ کی طرف آ جو نکلتے ہیں عدو
پانی ہنس ہنس کے ہیں بچوں کو دکھاتے جاتے

برچھی کھا کر جو گرا لال تو شہ نے یہ کہا
باپ کی لاش تو کاندھے پہ اٹھاتے جاتے

بعد خیمہ کی چلے کیوں نہ نبی کی اولاد
اگ میں آگ ہیں غدار لگاتے جاتے

سم رہوار شہ دین سے جو اڑتے ہیں شرر
آگ صحرا میں وہ کوسوں ہیں لگاتے جاتے

قبلہ و سجدہ حق میں جو پڑے ہیں شبیر
وار تیغوں کے ستمگر ہیں لگاتے جاتے

قبضہ تیغوں کے نہ مر کر بھی چھٹے ہاتھوں سے
نمازیوں کو وہی تیور رہے جاتے جاتے

تھی یہ عباس کی ادنیٰ سی عبث سجاوم جنگ | اقتل دس بیس کئے شمشیر نے جاتے جاتے

اشعار ۱۲

سلام

نالے جو ماتم سرور میں کئے ہیں **فاخر**
ایک عالم کو وہ سر پیٹ اٹھاتے جاتے

دیکھیں اگر غدار شہ بحر و بر کبھی
فق روئے ماہ ہو کبھی روئے سحر کبھی

تشنہ کہیں تھے وہ صبر دے مجکو تو اے کریم
زخمی ہو دل مرا تو نہ تڑپے جگر کبھی

منظور عاصیوں کی نہ ہوتی اگر نجات
پھرتی نہ اہلبیت نبی در بدر کبھی

کیا ذو الجناح شاہ کے اوصاف ہوں رقم
صرصر کبھی ہے برق کبھی ہے شرر کبھی

شبیر کیوں نہ قدر کرے ذو الفقار کی
خنجر کبھی ہے تیغ کبھی ہے سپر کبھی

ادنیٰ سا تھا یہ شوق شہادت حسینؑ کو
لڑ دیں بھی نہ آپ نے رد کی سپر کبھی

قاتل سپاہ کی ہے تو حافظ ہے شاہ کی
ہے ذو الفقار تیغ کبھی اور سپر کبھی

چاروں نظر فسی تیر جو پڑتے ہیں مشک پر
پھر پڑتے ہیں ادھر کبھی عباس ادھر کبھی

سنتے اذان اکبر یوسف جمال اگر
منقار پھر نہ کھولتی مرغِ سحر کبھی

زینب کا دھیان شہ کو جو آیا دم اخیر
کروٹ ادھر تڑپ کے کبھی لی ادھر کبھی

ہوتا تھا غل درود کا فوج یزید مین
آجاتی تھی شبیہ نبی گر نظر کبھی

اشعار ۱۵

فاخر نہ صبر کرتے اگر عابد حزین
کھلتا نہ اہلبیت کا بلوے مین سر کبھی

سلام

روشن تھا چشم قاسم گردون وقار سے
بجلی گرے گی سر پہ دنبالہ دار سے

گرز و سنان و تیر و تبر جبکہ چل گئے
تیورا کے شہ زمین پہ گرے راہوار سے

کیونکر نہ فوج شام کی کشتی تباہ ہو
طوفان اٹھا ہے آب دم ذوالفقار سے

تیغ علی کی ہجر مین ساری کٹی ہے عمر
بیڑا ہوا ہے پار مرا ذوالفقار سے

کھینچی جو آہ ماتم شبیر مین بعد مرگ
آندھی زمردی اٹھی اپنے مزار سے

شہ کہتے تھے شمر سے یون ذبح کر مجھے
نکلے لہو کی دھار تو خنجر کی دھار سے

بولی نبی یہ چوم کے حلق حسین کو | کٹ جائیگا گلا بھی خنجر کی دھار سے

جب یاد آئی عارض گلرنگ شہ مجھے | پہونچا چمن مین پہلے نسیم بہار سے

مرقد مین آئے آپ تو جان آئی یا علی | فصل خزان بدل گئی فصل بہار سے

کوسون نہین ہی فوج کا سید انمین نشان | خاک اڑ رہی ہی آب دم ذوالفقار سے

حکم جہاد پہر نہ قیامت تلک ہوا | سکہ بٹھایا شاہ نے یون ذوالفقار سی

کس دیکھنا حسین کو منظور جب ہوا | قبضہ ملا ہوا تھا سر ذوالفقار سی

السدر ہی روانی شمشیر شاہ دین | اک ہاتھ بڑھ سکا نہ فرس ذوالفقار سی

مایوس ہو کے بیٹھ گئے عابد حزین | دیوار آگئے اٹھ گئی جب جا غبار سے

فاخر دل دو نیم کی کیونکر کرون شہ قدر
ملتی ہی شکل اسکی ذرا ذوالفقار سے

چھٹتا نیام زمین کیون ذوالفقار سے | گھر دور تھا حسین غریب الدیار سے

تو اسقدر نکلتی تھی اوس آبدار سی — اب سنان بلند نہ تھا ذو الفقار سی

رخصت جو ہو کے رنکو چلے شاہ مشرقین — لپٹی سکینہ جھک کے سُم راہوار سی

رنکو چلے ہین لاکھون مین تنہا جو شاہ دین — کچھ کہہ رہی ہی نسبت علی راہوار سی

اشکون نے ڈہل کے چشم سی عابد کو دی خبر — نکلے رکاب پاے شہ ذی وقار سی

دونا فروغ خانہ آل نبی ہوا — اس گھر مین جب چراغ جلا ذوالفقار سی

ہوتا اگر شریک نہ زور یداللہی — کٹتے نہ جبرئیل کے پر ذوالفقار سی

ہر زخم تن مین تہا لب معشوق کا جو رنگ — زخموں پہ منہ کو رکھتی تھی سوفار پیار سی

کیون چرخ اوسپہ رش باران تیر تہا — جسکو بچایئن فاطمہ منہ کی پہوار سی

قبضے سی قتل کر دی تھی حن کو امام دین — موت انکی تھی ستارہ دنبالہ دار سی

تھی غسل مستحب پہ یہ مائل رفیق شاہ — تیغین بھی انکو کم تہین نہ پانی کی دھار سے

صانع نے یہ زبانون مین اسکو رکھی تھی آب — ہر شی دو نیم ہو گئی اک ذوالفقار سی

کیون میدم نہ کسی روانہ ہون قافلو — راہ عدم کھلی ہوئی ہی ذوالفقار سی

سید انہین چل سکی جو نہ ہمراہ وقت جنگ — کٹ کٹ گئی ہو ابھی دم ذوالفقار سے

ماہی سی پوچھیی پرسش تیغ مرتضیٰ — ابتک کٹا ہوا ہی گلا ذوالفقار سی

اشعار ۲۲

مدفن ہو کربلاے معلے کی خاک پر
فاخر کی التجا ہے یہ پروردگار سی

سلام

تلواریں یون ہین شاہ پہ بد خو لیے ہوئے — مردم پہ جیسی تیغ ہین ابرو لیے ہوئے

محشر مین ڈر ہو آتش دوزخ کا کیا مجھے — شیشو نمین ہین ملک مری آنسو لیے ہوئے

اللہ ری پیاس منہ کو قریب طفل شاہ دین — آنسو کی ہین امید پہ چلو لیے ہوئے

اک سیل دیکھ زور مری اشک چشم کا — جاتے ہین خلد مین مجھے آنسو لیے ہوئے

کیون شکل آفتاب نہ کانپے تن حسین — آتے ہین لاش اکبر مہرو لیے ہوئے

پیاسی لبان موج نہ کسطرح جا پڑین — تیغین ہین آبدار جفا جو لیے ہوئے

تڑپا پسر جو خاک پہ حضرت نے یہ کہا
بیٹا قرار و صبر کا پہلو لیے ہوئے

بکھر نثار گیسوی عنبر فشان شاہ
پھرتے ہین نافہ دشت مین آہو لیے ہوئے

سر چھانٹتا تھا جب سر دشمن سپاہ کا
غل تھا یہ تیغ جائیگی پہلو لیے ہوئے

تکتی ہین روز و شب جو عمل اہل جرم کے
گردون ہے مہر و مہ کی ترازو لیے ہوئے

رخسار شہ کے پاس کب آنسو ہے جلوہ گر
پہلو مین آفتاب ہے جگنو لیے ہوئے

کرتے ہین وار فوج پہ اوچھے امام دین
آیا ہے غیظ رحم کا پہلو لیے ہوئے

بدلین جو کروٹین تو یہ بیٹی سے بولے شاہ
تڑپو مگر قرار کا پہلو لیے ہوئے

محشر مین فاطمہ پے فریاد پیش حق
آتے ہین فرق سید خوشبو لیے ہوئے

جب مجھ کو یاد چشم شہ دین مین ہوا
پہونچے مجھے تتار مین آہو لیے ہوئے

غل تھا سوار دوش نبی ہے وہی جو سے
جاے مہار ہاتھ مین گیسو لیے ہوئے

شہ یون چلے ہین قوت بازو کی لا پہ شیر
بیٹا جوان ہے ہاتھ مین بازو لیے ہوئے

جاتے ہین کس لئے ہین بہر تلاش آپ
اصغر کو گود مین شہ خوشبو لیے ہوئے

تھا بسکہ تار خانۂ زندان اہلبیت
پہونچی چراغ ہاتھ مین جگنو لیے ہوئے

حُر کربلا مین شہ کو جو لایا تو غل ہوا
آتا ہے دیکھو شیر کو آہو لیے ہوئے

وہ تیرہ بخت ہون کہ لحد پہ مرے کبھی
آیا نہ کوئی طفل بھی جگنو لیے ہوئے

عہد طفولیت مین جو مچلین ہین شاہ دین
آتا ہے گرگ بچۂ آہو لیے ہوئے

زُلف دراز شہ کے قرین کب عذار سے
ظلمت بڑھی ہے نور کا پہلو لیے ہوئے

اشعار ۱۵

فاخر کو یاد گیسوئے شہ تھی تو خود نسیم
آئی ہے بوئے نافۂ آہو لیے ہوئے

سلام ۱۰

شانے کٹ کر جو نہ دریا پہ شہادت ہوتی
یہ نہ پھر جرأت عباس کی شہرت ہوتی

پھر نہ دو تیر کی پیکانسے شہادت ہوتی
حُرملہ کے جو ذرا دل مین مروت ہوتی

بعد شہ کہتی تھی عابد کو جو دیتا نہ وہ صبر
زندگی کی مری پھر کونسی صورت ہوتی

ہجر مین یوسف ثانی کے جو روتے شبیرؑ
مثل یعقوب نہ آنکھوںمین بصارت ہوتی

شست شو کرتا نہ گر اشک غم سرور سے
صورت آئینہ دلمین نہ کدورت ہوتی

شاہ کہتے تھے کہ ہوتی جو سفر مین صغرا
رنج پر رنج اذیت پہ اذیت ہوتی

حر نے بھائی سے کہا دیتا نہ گر شاہ کا ساتھ
حشر مین حیدر صفدر سے ندامت ہوتی

مہر مین فاطمہ کے گرچہ سمجھتے اعدا
خیمہ دریا سے اٹھانے مین نہ حجت ہوتی

فوج غدار سے کیون آتا شہ دین کی طرف
حر غازی کو اگر خواہش دولت ہوتی

پانی لڑ بھڑ کے ہر اک نہر سے جا کر پیتا
تشنہ کاموں کو اگر آب پہ رغبت ہوتی

یہ بھی تو مان کی جگہ انکو سمجھتی تھی سدا
کیون نہ شبیر سے زینب کو محبت ہوتی

ہوتا محشور نہ گر قامت شبیر شہ کا
کسطرح پھر نہ قیامت مین قیامت ہوتی

یہ کہو چادر تطہیر نے پردہ رکھا
سر کھلے ہوتی جو کبرا تو قیامت ہوتی

شہ کا ماتم جو بپا کرتے جن و انس و ملک
کہین شیون کہین نالہ کہین رقت ہوتی

اشعار ۱۹

شبیر کے شیر ہی ہوتے ہین جہان مین فاخر
کیون نہ عباس ہین حیدر کی شجاعت ہوتی

سلام

پیاسے ہین نزع مین شہ والا کی سامنی — بیمار جان بلب ہین مسیحا کی سامنے

سر سبز ہو فوج کیا شہ والا کی سامنی — ادنی کی کیا بساط ہے اعلی کی سامنی

عباس کا ہو گھاٹ پہ قبضہ نہ کسطرح — گرمی مین شیر رہتی ہین دریا کی سامنی

اک شور تھا کہ گھاٹ سے ہشیار غافلو — آتا ہے شیر پیاس مین دریا کی سامنی

اے چرخ جو ہو مالک کوثر جہان مین — رہتی ہے اسکے خیمے ہون دریا کی سامنی

یون پیش اہل مایہ ہین کم مایہ ہیچ و پوچ — جو آبرو ہے چاہ کی دریا کی سامنے

اشکونکی آگے قدر ہو گوہر کی کسطرح — قطرے کی آبرو نہین دریا کی سامنی

یون لڑ رہا ہے ضیغم ضرغام ذوالجلال — ندی رواں ہے خون کی دریا کی سامنی

اللہ ری صبر آہ بھی کھینچی نہ شاہ نے — بیٹا جوان مرگیا بابا کے سامنے

گھوڑونکا اوج سامنے کیا ذوالجناح کے
پرواز کیا عقاب کی عنقا کے سامنے

یون سر جھکائے حُر تھا حضور امام دین
جیسے کوئی غلام ہو آقا کے سامنے

کی آہ بھی نہ شرم و حیا سے پکار کے
قاسم کا دم نکل گیا کبرا کے سامنے

اے خضر ہو نصیب زیارت جو طوس کی
آنکھین بچھاؤن نقش کف پا کے سامنے

کیون آگے دست شہ کے نہو مہر نے فروغ
گل ہر چراغ ہے ید بیضا کے سامنے

دیکھا جو ذبح ہوتے ہوئے زمین شاہ کو
حورین تڑپ کے رہ گئین زہرا کے سامنے

خون مل کے شہ نے ریش مبارک پہ یہ کہا
جاؤنگا حشر مین یونہین نانا کے سامنے

بند آنکھین کر لین شاہ نے غربت سے زیر تیغ
زینب جو آئین لشکر اعدا کے سامنے

غربت مین جبکہ یادشہ بحر و بر ہوئی
دریا بہائے آنکھون سے صحرا کے سامنے

اشعار ۲۳	فاخر تو کیون حضور سے مولا سے دور ہے خادم کو چاہیے رہے آقا کے سامنے	سلام

کرکے کب چرخ سے گھلکر ہوا اولا پانی
وائے تقدیر مری ہوگیا دانا پانی

پئے قبر علی اصغر جو نہ پایا پانی
آنسوؤں کا شہ ذیجاہ نے چھڑکا پانی

مرتے دم تک تو نہ یون سامنے آیا پانی
ہان مگر تیغ کا شبیر نے پایا پانی

یاد کچھ کرکے لگے رونے مثال یعقوب
بعد شہ سامنے عابد کی جب آیا پانی

کب رہ شام مین ہے جوش بکا عابد کو
پڑتا آتا ہے غضب کا سوئے صحرا پانی

عطش شہ کا برو بحر مین ماتم ہے بپا
سر کو ٹکرائے نہ کیون کر لب دریا پانی

مر گئے پیاسے تڑپکر لب دریا لیکن
آنکھ اوٹھا کر بھی نہ عباس نے دیکھا پانی

دامن کوہ مین شرماکے چھپے ابر مطیر
چشم تر آج غم شہ مین وہ برسا پانی

پسر سعد یہ کہتا تھا شہ عالم سے
بند مین نے کیا کب آپ پہ دانا پانی

اسمین تقصیر مری کیا ہے یہ فرمائے شاہ
خود ہی تقدیر مین تھی آپ کی اندا پانی

شہ نے فرمایا کہ کیا بکتا ہے چپ ہو مردود
پیاس مین بھی تو نہ مین نے کبھی مانگا پانی

اسکی تایید سے اتنی انہی قوت ہی مجھے | خاک سے بھی جو مین چاہون تو ہو پیدا پانی

رن مین جسسے سپہ شام کا بیڑا ڈوبا | ابر شمشیر شہ دین سے وہ برسا پانی

گھاٹ پر آکے جو گونجا اسد بیشہ حق | فوج کے ہو گئی زہرے لب دریا پانی

ذبح ہوتے ہین جو پیاسے شہ دین گرمی مین | حوض کوثر سے علی لائے ہین ٹھنڈا پانی

آب ہو جاتا ہے دنیا مین غم شاہ سے سنگ | گر کے کسطرح زمین پر نہو اولا پانی

سوختہ ہو گیا دل آتش غم سے شاید | بہ رہا ہے مری آنکھون سے جو کالا پانی

حلق خشکیدہ ہوا تیغ سے پیاسے کا جدا | مرتے دم تک بھی نہ شبیر نے پایا پانی

اشک آنکھون سے نکلتے ہین جو شل اخگر | ڈال دیتا ہے مرے چہرے پہ چھالا پانی

بخت شبر سے سو تا حرم کو لایا | سچ ہے انسان کو یہ پھرتا ہے دانا پانی

گرم آہین جو غم شہ مین علی نے کھینچین | حوض کوثر کا لگا کھولنے ٹھنڈا پانی

چلتے چلتے جو رکا گردن شہ پر خنجر | حلق مین فاطمہ پیارے کے اٹکا پانی

اشعار ۲۱

خوب دعوت ہوئی شبیر کی رن مین فاخر
دم شمشیر کا پیاسے کو پلایا پانی

سلام

کب ہین حسین لاشہ اصغر لیے ہوئے
گودی مین آفتاب ہے اختر لیے ہوئے

شبیر کب ہین تیغ دو پیکر لیے ہوئے
امت کی ہین نجات کا دفتر لیے ہوئے

کھوتی اجل ہے سینۂ داغی سے داغ دل
گلچین چلا چمن سے گل تر لیے ہوئے

بولی سکینہ آئی یا شاہ مشرقین
جاتا ہے شمر کان سے گوہر لیے ہوئے

ہین قبلہ رو تو سجدۂ حق مین امام ہین
آتا ہے شمر ہاتھ مین خنجر لیے ہوئے

قاسم نے گر کے زین سے جو حضرت کو دی صدا
جھپٹے حسین تیغ دو پیکر لیے ہوئے

فضہ نے بڑھ کے رانڈونکو خیمہ مین دی صدا
آتے ہین شاہ لاشۂ اکبر لیے ہوئے

پیاسے جو تین روز کے ہوتے ہین شاہ قتل
ہین جام آب ساقی کوثر لیے ہوئے

زینب نے قتل گاہ مین دیکھا یہ جا کے حال
خولی ہے ہاتھ مین سر سرور لیے ہوئے

رونی کا کیون نہ عرصۂ محشر مین شور ہو | آتی ہین ہاتھ مین شہ دین سر لیے ہوئے

کیون کربلا سی شام کو جاتی نہ اہلبیت | پھرتا ہی آدمی کو مقدر لیے ہوئے

آنسو ہین غم حسین کی آنکھون مین یہ نہین | دیکھو صدف ہی نذر کو گوہر لیے ہوئے

کیونکر نہ چین حر کو ہو ہنگام احتضار | زانو پہ سر ہی سبط پیمبر لیے ہوئے

زینب نقاب اشک سی کیونکر نہ منھ چھپائین | جاتا ہی شمر لوٹ کے چادر لیے ہوئے

عباس کب ہین تیغ لیے پیش شاہ دین | آئینہ ہاتھ مین ہی سکندر لیے ہوئے

زہرا کے لعل کے لیے میدان ظلم مین | سنگین دل آئی ہو دین پتھر لیے ہوئے

صغرا کا کیون نہ طائر دل ساتھ ساتھ ہو | جاتا ہی خط شوق کبوتر لیے ہوئے

عباس کب دبائی ہین دانتون مین مشک کو | آتا ہی منھ مین شیر غضنفر لیے ہوئے

تیزی جو کی عقاب نی عباس نی کہا | گھوڑی کی باگ ہی علی اکبر لیے ہوئے

دیکھا جو راہ شام مین رانڈون کو ننگے سر | دوڑی ہوا غبار کی چادر لیے ہوئے

سلام	ماہِ عزا فلک پہ ہی فاخرہ کیب عیان ہی آسمان ہلال کا خنجر لیے ہوئے	اشعار

کیا میری گنہ رحمت غفار کی آگے — کچھ مال نہین جنس خریدار کی آگے

لڑنے کوئی آیا نہ علمدار کے آگے — تلوار کھچی گھاٹ پہ تلوار کے آگے

تالاب نہین دیدۂ گریان کی مقابل — کم مایہ ہی کیا قلزم ذخار کے آگے

کیا سامنے حیدر کی ہی اورون کی حقیقت — بوجہل ہی کیا احمد مختار کے آگے

چھپنے لگی ڈر ڈر کی یتیمان شہیدین — خیمہ مین عدو آئی جو بیمار کے آگے

شہ کہتی تھی خون چہری پہ پی شبیر کا ملکر — جاؤنگا یونہین احمد مختار کے آگے

عباس اٹھی تول کے شمشیر دو دم کو — جب تیر گری سید ابرار کے آگے

کیا آنکھ ملائی رخ نورانی شہ سے — خورشید ہی ذرہ مہ رخسار کے آگے

تھی قید یونکو دیکھنے کی شام مین شہرت — اک سیر تھی یہ مردم بازار کی آگے

کیونکر قدم شاہ پہ مرجاتی نہ عباس | کیا بات ہی جان دینا وفادار کی آگے
ہی منتظر امت عاصی کی شفاعت | شہ سینہ سپر کیون نہون تلوار کی آگے
کسطرح سے پھر تیغ بھلا اسکی اٹھاتی | خود سوختہ دل ڈھال ہی تلوار کی آگے
وہ [illegible] آئی ہی کہ میدان وغا مین | اک گام بڑھا اسپ نہ تلوار کی آگے
کیون بھاگین نہی جان نہ پھر تیغ علی سے | جبریل چلے جو ہون تلوار کی آگے
کب قطرے پسینے کے یہ ہین گیسوی شہ پاس | چھٹکے ہوئے تارے ہین شب تار کی آگے
ہنگام سواری تو کوئی تھا نہ جلو مین | ہان بیکسی اک تھی شہ ابرار کے آگے
مرجھا گیا اک دل کا کنول نشتر غم سے | اس پھول پہ آئی ہی خزان خار کی آگے
کیا [illegible] ہی [illegible] خاشاک | نیزون ہی رہا آہوی تاتار کے آگے
عباس کے جلوسے نہ کیون بھاگتے اعدا | فرار تھے ہین کہین کرار کے آگے

کسطرح جھکین تجھ سے زمانے کو نہ سرکش

خم ہی سر قاطع شہ ابرار کے آگے

کٹ جاتین اُٹھین شاہ کی تلوار کے آگے
چھائی تھی گھٹا برق شرربار کے آگے

دُلدل کا یہ فوجون سی تھا کاوین اشارہ
اک نقطہ مین سب گردش پرکار کے آگے

رہتا نہ اسلام اگر تیغ علی سے
پھر سبحہ نہ چھوتا کوئی زنار کے آگے

زندان مین جو ہند آنے لگے دید کی خاطر
پھر بیٹھے حرم شرم سے دیوار کے آگے

ہو آبرو اشکون کی مری آنکھون کی کیونکر
کیا قدر گہر مردم بازار کے آگے

اللہ رے روانی فرس سرور دین کی
سایہ بھی نہ دیکھا کبھی رہوار کے آگے

شہ کہتے تھے سب ہلکے نہ گر مجھ سے لڑینگے
تلوار نہ کھینچونگا مین دو چار کے آگے

اکبر کا فقن کب رخ رنگین کے قرین ہے
اک سیب ستان ہی گل رخسار کے آگے

یون دل کو مری داغ غم شاہ ہی مرغوب
جس طرح سی ہون گل بلبل گلزار کے آگے

ہو جاتا اگر کاکل اکبر کا اشارا
پہنچتا نہ فرس سرحد تاتار کے آگے

کسطرح سے کھٹکے نہ پلک آنکھونمین میرے | لب آب بروے آبلہ ہی خار کے آگے
معراج کا رتبہ جو ملا دوش نبی پر | اصنام گری حیدر کرار کے آگے
زندان سے نکلنے کی جو پاتے تھے نہ وہ راہ | پھرتی تھی سکینہ در و دیوار کے آگے
کیون سامنے آنکھون کے نہ تشکو کا بندھی تار | لازم ہی عصا مردم بیمار کے آگے
اک تیر پڑا گردن بے شیر پہ جسدم | منھہ کھلگیا معصوم کا سوفار کے آگے

اشعار ۱۹

کیا پوچھتے فاخر سے نکیرین لحد مین
منھہ کھل نہ سکے حیدر کرار کے آگے

سلام

ہم پلہ شہ کون ہی انصار کے آگے | یوسف ہی گرانقدر خریدار کے آگے
لشکر کا ہوا خاتمہ سردار کے آگے | سب باغ کٹا بلبل گلزار کے آگے
یہ شوق شہادت مین شہیدونکو تھی جلدی | دو چار گرے پڑتے تھے تلوار کے آگے
ہر ایک سہم آپ سے کسطرح نہ ہو سر | چلتی ہی مظفر شاہ کے تلوار کے آگے

کب ابروئے شبیر چڑھی دیکھکے شمشیر — تلوار پہ کھچی غیض میں تلوار کے آگے

غیظ آگیا مرحب پہ یداللہ کو جسدم — جبریل سپر ہو گئے تلوار کے آگے

کیا فوج میں تھا جنگ شہ دین سے تلاطم — گہ ڈھالیں تھیں پیچھے کبھی تلوار کے آگے

کیونکر دہن زخم شہیدان نہوں خاموش — منہ کھل نہیں سکتے لب سوفار کے آگے

للکار کے غازی نے جھپٹ کر اسے چھینا — جب آئے نشان لیکے علمدار کے آگے

دعوی تو بہت کرتے تھے یہ تیز روی کا — آئی نہ ہوا شاہ کے رہوار کے آگے

اکجائی بھی جس کی نہ ہمشکل میں دیکھی — گہ سایہ ہے پیچھے کبھی دیوار کے آگے

کفار پہ جب تیغ پڑی شاہ کی ترچھی — اک ڈورا بڑھا اور بھی زنار کے آگے

پیاسوں کو غنیمت تھا جو آب دم شمشیر — رکھتے تھے گلے دوڑ کے تلوار کے آگے

مرغوب اسیری ہے نہ عابد کو ہو کیوں خار — بہتر ہے خزاں مرغ گرفتار کے آگے

شہ کہتے تھے عابد پہ جو بانو نے بکا کی — روتا نہیں صاحب کوئی بیمار کے آگے

کیا تیغ علی مین ہی روانی دم پیکار
اک ہاتھ یہ بڑھ جاتی ہی رہوار کی آگے

مشتاق ہین یون یاور شہ دشت وغا کے
ایک ایک کا رہوار تھا رہوار کے آگے

زینب نے کہا بیٹو نسے خواہش پہ علم کی
تم کون ہو عباس علمدار کے آگے

اشعار فاخر تری سب دلکی برآئینگے حوائج
کچھ بات نہین شاہ کی سرکار کے آگے

سلام

نام دہ چند ہوا شہ کا وفادارونسے
شہرہ یوسف کا بڑھا اور خریدارونسے

کہتے تھے عون و محمد یہ ستمگارونسے
ہم وہ بچے ہین جو کھیلا کیے تلوارونسے

جنگ ہونے جو لگی شہ کے نمکخوارونسے
ٹکڑے فوجون کے اڑانے لگے تلوارونسے

بولے عباس کہ گو نہر کو گھیرے ہین مگر
چھین لونگا مین ترائی کو ستمگارونسے

شہ نے جانے کو کہا جب تو یہ بولے انصار
ہوگا آقا نہ کبھی یہ تو نمکخوارونسے

چشم سجاد کو یون گردشین تا مشکل ہین
حرکت جیسی کہ دشوار ہو بیمارونسے

جوش زن جبکہ یم بخشش رحمت ہوگی
بے گنہ کیون نہ رہین پھر گنہگارونسے

جنگ مین رد کی سپر بھی جو نہ ہوسکی ٹکڑے ٹکڑے ہوا تن شاہ کا تلوارون سے

ہند آنے لگے زندانمین تو زینب نے کہا کام آزاد کا کیا ہمسے گرفتارون سے

پا برہنہ جو رہِ شام مین کانٹون پہ چلے تلوے سجاد کے غربال ہوئے خارون سے

کھینگے دیکھ کے زندانکی یتیمان حسینؑ بھاگین کیون سایہ کی مانند نہ دیوارون سے

آگئی گلشن زہرا و علی پہ جو خزان بلبلین نالہ کنان اڑ گئین گلزارون سے

زخمیونکی یہ تنونکی نہین وہ دھارین خونکی دیکھو اڑتا ہے لہو باغ کے فوارون سے

دشت غربت مین ہوا آل عبا کا یہ حال دھجیان جیب و گریبانکی اڑین خارون سے

تشنہ کامونکو یہ تھی روز شہادتکی خوشی عید کیطرح گلے ملتے تھے تلوارون سے

تیر یون خونمین آلودہ ہوئی تھی شہ کے سرخی ابتک نہ لہو کی گئی سوفارون سے

حملہ ور ہوتے ہین عباس جو مانند اسد گھوڑے تھمتے نہین میدان مین اسوارون سے

آکے اکبر نے کہا شہ سے بشارت ہووے گھاٹ دریا کا لیا شیر نے تلوارون سے

باغیون نے جو کیا باغ علی کو تاراج — بلبلیں پھول گرانے لگیں منقار و نسے
تام اکبر پہ قبالہ ہو یہ زینب نے کہا — کربلا مول لے جب شے نے زمیندار و نسے

اشعار ۲۱ — خود نکیرین سے پوچھ شاہ کہینگے فاخر — قبر میں پوچھینگے جسوقت وہ زوار و نسے — سلام

بتیابیاں تھیں اصغر بیشیر کو لیے — تھا دلمیں داغ چاند سی تصویر کیلیے
بتیاب گر حسین ہیں ہمشیر کے لیے — زینب بھی بیقرار ہے شبیر کے لیے
ہے ختم صبر عابد دلگیر کے لیے — پانون بڑھا دیے غل و زنجیر کو لیے
کہتے تھے شہ عمر سے نہ بیعت کرونگا میں — حاضر ہے سر حسین کا شمشیر کے لیے
آل نبی سے یہ تجھے زیبا تھا ای فلک — بیڑی ہو پاے عابد دلگیر کے لیے
نہر فرات خشک نہو جاے کسطرح — پانی ہو بند حضرت شبیر کے لیے
ای چرخ تیرے دور میں کیا انقلاب ہے — لازم تھا تیر اصغر بیشیر کے لیے

لڑتے ہوئے جو فوج مین در آئے شاہ دین ۔ تلوارین لاکھون کھنچ گئین شبیر کے لیے

پانی ہو بند ساقی کوثر کے لال پر ۔ نہرین رواں ہون لشکر بے پیر کے لیے

ابرو چڑھائین غیظ مین کیونکر نہ شاہ دین ۔ لازم سنان ہے خنجر و شمشیر کے لیے

اے چرخ کیون نہ درہم و برہم جہان ہوا ۔ دُرّہ ہو پشت زینب دلگیر کے لیے

رودیتے یہ اسیری سجاد پر مگر ۔ آنسو نہین ہین دیدۂ زنجیر کے لیے

ناوک سے بے زبان کے گلے کو خدا بچائے ۔ چلّے چڑھے ہین اصغر بے شیر کے لیے

روتے ہین نام لیکے حسین و حسن کے سب ۔ ماتم بپا ہے شبّر و شبّیر کے لیے

دستار سر سے بنت علی کی ردا بچائے ۔ ظالم بڑھے ہین چادر تطہیر کے لیے

کیونکر نہ روئین شاہ کو شیعہ تمام عمر ۔ پیدا ہوئے ہین ماتم شبیر کے لیے

شاہ آب ایک ایک سے مانگا کیے مگر ۔ قطرہ ملا نہ اصغر بے شیر کے لیے

[illegible] کا وقت نزع جو کچھ آگیا خیال ۔ بیتاب شاہ [illegible] شیر کے لیے